e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW روزنامہ

اودھ نامہ
avadhnama

Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 138 Monday , February 17 2025 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۴)شمارہ نمبر(۱۳۸)لکھنؤ، بروز پیر ۱۷-فروری ۲۰۲۵ء، مطابق ۱۸/شعبان المعظم ۱۴۴۶ھ صفحات-۸

مغربی بنگال ٹیچر بھرتی گھوٹالہ: بی جے پی کے دو بڑے رہنماؤں کے نام شامل

کولکاتہ۔مغربی بنگال کے مشہور ٹیچر بھرتی گھوٹالہ میں ایک بڑا انکشاف ہوا ہے۔اب اس گھوٹالے میں بی جے پی کے دو بڑے رہنما–سابق ایم پی دیویندو ادھیکاری اور سابق آئی پی ایس افسر بھارتی گھوش کے نام بھی سامنے آئے ہیں، جب کہ بنگال کے سابق وزیر تعلیم پارتھا چٹرجی اس معاملے میں پہلے ہی جیل میں ہیں۔سی بی آئی نے حال ہی میں اس معاملے میں خصوصی عدالت میں ایک سپلیمنٹری چارج شیٹ داخل کی ہے، جس میں ان دونوں کے علاوہ ٹی ایم سی کی راجیہ سبھا رکن ممتا بالا ٹھاکر سمیت کئی با اثر لوگوں کو ملزم بنایا گیا ہے۔سنٹرل بیورو آف انویسٹی گیشن (سی بی آئی) کے ذرائع کے مطابق، دیویندو ادھیکاری (بنگال اسمبلی کے اپوزیشن لیڈر سویندو ادھیکاری کے بھائی) اور بھارتی گھوش پر رشوت کے عوض اساتذہ کی بھرتی کے لیے سفارشات کرنے کا الزام ہے۔بتایا جاتا ہے کہ سابق آئی پی ایس افسر بھارتی گھوش بھی بی جے پی سے وابستہ ہیں۔

صرف مودی کے کہہ دینے سے ملک اے آئی لیڈر نہیں بنتا: راہل

نئی دہلی۔لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف اور کانگریس کے سابق صدر راہل گاندھی نے اتوار کو وزیر اعظم نریندر مودی پر اے آئی کے حوالہ سے حملہ کرتے ہوئے کہا کہ ملک صرف مسٹر مودی کے کہہ دینے سے اے آئی لیڈر نہیں بن جاتا ہے۔مسٹر گاندھی نے آج یہاں کہا کہ ہمارے پاس اے آئی کی ٹیکنالوجی اور ڈیٹا نہیں ہے۔ٹیکنالوجی اور ڈیٹا ایک اے آئی لیڈر بننے کے لیے بنیادی تقاضے ہیں اور اس کے بغیر کوئی بھی لیڈر نہیں بن سکتا، اس لیے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ ہندوستان صرف اس لیے اے آئی لیڈر نہیں جاتا کیونکہ مسٹر مودی ایسا کہتے ہیں۔مسٹر گاندھی نے کہا، ”ہندستان صرف اس وجہ سے اے آئی لیڈر نہیں بن جائے گا کہ مودی جی ایسا کہتے ہیں۔اے آئی کو کام کرنے کے لیے ڈیٹا چاہیے، نئی ٹیکنالوجی تیار کرنے کی ضرورت ہے اور ہمارے پاس ان میں سے کچھ بھی نہیں ہے۔انہوں نے کہا کہ دنیا تیزی سے بدل رہی ہے، صنعتیں بدل رہی ہیں، جنگیں اور ہتھیار بدل رہے ہیں۔

نئی دہلی ریلوے اسٹیشن پر بھگدڑ

18 لوگ لقمۂ اجل، واقعہ کی اعلیٰ سطحی جانچ کا حکم، معاوضہ کا اعلان

مہلوکین کے اہل خانہ کو 10-10 لاکھ روپے کی مالی مدد دی جائے گی، صدر مرمو، وزیر اعظم مودی، راہل، پرینکا سمیت مختلف رہنماؤں کا اظہار غم

نئی دہلی۔مہا کمبھ میں سنگم اسنان کے لیے پریاگ راج جانے والے عقیدت مندوں کی بھیڑ بڑھنے سے ہفتہ کی دیر رات نئی دہلی ریلوے اسٹیشن پر بھگدڑ مچ گئی۔ریلوے نے اتوار کی رات نئی دہلی ریلوے اسٹیشن پر بھگدڑ کے واقعے میں 20 گھنٹے بعد مرنے والوں کی تعداد اور تقسیم کیے گئے معاوضے کے بارے میں معلومات شیئر کیں۔یہاں مرنے والوں اور زخمیوں کے بارے میں معلومات دیتے ہوئے ریلوے کے ترجمان نے کہا کہ حادثے میں ہلاک ہونے والے 18 افراد کے لواحقین کو 180 لاکھ روپے کی رقم بطور ایکس گریشیا دی گئی۔تینوں شدید زخمی مسافروں کو ساڑھے سات لاکھ روپے ادا کیے گئے ہیں۔ترجمان نے کہا کہ شدید زخمی ہونے والے 12 میں سے 10 مسافروں کو فی کس 10 لاکھ روپے کی رقم فراہم کی گئی ہے۔ریلوے کارکن باقی دو زخمیوں کو دو لاکھ روپے کی امدادی رقم فراہم کر رہے ہیں۔انہوں نے کہا کہ کل 15 زخمی مسافروں میں سے 11 کو مناسب طبی امداد فراہم کرنے کے بعد ہسپتال سے فارغ کر دیا گیا ہے۔اتوار کی شام 5 بجے تک چار مسافر اسپتال میں داخل ہیں، جن میں ایک زخمی مسافر لیڈی ہارڈنگ میڈیکل کالج میں زیر علاج ہے اور تین زخمی مسافر لوک نائک جے پرکاش اسپتال میں زیر علاج ہیں۔

دہلی کے ایل جی وی کے سکسینہ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں اموات کی تصدیق کی۔یہ واقعہ رات 10 بجے کے قریب پلیٹ فارم 13 اور 14 پر پیش آیا، جب ہزاروں عقیدت مند پریاگ راج مہاکمبھ جانے کے لیے اپنی ٹرینوں میں سوار ہونے کے لیے جمع تھے۔نیوز پورٹل ’آج تک‘ پر شائع خبر کے مطابق دہلی فائر سروس کو ہنگامی کال موصول ہوئی اور فوری طور پر 4 فائر انجنوں کو نئی دہلی ریلوے اسٹیشن روانہ کیا گیا۔اس کے علاوہ ایمبولینس کو موقع پر بھیجا گیا۔ریلوے پولیس اور دہلی پولیس نے زخمیوں کو ایل این جے پی اور لیڈی ہارڈنگ اسپتال میں داخل کرایا۔ریلوے حکام نے ان دعوؤں کی تردید کی کہ نئی دہلی ریلوے اسٹیشن پر بھگدڑ زیادہ بھیڑ اور افراتفری کی وجہ سے ہوئی اور کہا کہ یہ واقعہ پلیٹ فارم پر مہا کمبھ کے ہزاروں عقیدت مندوں کے جمع ہونے کے بعد پیش آیا۔

اس المناک واقعہ پر صدر جمہوریہ دروپدی مرمو، وزیر اعظم نریندر مودی اور کانگریس رہنما راہل گاندھی، پرینکا گاندھی، کے سی وینو گوپال سمیت کئی دیگر شخصیتوں نے بھی اپنے گہرے غم اور صدمے کا اظہار کیا ہے۔صدر جمہوریہ نے اپنے تعزیتی پیغام میں غم کا اظہار کرتے ہوئے زخمیوں کی جلد صحت یابی کی دعا کی ہے۔صدر جمہوریہ مرمو نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنے تعزیتی پیغام میں لکھا، ”نئی دہلی ریلوے اسٹیشن پر مچی بھگدڑ میں لوگوں کی موت کی خبر سن کر بہت غم ہوا۔میں سوگوار خاندان کے تئیں اپنی تعزیت کا اظہار کرتی ہوں اور زخمیوں کی جلد صحت یابی کی دعا کرتی ہوں۔بھگدڑ حادثہ پر وزیر اعظم نریندر مودی نے اپنے غم کا اظہار کیا ہے۔انہوں نے کہا کہ نئی دہلی ریلوے اسٹیشن پر بھگدڑ حادثہ سے پریشان ہوں، میری تعزیت ان سبھی لوگوں کے ساتھ ہے جنہوں نے اپنے قریبیوں اور دل کے ٹکڑوں کو کھویا ہے۔زخمیوں کے جلد صحت یاب ہونے کی دعا کرتا ہوں۔افسران بھگدڑ سے متاثر سبھی لوگوں کو امداد پہنچا رہے ہیں۔

بھگدڑ حادثے پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے وزیر ریل اشونی ویشنو نے کہا، نئی دہلی ریلوے اسٹیشن پر ہوئے بھگدڑ واقعہ سے میں بہت غمزدہ ہوں۔میری تعزیت ان سبھی لوگوں کے ساتھ ہے جنہوں نے اپنے قریبیوں کو کھودیا ہے۔پوری ٹیم اس افسوسناک واقعہ سے متاثر لوگوں کی مدد کے لیے کام کر رہی ہے۔“ انہوں نے بتایا کہ اس معاملے کی جانچ کے حکم دے دیے گئے ہیں۔اس درمیان دہلی کے ایل جی وی کے سکسینہ اور کارگزار وزیر اعلیٰ آتشی اور دہلی بی جے پی کے صدر ویندر سچدیوا نے اسپتال پہنچ کر زخمیوں سے ملاقات کی۔

دوسری جانب کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے اتوار کے روز نئی دہلی ریلوے اسٹیشن پر بھگدڑ کو لے کر مرکز پر سخت حملہ کیا اور ایسے حالات میں شفافیت اور جوابدہی کا مطالبہ کیا۔انہوں نے حکومت سے کہا کہ وہ فوری طور پر مرنے والوں اور زخمیوں کی صحیح تعداد ظاہر کرے۔ادھر لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر اور کانگریس رہنما راہل گاندھی نے بھی نئی دہلی ریلوے اسٹیشن پر ہوئے بھگدڑ واقعہ پر اپنے گہرے صدمے کا اظہار کیا ہے۔انہوں نے سوشل میڈیا سائٹ ایکس پر اپنے تعزیتی پوسٹ میں کہا ہے، ”نئی دہلی ریلوے اسٹیشن پر بھگدڑ مچنے سے کئی لوگوں کی موت اور کئی کے زخمی ہونے کی خبر انتہائی غمگین اور پریشان کرنے والی ہے۔غمزدہ خاندانوں کے تئیں اپنی گہری تعزیت پیش کرتا ہوں اور زخمیوں کی جلد صحت یابی کی تمنا کرتا ہوں۔راہل گاندھی نے اس حادثہ پر ریلوے اور مرکزی حکومت کی تنقید کرتے ہوئے کہا، یہ واقعہ ایک بار پھر ریلوے کی ناکامی اور حکومت کی بے حسی کو ظاہر کرتی ہے۔پریاگ راج جا رہے عقیدت مندوں کی بڑی تعداد کو دیکھتے ہوئے اسٹیشن پر بہتر انتظام کیا جانا چاہیے تھا۔

یہ واقعہ پھر ریلوے کی ناکامی اور حکومت کی بے حسی کو بے نقاب کرتا ہے

کانگریس کے سابق صدر راہل گاندھی انہوں نے ریلوے اسٹیشن پر بھگدڑ کو حکومت کی بدانتظامی اور غفلت کا نتیجہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ اگر ریلوے حساسیت سے کام لیتی تو ایسا افسوسناک واقعہ پیش نہ آتا۔مسٹر گاندھی نے کہا ”نئی دہلی ریلوے اسٹیشن پر بھگدڑ کی خبر جس کے نتیجے میں کئی لوگوں کی موت اور کئی کے زخمی ہونے کی خبر انتہائی افسوسناک اور پریشان کن ہے۔میں سوگوار خاندانوں کے تئیں اپنی گہری تعزیت کا اظہار کرتا ہوں اور زخمیوں کے جلد صحت یاب ہونے کی امید کرتا ہوں۔“انہوں نے کہا” یہ واقعہ ایک بار پھر ریلوے کی ناکامی اور حکومت کی بے حسی کو بے نقاب کرتا ہے۔

ملک کی ترقی میں ٹیکسٹائل انڈسٹری کا کردار اہم

پی ایم مودی نے ٹیکسٹائل کی برآمدات 2030 تک 9 لاکھ کروڑ روپے تک پہنچانے کا ہدف مقرر کیا

نئی دہلی۔ملک کی ترقی میں ٹیکسٹائل انڈسٹری کے کردار کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی نے اتوار کو اس صنعت کے سامنے 2030 تک ٹیکسٹائل کی برآمدات کو تین گنا بڑھا کر 9 لاکھ کروڑ روپے تک پہنچانے کا ہدف رکھا اور امید ظاہر کی کہ اس سے پہلے یہ ہدف حاصل کرلیا جائے گا۔مسٹر مودی راجدھانی کے بھارت منڈپم میں ٹیکسٹائل سیکٹر کی میگا نمائش بھارت ٹیکسٹ 2025 کا دورہ کرنے کے بعد اسٹیک ہولڈرز کے ایک اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔انہوں نے کہا کہ ماضی میں ہندوستان کے خوشحال ہونے میں ملک کی ٹیکسٹائل انڈسٹری کا بڑا حصہ تھا، آج جب ہندوستان ایک ترقی یافتہ ملک بننے کی طرف بڑھ رہا ہے تو اس میں بھی ہماری ٹیکسٹائل انڈسٹری کا کردار اہم ہے۔مسٹر مودی نے کہا، ”ہم دنیا میں چھٹے سب سے بڑے ٹیکسٹائل اور ملبوسات کے برآمد کنندہ ہیں۔ہماری ٹیکسٹائل کی برآمدات 3 لاکھ کروڑ روپے تک پہنچ گئی ہیں۔اب ہمارا ہدف ہے کہ 2030 تک ہم اسے 9 لاکھ کروڑ روپے تک لے جائیں گے۔انہوں نے کہا کہ آج کاروباری افراد کا جوش و خروش ظاہر کرتا ہے کہ آپ اس ہدف کو وقت سے پہلے حاصل کرلیں گے۔انہوں نے کہا کہ ٹیکسٹائل انڈسٹری اس وقت ہندوستان کے مینوفیکچرنگ سیکٹر کی پیداوار میں 11 فیصد کا حصہ ڈالتی ہے اور حکومت کی کوششوں کے نتیجے میں گزشتہ 10 برسوں میں اس شعبے میں براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری دوگنی ہوگئی ہے۔انہوں نے بینکنگ سیکٹر سے ٹیکسٹائل انڈسٹری کے قرض کی مانگ کو پورا کرنے کے لیے بھی کہا۔وزیر اعظم نے کہا کہ اس سال ملک کے بجٹ میں مینوفیکچرنگ سیکٹر کو فروغ دینے اور مائیکرو، اسمال اور میڈیم انٹر پرائزز کی تعریف تبدیل کرنے سے ٹیکسٹائل سیکٹر جو کہ روزگار کا بڑا ذریعہ ہے، کو بھی فائدہ ہوگا۔مسٹر مودی نے بجٹ میں کاٹن مشن اور ملک میں کاٹن ٹیکسٹائل کی صنعت کو فروغ دینے کے لیے حکومت کے 5F (کھیتوں سے اوورسیز مارکیٹ تک ویلیو چین کو فروغ دینے) کے اقدام کا بھی ذکر کیا۔انہوں نے کہا، پچھلے سال میں نے ٹیکسٹائل کی صنعت میں 5F عوامل کے بارے میں بات کی تھی جیسے فارم، فائبر، فیبرک، فیشن اور فارن......یہ ویژن اب ہندوستان کے لیے ایک مشن بنتا رہا ہے۔

تریپورہ میں بی جے پی کے اتحادی، ٹپرا موتھا نے حکومت گرانے کی دھمکی دی

اگرتلہ۔تریپورہ میں حکمراں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے زیر قیادت اتحادیوں کے درمیان بڑھتے ہوئے جھگڑے کی علامت میں وزیر اعلیٰ مانک ساہا کی جانب سے ریاست میں شورش کو بحال کرنے کی کوشش کرنے والوں کے خلاف ”مناسب کارروائی“ کی وارننگ کے بعد، اتحادی ٹپرا موتھا نے حکومت گرانے کی دھمکی دی ہے۔موتھا کے سربراہ شاہی خاندان کے پردیوت کشور دیو برمن کے انتباہ کے ایک ہفتہ بعد کہ اگر مرکز نے گزشتہ سال کے سہ فریقی معاہدے میں کئے گئے وعدوں کو پورا نہیں کیا تو ان کی پارٹی ریاستی حکومت سے حمایت واپس لے لے گی، موتھا کے سینئر لیڈر ہنگسا کمار تریپورہ نے ہفتہ کو دھمکی دی کہ وہ اگلے اسمبلی انتخابات میں بی جے پی کی قیادت والی حکومت کو گرادیں گے۔ڈھلائی ضلع کے چومانو میں پارٹی کی ایک ریلی سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر ٹپرہ نے خبردار کیا کہ ٹی آئی پی آر اے (قبائلی) برادری کو دوبارہ بے وقوف نہیں بنایا جاسکتا۔انہوں نے کہا، اگر بی جے پی اپنا وعدہ پورا نہیں کرتی ہے تو اسے اگلے اسمبلی انتخابات میں اقتدار سے باہر کردیا جائے گا۔الیکشن جیتنے کے بعد بی جے پی مختلف زبان بول رہی ہے۔

دہلی بی جے پی کی قانون ساز پارٹی کی میٹنگ آج

نئی دہلی۔بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) پیر کو قومی دارالحکومت کے نئے وزیر اعلیٰ کے نام کا اعلان کرسکتی ہے۔بی جے پی نے پارٹی کی ریاستی یونٹ کے ہیڈکوارٹر 14 پنت مارگ میں قانون ساز پارٹی کی میٹنگ پیر کو دوپہر 2 بجے بلائی ہے۔ذرائع نے بتایا کہ پارٹی اتوار کی رات یا کل صبح مبصر کے نام کا اعلان کرسکتی ہے۔ذرائع سے موصولہ اطلاعات کے مطابق ریاست کی نئی حکومت 18 فروری کو حلف لے سکتی ہے۔حلف برداری کی تقریب رام لیلا میدان میں ہوگی۔قابل ذکر ہے کہ دہلی اسمبلی انتخابات میں بھاری اکثریت سے کامیابی حاصل کرکے بی جے پی 27 سال بعد قومی راجدھانی میں اقتدار میں واپس آئی ہے۔پارٹی نے اسمبلی کی 70 میں سے 48 سیٹیں جیتی ہیں۔جب کہ حکمراں عام آدمی پارٹی (اے اے پی) صرف 22 سیٹوں پر سمٹ کر رہ گئی ہے۔ذرائع کا کہنا ہے کہ حلف برداری کی تقریب کا انعقاد شاندار طریقے سے کیا جائے گا۔اس میں وزیر اعظم نریندر مودی کے علاوہ مرکزی کابینہ اور پارٹی کے تمام بڑے لیڈر شامل ہوں گے۔ذرائع کے مطابق بی جے پی اور نیشنل ڈیموکریٹک الائنس (این ڈی اے) کی حکمرانی والی 21 ریاستوں کے وزرائے اعلیٰ اور نائب وزرائے اعلیٰ بھی حلف برداری کی تقریب میں شرکت کریں گے۔

’قیامت کا انتظار نہ کریں، زمین کو سرسبز و شاداب بنائیں‘

ہم سب کو عقیدے کے ساتھ ماحولیاتی تبدیلی کے عوامل پر بھی غور کرنا ہوگا: سی ایم یوگی نے کیا پریاگ راج میں موسمیاتی کانفرنس کا افتتاح

مہاکمبھ نگر۔وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ ہم قیامت کا انتظار نہ کریں بلکہ ابھی سے زمین کو سرسبز و شاداب بنائیں۔کمبھ کا بھی یہی پیغام ہے۔ہم سب کو عقیدے کے ساتھ ساتھ موسمیاتی تبدیلی کی وجوہات پر بھی غور کرتے ہوئے اس کے ازالے کی تدابیر کرنا ہوگا۔یوگی نے اتوار کو پریاگ راج مہاکمبھ میں کمبھ کے عقیدے اور موسمیاتی تبدیلی پر موسمیاتی کانفرنس کا افتتاح کیا۔اس موقع پر انہوں نے کہا کہ ہم سب کو عقیدے کے ساتھ ماحولیاتی تبدیلی کے عوامل پر بھی غور کرنا ہوگا اور اس کی روک تھام کے لیے اقدامات کرنا ہوں گے۔انہوں نے کہا کہ جانداروں اور حیوانی دنیا کے تحفظ کے ساتھ ساتھ انسانی دنیا کا بھی تحفظ ہو پائے گا۔اس کائنات میں انسان واحد مخلوق نہیں ہے۔جانوروں کا لائف سائیکل انسانوں سے جڑا ہوا ہے اور انسانوں کا لائف سائیکل ان سے جڑا ہوا ہے۔اگر وہ موجود ہیں تو ہم بھی رہیں گے اور اگر وہ خطرے میں ہیں تو ہمارا وجود بھی خطرے میں ہوگا۔انہوں نے کہا کہ آؤ ہم قیامت کا انتظار نہ کریں، بلکہ اب سے زمین کو سرسبز و شاداب بنائیں“۔کمبھ کا بھی یہی پیغام ہے۔ہم سب کو عقیدے کے ساتھ ماحولیاتی تبدیلی کے عوامل پر بھی غور کرنا ہوگا اور اس کی روک تھام کے لیے اقدامات کرنا ہوں گے۔جانداروں اور حیوانی دنیا کے تحفظ کے ساتھ ساتھ انسانی دنیا کو بھی محفوظ رہ سکے گی۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ آج کے تناظر میں جب ہم موسمیاتی تبدیلی کی بات کرتے ہیں تو لوگ ایک دوسرے پر الزام تراشی شروع کر دیتے ہیں۔مہاکمبھ میں بھی یہی صورتحال دیکھنے کو مل رہی ہے۔فضائی سروے کے دوران دیکھا گیا کہ پارکنگ کی جگہ خالی تھی لیکن ہر شخص اپنی گاڑی سڑک پر پارک کر کے سنگم اشنان کے لیے جارہا تھا۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اگر وہی شخص اپنی گاڑی پارکنگ کی جگہ پر کھڑا کرے تو اسے 100 میٹر مزید پیدل چلنا پڑ سکتا ہے تاہم سڑک پر ٹریفک جام نہیں ہوگا اور وہ سنگم میں آسانی سے اشنان کر سکے گا۔انہوں نے کہا،” یہ سوچتے ہوئے کہ ہم سب اس موسمیاتی تبدیلی سے بچنے اور اسے اپنی عملی زندگیوں میں نافذ کرنے میں کہاں شراکت دار ہیں۔انہوں نے کہا کہ ہم سب کو سوچنا ہوگا کہ ماحولیاتی تبدیلی کاربن کے اخراج اور ماحولیاتی آلودگی کی وجہ ہے۔موسمیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے ہی زمین کی شریانوں کی شکل میں جن ندیوں کو بلا تعطل بہنا چاہئے تھے وہ خشک ہو رہی ہیں۔ذرا تصور کریں کہ اگر جسم کی خون کی شریانیں خشک ہو جائیں تو اس کا کیا حال ہوگا۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ مردہ دریاؤں کو زندہ کرنے کے لیے کام کیا گیا ہے۔آج جو سنگم میں اتنا پاون اشنان ایک ساتھ ایک دن میں کروڑوں لوگ کر پا رہے ہیں۔جتنی بھیڑ کبھی مونی اماوسیہ میں جمع ہوتی تھی اتنی بھیڑ ہر دن ہو رہی ہے۔دریاؤں کو چینلائز کیا گیا۔سنگم کے علاقے کا دائرہ وسیع کیا گیا۔اس بات کو یقینی بنایا گیا کہ سنگم میں ہر وقت 10 ہزار سے 11 ہزار کیوسک پانی موجود رہے۔

سلامتی دستوں نے سات کوکی عسکریت پسندوں کو گرفتار کیا

امپھال۔(یو این آئی) منی پور میں سلامتی دستوں نے کوکی نیشنل آرمی (کے این اے) کے سات عسکریت پسندوں کو اسلحہ اور گولہ بارود کے ساتھ گرفتار کیا ہے۔پولس نے اتوار کے روز یہاں یہ اطلاع دی۔پولس نے بتایا کہ سلامتی دستوں نے ہفتہ کے روز ضلع چورا چند پور کے سنگل کوٹ تھانہ علاقے میں پرانے کھوکول میں گشت کیا۔گرفتار کیے جانے والے کے این اے کے ارکان کی شناخت سیخوگین ہاؤکیپ، نگملین مینگ میٹ، سیخومنگ ہاؤکیپ، تھانگلے منگ بلغ کیپ، جمکھوسی ہوکیپ، لنخولال کھونگسئی اور منگکھنگتھانگ کیپگین فرون کے نام سے ہوئی ہے۔کے این اے حکومت کے ساتھ اپنی کارروائیوں کی معطلی کے سمجھوتے پر دستخط کنندہ ہے اور اس سے ہتھیار لے کر کیمپوں میں جانے کی توقع نہیں کی جاتی ہے۔عسکریت پسندوں کے قبضے سے دو اے کے 47 رائفلیں، ایک 7.62 اسالٹ رائفل، تین سنگل بور رائفلیں، دس اے کے 47 میگزین، 654 7.62 ایم ایم کے لائیو راؤنڈ، 19 سنگل بور کے زندہ کارتوس، چھ سیل فون، بڑی تعداد میں بیٹر نامی مواد ہوئے ہیں۔پولیس نے 9 ایم ایم پستول، 7.65 ایم ایم پستول، دیسی ساختہ لانگ رینج مارٹر، دیسی ساختہ دھماکہ خیز آلہ (آئی ای ڈی) ضلع ٹینگنو پال کے سینم گاؤں سے بھی برآمد کیا۔

بھاگوت کی ہندوؤں سے متحد ہونے کی اپیل

بردھمان۔راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کے سربراہ موہن بھاگوت نے اتوار کو ہندو برادری سے ملک کی حفاظت کے لیے متحد ہونے اور دنیا کو امن اور خوشحالی کا راستہ دکھانے کی اپیل کی۔مسٹر بھاگوت نے یہاں پر بابردھمان ضلع کے ایس اے آئی کمپلیکس میں آر ایس ایس کے کارکنوں کے ایک بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کو سکندر کے زمانے سے ہی نشانہ بنایا گیا تھا لیکن اب تک کوئی بیرونی طاقت، یہاں تک کہ انگریز بھی، ہندو برادری کے تنوع میں اتحاد کی وجہ سے مستقل طور پر آباد نہیں ہو سکے۔انہوں نے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ آر ایس ایس میں شامل ہوں اور تنظیم کو اندر سے محسوس کریں کیونکہ یہاں کسی کے لیے کوئی پابندی نہیں ہے اور نہ ہی داخلے کے لیے کوئی فیس ہے اور اگر وہ محسوس کریں کہ وہ اس میں فٹ نہیں بیٹھتے تو ہر ایک اپنے طور پر چھوڑنے کے لیے آزاد ہے۔مسٹر بھاگوت نے اجتماع، جس میں ماتر شکتی ونگ کی بہت سی خواتین نے حصہ لیا، سے کہا کہ ہاں، اگر آپ آر ایس ایس میں آتے ہیں تو آپ کو ہندوستان کی بہتری کے لیے بھی اپنا حصہ ڈالنا چاہیے اور کسی چیز کی واپسی کی امید نہیں کرنی چاہیے۔انہوں نے کہا کہ آر ایس ایس دنیا کی سب سے بڑی تنظیم ہے کیونکہ اس کی 70,000 شاخیں ہیں اور انہوں نے دنیا کے تنوع کو اپنانے کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ہندو سماج کا ماننا ہے کہ اتحاد ہی تنوع کو مجسم بناتا ہے۔سنگھ کے سربراہ نے ہندو سماج کے اندر اتحاد کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ اچھے وقت میں بھی چیلنج آتے ہیں۔انہوں نے ہندو سماج کو متحد اور منظم کرنے کی ضرورت پر زور دیا اور کہا کہ مسائل ہر جگہ موجود ہیں، ایک ساتھ مل کر رکاوٹوں کو دور کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

امریکہ نے مزید 116 ہندوستانیوں کو زبردستی کیا ملک بدر

بہتر زندگی کی تلاش میں لگ گئی ہاتھوں میں ہتھکڑی اور پیروں میں زنجیر، امریکہ سے ڈیپورٹ ہوئے نوجوانوں کی درد بھری کہانی

چنڈی گڑھ: امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی سختی کے بعد غیر قانونی طور پر امریکہ جانے والے ہندوستانیوں کو ڈی پورٹ جارہا ہے۔اب تک امریکہ سے ہندوستانیوں کو دو طیاروں میں واپس بھیجا جاچکا ہے۔تیسری پرواز کی بھی تیاری مکمل ہو چکی ہے۔اس طیارے میں تقریباً 157 ہندوستانی سوار ہیں۔ان میں پنجاب سے 54، ہریانہ سے 60، گجرات سے 34، اتر پردیش کے 03 لوگ سوار ہیں۔اس کے علاوہ مہاراشٹر، راجستھان، اتراکھنڈ، مدھیہ پردیش، جموں و کشمیر اور ہماچل کے ایک ایک رہائشی شامل ہیں۔

امریکہ سے باہر نکالے گئے ہندوستانیوں کا دوسرا قافلہ ہفتہ کو امرتسر ہوائی اڈے پر پہنچا تھا۔ان لوگوں میں شامل دلجیت سنگھ نے بتایا کہ انہیں بھی ہتھکڑیاں پہنائی گئی تھیں۔اس کے علاوہ ان کے پیروں میں بھی زنجیریں ڈال دی گئی تھیں۔واضح رہے کہ پہلی بار جب 104 ہندوستانیوں کو ڈیپورٹ کیا گیا تھا تو اس وقت جو تصویریں سامنے آئی تھیں، اسے دیکھ کر سوشل میڈیا پر لوگوں نے تیکھا ردعمل ظاہر کیا تھا۔لوگوں کا کہنا تھا کہ ڈیپورٹیشن تک تو ٹھیک ہے لیکن ان کے ساتھ غیر انسانی سلوک نہیں کیا جانا چاہیے تھا۔انہوں نے غیر قانونی طور سے امیگریشن کے علاوہ کوئی دوسرا جرم نہیں کیا ہے۔دلجیت سنگھ نے ہوشیار پور میں میڈیا کے اہلکاروں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا،”ہمارے پیروں میں زنجیریں تھیں اور ہاتھوں میں ہتھکڑی بھی تھی۔“ پنجاب کے ہوشیار پور ضلع کے کرالا گاؤں کے اصل باشندہ دلجیت ان 116 غیر قانونی ہندوستانی تارکین وطن میں شامل ہیں جنہیں امریکی طیارے سے ہفتہ کی رات امرتسر ہوائی اڈے لایا گیا۔سنگھ نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ انہیں ڈنکی (غیر قانونی) راستے سے امریکہ لے جایا گیا تھا۔دراصل ڈنکی راستہ وہ غیر قانونی اور جوکھم بھرا راستہ ہے جس کا استعمال تارکین وطن امریکہ میں داخل ہونے کے لیے کرتے ہیں۔سنگھ کی اہلیہ کمل پریت کور نے الزام لگایا کہ ان کے شوہر کو ٹریول ایجنٹ نے دھوکہ دیا۔

مغربی بنگال: لوک پور بم دھماکہ معاملہ میں این آئی اے کورٹ کا بڑا فیصلہ، مجرم کو 10 سال کی سزا، مفرور بیٹوں کی تلاش جاری

کولکاتہ۔کولکاتہ کی این آئی اے اسپیشل کورٹ نے لوکپور بم دھماکہ معاملہ میں ملزم ببلو منڈل کو قصوروار قرار دیتے ہوئے 10 سال قید بامشقت کی سزا سنائی ہے۔عدالت نے اس کے خلاف انڈین پینل کوڈ (آئی پی سی) کی دفعہ 286 اور دھماکہ خیز مواد ایکٹ کی دفعہ 3 اور 5 کے تحت کارروائی کی ہے۔اس کے علاوہ عدالت نے ببلو منڈل پر 10 ہزار روپے کا جرمانہ بھی عائد کیا ہے۔واضح ہو کہ یہ معاملہ سال 2019 کا ہے جب مغربی بنگال کے بیر بھوم ضلع کے لوکپور علاقے میں ببلو منڈل کے گھر پر ایک زوردار بم دھماکہ ہوا تھا۔اس حادثے کے بعد لوکپور پولیس نے ببلو منڈل کے 2 بیٹوں نرنجن منڈل اور مرتنجے منڈل کو گرفتار کیا تھا۔حالانکہ بعد میں انہیں ضمانت مل گئی اور اس کے بعد وہ سب فرار ہوگئے۔پولیس کے بڑھتے ہوئے دباؤ کی وجہ سے ببلو منڈل نے جون 2022 میں عدالت میں خود سپردگی کیا تھا۔بم دھماکہ کی تحقیقات کے دوران پولیس کو شبہ ہوا کہ ببلو منڈل اور اس کے بیٹوں کے گھر میں غیر قانونی طریقے سے دھماکہ خیز مواد جمع کی جارہی تھی اور وہیں پر دیسی بم بنائے جاتے تھے۔اس کے بعد ستمبر 2020 میں نیشنل انویسٹی گیشن ایجنسی (این آئی اے) نے اس معاملے کی تحقیقات کی ذمہ داری اپنے ہاتھ میں لے لی۔تحقیقات کے بعد 5 ستمبر 2022 کو این آئی اے نے تینوں ملزموں کے خلاف چارج شیٹ داخل کی تھی جس میں دھماکہ خیز مواد جمع کرنے اور غیر قانونی طور پر بم بنانے کے ثبوت ملے تھے۔

جنگ بندی کی خلاف ورزی:

غزہ پر اسرائیلی حملے میں 3 پولیس اہلکار شہید، امداد بھی روک دی

غزہ (ایجنسی)۔ حماس کے زیر انتظام وزارت داخلہ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ اتوار کو جنوبی غزہ کی پٹی میں رفح کے مشرق میں اسرائیلی فضائی حملے میں 3 پولیس اہلکار شہید ہو گئے۔ برطانوی خبر رساں ادارے 'رائٹرز' کے مطابق حماس کی وزارت داخلہ کے بیان میں کہا گیا ہے کہ غزہ میں امدادی ٹرکوں کے داخلے کو محفوظ بنانے کے لیے پولیس اہلکاروں کو علاقے میں تعینات کیا گیا تھا۔ 'وزارت کے بیان میں کہا گیا ہے کہ وہ اس جرم کی مذمت کرتے ہیں اور ثالثوں اور بین الاقوامی برادری سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ قابض فوج کو پولیس فورس کو نشانہ بنانے سے روکے۔ اسرائیلی فوج کا کہنا ہے کہ اس کی فضائیہ نے جنوبی غزہ میں 'متعدد مسلح افراد' کو اس وقت نشانہ بنایا جب وہ اسرائیلی فوجیوں کی طرف بڑھ رہے تھے، 'مشتبہ ٹارگٹس' کو شناخت کے بعد نشانہ بنایا گیا۔ اس سے قبل غزہ کی وزارت داخلہ اور قومی سلامتی نے کہا تھا کہ جنوبی غزہ میں اسرائیلی حملے میں 3 پولیس اہلکار شہید ہوئے۔ غزہ کے سرکاری میڈیا آفس کا کہنا ہے کہ اسرائیل کی جانب سے علاقے میں موبائل گھروں اور بھاری ساز وسامان کی فراہمی کی اجازت دینے سے انکار حماس کے ساتھ جنگ بندی میں کیے گئے اپنے وعدوں اور ذمہ داریوں کی صریح خلاف ورزی ہے۔ قطری نشریاتی ادارے الجزیرہ کے مطابق ٹیلی گرام پر دفتر کی جانب سے جاری ہونے والے ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ 'یہ معاہدے پر عمل درآمد میں اسرائیلی ناکامی کا واضح اعلان ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ غزہ میں فلسطینی گروہوں نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ وہ اس معاہدے پر اپنے وعدوں کی پاسداری کریں گے۔ بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ یہ اسرائیلی انکار پوری دنیا پر واضح کرتا ہے کہ معاہدے کی راہ میں رکاوٹ کون ہے، جس کے لیے ضامن ثالثوں سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ وہ مداخلت کریں اور اسرائیل دباؤ ڈالیں کہ وہ اس معاہدے پر عمل کرے۔ ایک اسرائیلی سیاسی ذرائع نے اسرائیلی پبلک براڈ کاسٹنگ کارپوریشن (کان) کو بتایا کہ نیتن یاہو نے ہفتے کی رات حکام کے ساتھ سکیورٹی مشاورت کے بعد امدادی ٹرکوں کو انکلیو میں داخلے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا تھا۔ نیتن یاہو کا یہ اقدام اس وقت سامنے آیا ہے جب ٹرمپ نے ہفتے کے روز کہا تھا کہ اسرائیل کو فیصلہ کرنا ہوگا کہ غزہ میں قید تمام اسرائیلی قیدیوں کی رہائی کے لیے حماس کو دی گئی ڈیڈ لائن ختم ہونے کے بارے میں کیا کرنا ہے؟ کان کو ذرائع نے بتایا کہ امریکی صدر حماس کے ساتھ معاہدے کو تبدیل کرنا چاہتے ہیں، تاکہ جنگ بندی کے دوسرے مرحلے کی مقررہ تاریخ سے پہلے تمام قیدیوں کو ایک ساتھ رہا کیا جائے، اس مرحلے پر ابھی بات چیت ہونا باقی ہے۔ غزہ کی وزارت داخلہ اور قومی سلامتی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ پولیس اہلکاروں پر اسرائیلی حملہ رفح کے مشرق میں 'الشوکا' کے علاقے میں ہوا۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ وہ اس جرم کی مذمت کرتے ہیں اور ثالثوں اور بین الاقوامی برادری سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ قابض انتظامیہ پر دباؤ ڈالیں کہ وہ شہریوں کی حفاظت کو برقرار رکھنے اور ان کے روزمرہ کے معاملات کو منظم کرنے کے لیے خدمات فراہم کرنے والے سویلین ادارے کے طور پر پولیس فورس کو نشانہ بنانا بند کرے۔ الجزیرہ کے مطابق غزہ کے لوگوں میں اس بات پر اتفاق رائے ہے کہ اسرائیلی فوج صرف قیدیوں کی رہائی میں دلچسپی رکھتی ہے، اور جنگ بندی کی شرائط کا احترام نہیں کرے گی۔ جنگ بندی معاہدے کے مطابق ضروری امداد کو غزہ میں جانے دیا جانا تھا۔ الجزیرہ کے رپورٹرز بیت حنون میں ہیں، جہاں تقریباً 60 ہزار افراد کے شہر میں صرف ایک مرکزی ہسپتال ہے۔ اسرائیلی فوج نے فیصلہ کیا تھا کہ اس ہسپتال کی علاقے میں ضرورت نہیں اور اس نے اسے متعدد بموں سے مکمل طور پر تباہ کر دیا تھا۔ یہ اس وقت ملبے کے ڈھیر سے کہیں زیادہ ہے، اس ہسپتال کا متبادل 2 خیمے ہیں، انہیں ایک ہسپتال کے طور پر قائم کیا گیا، ہزاروں لوگوں کی خدمت کے لیے صرف ایک طبی مرکز، جو ناکافی ہے۔ لوگوں کو یہاں قطاروں میں کھڑے دیکھا جا سکتا ہے، جو ڈاکٹروں اور طبی عملے کے خیموں میں پہنچنے کا انتظار کرتے ہیں۔ اسرائیل کے 'کان' نے خبر دی ہے کہ نیتن یاہو نے غزہ میں عارضی رہائش اور بھاری مشینری کے داخلے کو روکنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ فیصلہ جنگ بندی کے معاہدے کے باوجود کیا گیا ہے جس میں کہا گیا تھا کہ اسرائیل کو پہلے 42 دن کے مرحلے کے دوران غزہ میں کم از کم 60 ہزار عارضی گھروں اور 2 لاکھ خیمے لانے کی اجازت دینا ہوگی، اسے ملبے کو ہٹانے کے لیے طے شدہ مقدار میں سامان کے داخلے کی بھی اجازت دینی ہے۔ اس سے قبل حماس نے کہا تھا کہ اسرائیل نے اب تک 20 ہزار خیموں کے داخلے کی اجازت دی ہے، لیکن ان میں سے کوئی بھی موبائل گھر مصر کی سرحد سے آگے نہیں جا سکا۔ اب جنگ بندی کے پہلے مرحلے کے اختتام میں صرف 2 ہفتے باقی ہیں۔

امریکہ سے بھاری بموں کی کھیپ اسرائیل پہنچی

تل ابیب، 16 فروری (یو این آئی) اسرائیلی وزارت دفاع نے اتوار کو اعلان کیا کہ 2000 پاؤنڈ وزنی ایم کے۔ 84 بھاری فضائی بموں کی کھیپ سمندر کے راستے اسرائیل پہنچا دی گئی ہے، جسے ٹرمپ انتظامیہ نے حال ہی میں مجاز بنایا تھا۔ وزارت نے ایک بیان میں کہا"، اسرائیل وزارت دفاع کے مشن ٹو یونائیٹڈ اسٹیٹس اور وزارت کے ڈیفنس پروکیورمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ڈی پی ڈی) کے انٹرنیشنل ٹرانسپورٹ اتھارائزیشن یونٹ کی قیادت میں ایک مشترکہ آپریشن میں اسرائیلی حکومت کے ذریعہ جاری کی گئی بھاری فضائی بموں کی کھیپ اسرائیل میں ہفتہ کو اتاری گئی۔" بھاری ایم کے 84 گولہ بارود لے جانے والا جہاز اشدود کی بندرگاہ پر ڈاک کیا گیا اور سامان وہاں اتارا گیا۔ بیان میں کہا گیا کہ بندرگاہ سے گولہ بارود کو ٹرکوں پر لاد کر اسرائیلی فضائیہ کے اڈوں تک پہنچایا گیا۔ وزارت نے اسرائیلی وزیر دفاع اسرائیل کاٹز کے حوالے سے کہا کہ بموں کی کھیپ اسرائیلی فضائیہ کے لیے ایک "اہم اثاثہ" ہے اور یہ اسرائیل اور امریکہ کے درمیان مضبوط اتحاد کو مزید تقویت بخشتا ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ اکتوبر 2023 میں مغربی ایشیا میں مسلح جدوجہد بڑھنے کے آغاز کے بعد سے، اسرائیل کو سمندری اور فضائی راستے سے 76,000 ٹن سے زیادہ ہتھیار، فوجی ساز وسامان اور مختلف فوجی سامان موصول ہوا ہے۔ اسرائیل کے وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو کے واشنگٹن کے دورے کے بعد فروری کے اوائل میں ٹرمپ انتظامیہ نے اسرائیل کو بم، گائیڈڈ میزائل اور متعلقہ آلات سمیت کل 7 ارب ڈالر سے زائد کے ہتھیاروں کی فروخت کو منظوری دے دی۔

نوجوان منقبت خواں علی کاظم خواجہ سپرد خاک

نماز جنازہ میں دسیوں ہزار افراد کی شرکت

گلگت بلتستان (ایجنسی) گلگت بلتستان کے مرکزی شہر اسکردو سے تعلق رکھنے والے 16 سالہ علی کاظم خواجہ، ان کے 18 سالہ بھائی ندیم خواجہ اور شگر سے تعلق رکھنے والے 24 سالہ جان علی شاہ کاظمی جمعے کو خیرپور میں ایک مذہبی اجتماع میں شرکت کے بعد مذہبی رہنما حسن ترابی کے بیٹے سماجی کارکن زین ترابی اور روہڑی سے تعلق رکھنے والے عبدالغنی منگریو کے ساتھ خیرپور میں جشن ولادت امام مہدی علیہ السلام میں شرکت کے بعد کراچی واپس آ رہے تھے کہ انڈس ہائی وے پر سان ٹاؤن کے قریب ایک ایس یو وی نے ان کی گاڑی کو مخالف سمت سے ٹکر مار دی تھی، حادثے کے نتیجے میں پانچوں افراد موقع پر جاں بحق ہو گئے جس کے بعد علی کاظم خواجہ، ندیم خواجہ اور جان علی شاہ کاظمی کی میتیں پی آئی اے کی پرواز کے ذریعے تدفین کے لیے اسکردو بھجوائی گئیں۔ اسکردو انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر میتوں کو وصول کرنے کے لیے ہزاروں افراد موجود تھے، جہاں سے تینوں میتوں کو مرکزی امامیہ جامع مسجد لے جایا گیا جہاں جذباتی مناظر دیکھنے کو ملے۔ مرحومین کی نماز جنازہ انجمن امامیہ بلتستان کے صدر سید باقر الحسینی نے پڑھائی جس میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے ہزاروں افراد نے شرکت کی، بعدازاں لاشوں کو تدفین کے لیے ان کے آبائی گاؤں اسکردو اور شگر لے جایا گیا۔ علی کاظم خواجہ اسکردو کے رہائشی تھے جنہوں نے کم عمری میں ہی اسکردو میں مذہبی اجتماعات میں نعتیں پڑھنا شروع کر دی تھیں۔ خاندانی ذرائع کے مطابق وہ ہائی اسکول کے طالب علم تھے اور انہوں نے چند سال قبل منقبتیں اور نعتیں پڑھنے کی وجہ سے بین الاقوامی شہرت حاصل کی تھی، علی کاظم خواجہ اکثر مذہبی اجتماعات کے لیے اندرون و بیرون ملک کے دورے کرتے تھے اور نعتیں اور منقبتیں پڑھتے تھے۔ تشیع جنازہ اور نماز جنازہ میں دسیوں ہزار افراد کا اجتماع محض کسی ذاتی عقیدت کا نتیجہ نہیں بلکہ ایک گہری فکری اور سماجی حقیقت کا مظہر ہے۔ یہ ثابت کرتا ہے کہ جب کوئی فرد اپنی زندگی کو اہل بیت کی محبت میں بسر کرتا ہے، تو اس کی موت بھی ایک ایسا انقلاب برپا کر سکتی ہے جو لاکھوں دلوں کو جھنجھوڑ کر رکھ دے۔ یہ اجتماع ایک لمحاتی ہلچل نہیں بلکہ ایک نظریاتی قوت کا عملی مظاہرہ تھا، جو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ مذہب محض ایک انفرادی عقیدہ نہیں بلکہ اجتماعی وحدت اور تحریک کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔

'میونخ کا رحملہ نفرت پھیلانے کے لیے استعمال نہ کیا جائے'

میونخ (ایجنسی) میونخ کار حملے میں ہلاک ہونے والی ماں بیٹی کے لواحقین نے اپیل کی ہے کہ اس المناک واقعے کو نفرت انگیزی کے لیے استعمال نہ کیا جائے۔ سوگوار خاندان نے کہا ہے کہ مرحومہ اہل نے ہمیشہ انصاف کے حق میں آواز اٹھائی تھی۔ جنوبی جرمن شہر میونخ میں گزشتہ جمعرات کو ایک کارسوار کی طرف سے کیے گئے حملے میں ہلاک ہونے والی 37 سالہ خاتون اور اس کی دو سالہ بیٹی کے اہل خانہ نے اپیل کی ہے کہ اس حملے کو نفرت کو ہوا دینے کے لیے غلط استعمال نہ کیا جائے۔ میونخ میں حکام کی جانب سے آج 16 فروری بروز اتوار متاثرہ خاندان کے شہر کی سرکاری ویب سائٹ پر شائع ہونے والے ایک بیان میں کہا گیا ہے، ×× اہل ایک ایسی شخصیت تھیں، جنہوں نے ہمیشہ انصاف کی فراہمی کے لیے کام کیا۔'' میونخ میں گزشتہ جمعرات کو ایک کارسوار کی طرف سے کیے گئے حملے میں متعدد افراد زخمی بھی ہو گئے تھے میونخ میں گزشتہ جمعرات کو ایک کارسوار کی طرف سے کیے گئے حملے میں متعدد افراد زخمی بھی ہو گئے تھے۔ اس بیان میں کہا گیا ہے کہ وہ مزدوروں کے حقوق کے حصول اور یکجہتی اور مساوات کے لیے کام کرنے میں سرگرم رہتی تھیں۔ اس واقعے میں ایک حملہ آور نے جمعرات کو باویریا کے دارالحکومت میں ٹریڈ یونین کارکنوں کے ایک مظاہرے کے دوران ایک ہجوم پر اپنی گاڑی چڑھا دی تھی، جس کے نتیجے میں زخمی ہونے والی خاتون اہل اور ان کی دو سالہ بیٹی کل ہفتے کے روز زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے ہسپتال میں دم توڑ گئی تھیں۔ اس حملے میں ہلاک ہونے والی اہل الجزائر میں پیدا ہوئی تھیں اور صرف چار سال کی عمر میں جرمنی آ گئی تھیں۔ وہ سامیت دشمنی کے خلاف تھیں اور یہی اقدار اپنی بیٹی میں بھی منتقل کرنا چاہتی تھیں۔ ماحولیات سے متعلق تعلیم حاصل کرنے کے بعد انہوں نے میونخ شہر کے لیے انجینئر کے طور پر کام کیا اور وہ اپنے شوہر اور بیٹی حفصہ کے ساتھ 2017 سے میونخ میں مقیم تھیں۔

پابندی کے خاتمے پر اسرائیل کو 2 ہزار پاؤنڈ وزنی امریکی بموں کی پہلی کھیپ موصول

نیویارک (ایجنسی)۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے اپنے پیش رو جو بائیڈن کی انتظامیہ کی جانب سے اسلحے کی برآمد پر عائد پابندی ہٹانے کے بعد اسرائیل کو امریکا سے 2 ہزار پاؤنڈ وزنی ایم کے 84 بموں کی پہلی کھیپ موصول ہو گئی۔ سعودی نشریاتی ادارے العربیہ کی رپورٹ کے مطابق 2 ہزار پاؤنڈ وزنی ایم کے 84 بم موٹے کنکریٹ اور دھات کو توڑ سکتا ہے اور اس کے دھماکے کا دائرہ وسیع ہو سکتا ہے۔ بائیڈن انتظامیہ نے حماس کے 7 اکتوبر 2023 کے حملے کے بعد اسرائیل کو 2 ہزار پاؤنڈ وزنی ہزاروں بم بھیجے تھے لیکن بعد میں غزہ کے گنجان آباد علاقوں پر پڑنے والے اثرات کے بارے میں تشویش کی وجہ سے اسرائیل کو اس بم کی دوسری کھیپ دینے سے انکار کر دیا تھا تاہم ٹرمپ نے اقتدار میں آتے ہی گزشتہ ماہ اس پابندی کو ختم کر دیا تھا۔ اسرائیلی وزیر دفاع اسرائیل کاٹز نے ہفتے کی رات دیر گئے کہا کہ ٹرمپ انتظامیہ کی جانب سے آج رات اسرائیل کو بھیجی گئی اسلحے کی کھیپ اسرائیلی فضائیہ اور فوج کے لیے ایک اہم اثاثہ ہے اور اسرائیل اور امریکا کے درمیان مضبوط اتحاد کا ثبوت ہے۔ امریکی اسلحے کی یہ کھیپ اس تشویش کے بعد آئی ہے کہ آیا غزہ میں گزشتہ ماہ طے پانے والی جنگ بندی برقرار رہے گی یا نہیں کیونکہ فریقین نے ایک دوسرے پر معاہدے کی شرائط کی خلاف ورزی کا الزام عائد کیا تھا۔

اسرائیلی بقیہ 73 یرغمالی ابھی بھی ہیں غزہ میں

تل ابیب، 16 فروری (یو این آئی) اسرائیلی وزیر اعظم بنجامن نیتن یاہو کے دفتر کے مشیر دمتری گینڈلمین نے کہا کہ فلسطینی گروہوں نے غزہ پٹی میں 73 اسرائیلی یرغمالوں کو "زندہ اور مردہ" بنا رکھا ہے۔ گینڈل مین نے ٹیلی گرام پر کہا "غزہ پٹی میں اب بھی 73 یرغمال ہیں۔ زندہ اور مردہ۔ اسرائیل کی ریاست کی اخلاقی ذمہ داری ہے کہ وہ ان میں سے ہر ایک کو گھر لانے کے لیے ہر ممکن کوشش کرے۔ ایڈوائزری کے مطابق غزہ پٹی سے 14 سویلین یرغمالیوں اور پانچ خاتون فوجیوں کو فلسطینی تحریک حماس کے ساتھ معاہدے کے پہلے مرحلے کے حصے کے طور پر رہا کیا گیا، جس کا آغاز 19 جنوری سے ہوا تھا۔ اس کے علاوہ تبادلے کے دوران پانچ تھائی شہریوں کو رہا کر دیا گیا۔

روسی امریکی مذاکرات سے قبل روسی وزیر خزانہ سعودی عرب میں

صدر وولودیمیر زیلنسکی نے، جن کا ملک گزشتہ تقریباً × تین سال سے روس کے خلاف مغربی دنیا اور نیٹو کی عسکری حمایت سے جنگ لڑ رہا ہے، جمعے کے روز جنوبی جرمن شہر میونخ میں ہونے والی سکیورٹی کانفرنس کے موقع پر امریکی نائب صدر جے ڈی وینس سے ملاقات کی تھی۔ اس ملاقات کے بعد صدر زیلنسکی نے کہا تھا کہ سعودی عرب میں یوکرینی جنگ کے موضوع تناظر میں روس

ماسکو (ایجنسی)۔ یوکرینی جنگ کے خاتمے سے متعلق سعودی عرب میں روسی امریکی مذاکرات سے قبل روسی وزیر خزانہ آنٹون سیلوآنوف آج اتوار کے روز بھی سعودی عرب میں ہیں۔ خلیج کی اس عرب بادشاہت میں روسی امریکی مذاکرات آئندہ ہفتے شروع ہونا ہیں۔ ماسکو سے اتوار 16 فروری کو موصولہ رپورٹوں کے مطابق روسی وزیر خزانہ آنٹون سیلوآنوف کا سعودی مملکت کا یہ دورہ اس لیے بہت اہم ہے کہ اس کے ذریعے بالواسطہ طور پر سعودی عرب ہی میں یوکرینی جنگ سے متعلق امریکہ اور روس کے مابین آئندہ ہفتے شروع ہونے والی مکالمت کے لیے راہ ہموار کی جائے گی۔ روسی وزیر خزانہ بظاہر اس لیے بھی سعودی عرب میں ہیں کہ وہاں وہ دنیا کی ابھرتی ہوئی معیشتوں والے ممالک کی العلا کانفرنس میں شرکت کر سکیں۔ اس کانفرنس کا اہتمام سعودی وزارت خزانہ اور بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) نے مشترکہ طور پر کیا ہے۔ سعودی عرب میں روس اور امریکہ کے اعلیٰ حکام کے مابین وہ مذاکرات آئندہ دنوں میں شروع ہوں گے، جن کا مقصد تقریباً × تین سال سے جاری روسی یوکرینی جنگ کے خاتمے کی راہ تلاش کرنا ہے۔ اس مکالمت کی تیاریوں کی امریکی کانگریس کے ایک رکن اور سعودی عرب میں کی جانے والی تیاریوں سے باخبر ایک اعلیٰ ذریعے نے بھی تصدیق کر دی۔ دریں اثنا جو روسی وفد اس وقت سعودی عرب میں موجود ہے، اس میں شریک روس کے اول نائب وزیر اعظم ڈینس مانتوروف اور وزیر خزانہ سیلوآنوف نے کل ہفتے کے روز متحدہ عرب امارات کے صدر شیخ محمد بن زید النہیان سے بھی ملاقات کی تھی۔ نیوز ایجنسی روئٹرز نے لکھا ہے کہ سعودی عرب میں دنیا کی ابھرتی ہوئی معیشتوں کی العلا کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے روسی وزیر خزانہ نے کہا کہ روس اس بات پر آمادہ ہے کہ بیرونی ممالک کے ذمے واجب الادا اور ماسکو کی طرف سے دیے گئے قرضوں کی نئے سرے سے تشکیل کر دی جائے۔ انہوں نے کہا، ×× گزشتہ 25 برسوں میں ہم نے 22 ممالک کے ذمے واجب الادا تقریباً × 30 بلین ڈالر مالیت کے قرضوں کی ری اسٹرکچرنگ کی ہے۔ ساتھ ہی تقریباً × اتنی ہی مالیت کے روسی قرضوں کی قرض لینے والے ممالک کے ساتھ دو طرفہ بنیادوں پر بھی ری اسٹرکچرنگ کی گئی ہے۔'' یوکرینی اور امریکہ کے مجوزہ مذاکرات میں یوکرین کو شرکت کی دعوت نہیں دی گئی۔ ساتھ ہی صدر زیلنسکی نے یہ بھی کہا تھا کہ کییف حکومت اپنے مغربی اسٹریٹیجک پارٹنرز کے ساتھ مشاورت کے بغیر روس کے ساتھ کسی بھی قسم کے رابطوں یا مکالمت کا آغاز نہیں کرے گی۔ مختلف خبر رساں اداروں کے مطابق ابھی تک یہ واضح نہیں کہ سعودی عرب میں ہونے والی بات چیت میں روس کی طرف سے کون حصہ لے گا۔ تاہم امریکی ایوان نمائندگان کے رکن مائیکل میکول نے روئٹرز کو بتایا کہ امریکہ کی طرف سے اس مکالمت میں وزیر خارجہ مارکو روبیو، قومی سلامتی کے مشیر مائیک والٹز اور مشرق وسطیٰ کے لیے وائٹ ہاؤس کے مندوب اسٹیو وٹکوف حصہ لیں گے۔ مائیکل میکول کے مطابق سعودی عرب میں اس مکالمت کا سفارتی مقصد یہ ہے کہ مستقبل قریب میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور ان کے روسی ہم منصب ولادیمیر پوٹن کے مابین ایک ایسی ملاقات کو ممکن بنایا جائے، جس کے نتیجے میں ×× یوکرین کے تنازعے کو ختم کرتے ہوئے باقاعدہ امن قائم کیا جا سکے۔''

پاکستان: عمران خان کا رمضان کے بعد تحریک شروع کرنے کا اعلان

اسلام آباد (ایجنسی)۔ پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) کے بانی عمران خان نے اپنی پارٹی (پی ٹی آئی) کو رمضان کے بعد ایک مضبوط سیاسی تحریک شروع کرنے کو کہا ہے۔ ساتھ ہی پارٹی کے دو سینئر لیڈروں کو اپوزیشن جماعتوں سے رابطہ کرنے کی ہدایت دی ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق عمران خان کے وکیل فیصل چوہدری نے یہ اعلان پی ٹی آئی کے بانی سے ملاقات کے بعد اڈیالہ جیل کے باہر صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ چوہدری نے کہا کہ عمران خان نے پی ٹی آئی رہنماؤں اسد قیصر اور عمر ایوب سے کہا کہ وہ اپوزیشن جماعتوں کے ساتھ رابطہ قائم کریں۔ انہوں نے حکومت سے حقائق پر غور کرنے کا بھی مطالبہ کیا۔ اس کا ذکر انہوں نے اپنے کھلے خط میں کیا۔ عمران خان کے وکیل نے کہا کہ پی ٹی آئی کے جن رہنماؤں کے خلاف قانونی مقدمات درج ہیں انہیں اڈیالہ جیل میں کنٹرولڈ ٹرائل کا سامنا ہے۔ جب کہ 9 مئی کے احتجاج کے بعد پارٹی چھوڑنے والوں کو قانونی چارہ جوئی سے محفوظ رکھا گیا ہے۔ فیصل چوہدری نے کہا کہ پی ٹی آئی نے کھلی سماعت کے لیے اسلام آباد ہائی کورٹ میں درخواست دائر کی ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ وکلاء اور صحافیوں کو منتخب طور پر کمرہ عدالت میں جانے کی اجازت دی گئی تھی۔ عمران خان کے وکیل نے 9 مئی 2023 کے واقعات کو فالس فلیگ آپریشن قرار دیا۔ انہوں نے 9 مئی واقعات کی تحقیقات کے لیے آزاد عدالتی کمیشن بنانے کا مطالبہ کیا۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ ہم آئین اور قانون کے تحت انصاف چاہتے ہیں۔ ہم فوجی عدالتوں پر سپریم کورٹ کے بینچ کے تبصرے سے متفق نہیں ہیں۔ فیصل چوہدری نے پاکستان میں معاشی بحران اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کو اجاگر کرنے کے لیے عمران خان کے کیس کا حوالہ دیا۔ فیصل چوہدری نے عمران خان کے حوالے سے کہا کہ پی ٹی آئی کے خلاف کارروائی میں گھروں کا تقدس پامال کیا گیا۔ بنیادی انسانی حقوق کو پامال کیا جا رہا ہے۔ میڈیا سنسر شپ اور انٹرنیٹ پابندیوں کے ساتھ پاکستان میں کون سرمایہ کاری کرے گا؟ × انہوں نے دعویٰ کیا کہ پی ٹی آئی کی برطرفی اور وزیر اعظم شہباز شریف کی قیادت میں حکومت بننے کے بعد پاکستان کو 45 ملین امریکی ڈالر کا معاشی نقصان ہوا۔ جیو نیوز نے رپورٹ کیا کہ گذشتہ ہفتے عمران خان نے پاکستان کے آرمی چیف (COAS) جنرل عاصم منیر کو دوسرا کھلا خط لکھا جس میں الزام لگایا گیا کہ ملک کی سب سے بڑی سیاسی جماعت کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ اس خط میں عمران خان نے کہا کہ ملک و قوم کی بہتری کے لیے دیانتداری سے آپ کو (فوجی سربراہ) کھلا خط لکھا ہے۔ اس کا مقصد فوج اور عوام کے درمیان بڑھتی ہوئی خلیج کو ختم کرنا تھا، تاہم جواب انتہائی غیر ذمہ دارانہ تھا۔ پاکستان کے سابق وزیر اعظم عمران خان نے فوج کی امیج، عوام اور فوج کے درمیان بڑھتی ہوئی خلیج کے ممکنہ نتائج پر اپنی تشویش کا اظہار کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے خط کے ذریعے الزام لگایا کہ موجودہ حکومت قبل از انتخابات اور انتخابی نتائج میں دھاندلی اور ہیرا پھیری کر کے قائم کی گئی تھی۔

کینیا میں منکی پوکس کے 41 کیسز کی تصدیق، ایک شخص کی موت

نیروبی، 15 فروری (یو این آئی) کینیا میں بندر پاکس کے 41 معاملات کی تصدیق ہوئی ہے، جو 12 کاؤنٹیوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ مزید برآں، جولائی 2024 میں وباء شروع ہونے کے بعد سے ایک موت کی تصدیق ہوئی ہے۔ وزارت صحت کی پرنسپل سیکرٹری میری متھونی نے کہا کہ 41 کیسز کے لیے کل 271 رابطوں کی نشاندہی کی گئی ہے، یوگنڈا اور روانڈا میں تصدیق شدہ کیسز کی سب سے زیادہ تعداد ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزارت نے کاؤنٹی حکومتوں اور شراکت داروں کے ساتھ مل کر، وائرس کے پھیلاؤ پر قابو پانے کے لیے ان تمام ہائی رسک کاؤنٹیوں میں نگرانی کی کوششیں تیز کر دی ہیں جہاں منکی پوکس کے کیسز سب سے زیادہ ہیں۔ عہدیدار نے بتایا کہ 33 لاکھ سے زیادہ سرحد پار مسافروں کی جانچ کی گئی ہے اور مشتبہ کیسوں کے 419 نمونوں کی نیشنل پبلک ہیلتھ لیبارٹری اور پارٹنر لیبارٹریوں میں جانچ کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزارت صحت طلباء میں منکی پوکس وائرس کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے وزارت تعلیم کے ساتھ مل کر کام کر رہی ہے۔ محترمہ متھونی نے کہا، "ملک میں سرحد پار لوگوں کی بڑی نقل وحرکت کی وجہ سے منکی پوکس وائرس کے مزید پھیلنے کا خطرہ ہے۔ اس وائرس کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے مناسب اقدامات کرنے کی فوری ضرورت ہے۔" انہوں نے عوام کو محتاط رہنے کی تلقین کی اور انہیں مشورہ دیا کہ وہ باقاعدگی سے ہاتھ دھوئیں اور اپنے ارد گرد صفائی پر توجہ دیں۔

پاکستان کے 8 اضلاع میں پولیو وائرس پایا گیا

اسلام آباد، 16 فروری (یو این آئی) 15 جنوری سے 24 جنوری 2025 کے درمیان پاکستان کے آٹھ اضلاع سے اکٹھے کیے گئے ماحولیاتی نمونوں میں وائلڈ پولیو وائرس ٹائپ 1 (ڈبلیو پی وی 1) کا پتہ چلا ہے۔ نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ہیلتھ (این آئی ایچ) نے ہفتہ کو ایک بیان میں یہ اطلاع دی۔ این آئی ایچ میں پولیو کے خاتمے کے لیے علاقائی ریفرنس لیبارٹری کے جاری کردہ تازہ ترین اعداد وشمار کے مطابق، جمعہ تک ملک کے جنوب مغربی صوبہ بلوچستان کے چار اضلاع اور شمال مغربی صوبہ خیبر پختونخواہ کے تین اضلاع سے یکجا کیے گئے سیوریج کے نمونے ڈبلیو پی وی 1 کے لیے مثبت پائے گئے۔ این آئی ایچ نے زیادہ قوت مدافعت کو یقینی بنانے کے لئے اورل پولیو ویکسین کی متعدد خوراکوں کی ضرورت پر اور 5 سال سے کم عمر کے بچوں کے لیے معمول کے ٹیکہ کاری کے شیڈول کو مکمل کرنے پر زور دیا۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ پولیو وائرس کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے، پاکستان کا پولیو پروگرام بڑے پیمانے پر ویکسینیشن مہم چلاتا ہے، بچوں کو ان کی دہلیز پر ویکسین مہیا کراتا ہے۔

مغربی مالی میں سونے کی کان ڈھہنے سے 48 افراد کی موت

بماکو، 16 فروری (یو این آئی) مغربی مالی میں ہفتہ کو "غیر قانونی طور پر چلنے والی سونے کی کان کنی کی جگہ" ڈھہنے سے کم از کم 48 افراد ہلاک ہو گئے۔ جن میں زیادہ تر خواتین ہیں۔ یہ اطلاع معاملے کے بارے میں مسلسل معلومات رکھ رہے عینی شاہدین نے دی۔ یہ سانحہ کائس علاقے کے کینیبا ضلع میں واقع ڈابیا کمیون کے ایک گاؤں بلال کوٹو میں پیش آیا۔ ایک مقامی افسر نے بتایا کہ مبینہ طور پر کیٹرپلر مشین مبینہ طور پر ایک کان پر گر گئی جہاں خواتین کا ایک گروپ سونے کی تلاش میں کام کر رہا تھا۔ افسران اور دیگر عینی شاہدین نے تصدیق کی کہ "48 خواتین موقع پر ہی دم توڑ گئیں، جب کہ 10 کے قریب شدید زخمی افراد کو علاج کے لیے مقامی اسپتال منتقل کیا گیا۔" اہلکار نے کہا " کچھ ذرائع نے تقریباً 50 اموات کی اطلاع دی ہے۔ فی الحال، درست تعداد کی تصدیق کرنا مشکل ہے، حتیٰ کہ عارضی طور پر بھی، کیونکہ بعض زخموں کی شدت کی وجہ سے یہ تعداد کسی بھی وقت بڑھ سکتی ہے۔" ریسکیو کام تاحال جاری ہے۔ اسی طرح کے ایک اور واقعے میں، 29 جنوری کو کولیکورو کے علاقے میں کنگابا ضلع کے ڈانگا علاقے میں کان کنی کے مقام پر سونے کی کان منہدم ہونے سے تقریباً 10 افراد ہلاک ہو گئے تھے۔

ٹرمپ نے فوسل ایندھن کی پیداوار بڑھانے کے لیے ایگزیکٹو آرڈر پر دستخط کر دیے

واشنگٹن، 15 فروری (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے جمعہ کو فوسل ایندھن کی پیداوار اور برآمد کو فروغ دینے کے لیے ایک نئی کونسل کے قیام کے ایک ایگزیکٹو آرڈر پر دستخط کیے ہیں۔ یہ حکم ٹرمپ انتظامیہ کی توانائی کی پالیسی کا حصہ ہے، جس کا مقصد امریکی توانائی کی پیداوار کو بڑھانا اور ملک کو توانائی کی خودمختاری کی طرف لے جانا ہے جس کے تحت امریکی گھریلو تیل اور گیس کی پیداوار کو جزوی طور پر برآمد کرنا ہے۔ نیشنل انرجی ڈومیننس کونسل کی صدارت سیکرٹری داخلہ ڈگلس جیمز برگم کریں گے۔ مسٹر برگم نے کہا کہ صدر نے دن کے اوائل میں ایک لائسنس پر دستخط کیے جو دولت مشترکہ ایل این جی کو ریاست لوزیانا کو مائع قدرتی گیس (ایل این جی) برآمد کرنے کی اجازت دے گا، سابق صدر جو بائیڈن نے 2024 کے اوائل تک اجازتوں کو روکنے کے بعد پہلی ایل این جی برآمد کی منظوری دی۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے، مسٹر ٹرمپ نے کہا کہ تقریباً 635 ملین ایکڑ (57.2 ملین مربع کلومیٹر) آف شور فیڈرل پانی تیل اور گیس کی ترقی کے لیے کھلا ہے۔

برازیل میں چھوٹے طیارہ حادثے میں 2 افراد کی موت

ساؤ پالو، 16 فروری (یو این آئی) برازیل کی جنوب مشرقی ریاست ساؤ پالو کے ایک دیہی قصبے میں ہفتہ کو ایک چھوٹا طیارہ گنے کے کھیت میں حادثے کا شکار ہو گیا، جس میں دو افراد ہلاک ہو گئے۔ مقامی فائر ڈپارٹمنٹ نے یہ اطلاع دی۔ طیارہ قریبی ہوائی اڈے سے پرواز کرنے کے بعد کواڑاپاڈ شہر میں حادثے کا شکار ہو گیا جس میں سوار تمام دو افراد ہلاک ہو گئے۔ فائر ڈپارٹمنٹ کے ترجمان کے حوالے سے عینی شاہدین کے مطابق طیارے نے ہنگامی لینڈنگ کی کوشش کی لیکن گنے کے کھیت سے ٹکرانے پر اس میں دھماکہ ہو گیا۔ یہ حادثہ 7 فروری کے واقعے کے بعد پیش آیا، جب ایک نجی جیٹ طیارہ ساؤ پالو کی ایک مصروف سڑک پر گر کر تباہ ہو گیا، مسافر بسوں سے ٹکرا گیا اور اس میں سوار دونوں افراد ہلاک ہو گئے۔ برازیل کے ٹی وی چینل گلوبو نیوز کی رپورٹ کے مطابق 2025 میں اب تک برازیل میں ہوابازی کے سات حادثات میں 12 اموات ریکارڈ کی گئی ہیں۔

لکھنؤ سے ایودھیا جانے والوں کی مشکلات میں اضافہ

آج سے 15 دن تک مٹیاری فلائی اوور سے نہیں گزریں گی گاڑیاں

لکھنؤ:16 فروری (پی این ایس) مٹیاری فلائی اوور کو جوڑنے والے سسپنشن ڈھیلے ہوگئے ہیں اور دو پہیہ گاڑیوں کے ڈرائیوروں کے ساتھ ساتھ بھاری گاڑیوں کے ڈرائیوروں کو فلائی اوور سے گزرتے وقت ہلچل کی آواز سنائی دیتی ہے۔ محکمہ تعمیرات عامہ کے صوبائی سیکشن کی ٹیم نے جانچ کی تو معلوم ہوا کہ سسپنشن کی مدت ختم ہو چکی ہے۔ اب ان کو تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ اس سڑک پر روزانہ ڈھائی لاکھ گاڑیاں گذرتی ہیں۔ ایسے میں انجینئروں نے پورے فلائی اوور کو بند کرنے کے بجائے ایک وقت میں ایک لین بند کر کے کام کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ 16 فروری 2025 سے ایک لین بند رہے گی اور گاڑیاں دوسری لین سے گزریں گی۔ پندرہ دن میں ایک لین پر کام مکمل ہونے پر دوسری لین کو کھول دیا جائے گا اور پہلی لین پر گاڑیوں کی آمدورفت شروع کر دی جائے گی۔ اس دوران مختلف ریاستوں سے ایودھیا آنے والے عقیدت مندوں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے اور انہیں یہاں ٹریفک جام کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے، کیونکہ انہیں سروس لین سے سفر کرنا پڑے گا۔ انجینئروں نے کہا کہ مٹیاری فلائی اوور کے بجائے عقیدت مند نیچے سروس لین کا استعمال کرتے ہوئے ایودھیا کی طرف جا سکیں گے۔ اس کے ساتھ ہی ایودھیا سے لکھنؤ آتے ہوئے مٹیاری فلائی اوور کی لین کھلی رہے گی۔ محکمہ تعمیرات عامہ کے صوبائی سیکشن کے ایگزیکٹو انجینئر ستیندر ناتھ نے کہا کہ معطلیاں ڈھیلی ہیں اور انہیں تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ اس حوالے سے کچھ عرصہ قبل ٹریفک حکام کو خط لکھ کر ڈائیورشن کے لیے کہا گیا تھا۔ اجازت ملنے کے بعد بھی کام جاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ سپنشن کی مرمت کے بعد ڈرائیورز پہلے سے زیادہ آرام دہ ہوں گے۔ ٹاورز کے درمیان فلائی اوور پر ٹریفک کے بوجھ کو تقسیم کرنے میں سسپنشن اہم کردار ادا کرتی ہے۔ یہ پل سسپنشن کے نیٹ ورک پر مشتمل ہے، جس میں پل کی ڈیک کیبلو کا استعمال کرتے ہوئے ٹاورز سے معطل ہے۔ اس عمل کی وجہ سے ہلکی اور بھاری گاڑیوں میں جھٹکے اور وائبریشن کم ہوتے ہیں اور شور بھی کم ہوتا ہے۔ پولی ٹیکنک سے چنہٹ تک جام رہے گا۔ اب تک لوگ مٹیاری فلائی اوور سے سیدھے جاتے تھے اور بارہ بنکی کی طرف سے آسانی سے آتے تھے۔ اب دقت ہوگی، جاتے ہوئے گاڑیاں فلائی اوور کے نیچے سے گزریں گی۔ مقامی لوگ پہلے ہی سروس لین استعمال کرتے ہیں۔ ایسے میں یہ سروس روڈ تنگ ہو جائے گی اور ٹریفک پولیس کو بھی ایک ماہ مزید محنت کرنی پڑے گی۔ بصورت دیگر ہائی کورٹ سے پولی ٹیکنک چوک تک جام لگنا یقینی ہے۔ دیوا روڈ اور چنہٹ سے آنے والی ٹریفک کو بھی اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ وہیں مہا کمبھ کی وجہ سے ایودھیا جانے والے لاکھوں عقیدت مندوں کو سب سے زیادہ پریشانی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

بارہ بنکی: پوروانچل ایکسپریس وے پر کھڑی ہوئی بس سے ٹکرائی منی بس

4 عقیدت مندوں کی موت، 6 زخمی

بارہ بنکی:16 فروری (پی این ایس) بارہ بنکی میں پوروانچل ایکسپریس-وے پر ایک بڑا حادثہ پیش آیا ہے۔ یہاں ایک خراب کھڑی بس سے ایک منی بس بے قابو ہو کر متصادم ہو گئی، جس سے 4 لوگوں کی موت ہو گئی۔ حادثے میں 6 افراد زخمی بھی ہوئے ہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ منی بس عقیدت مندوں کو لے کر مہاراشٹر سے ایودھیا کی طرف جا رہی تھی۔ ایک نیوز چینل کی خبر کے مطابق یہ حادثہ بارہ بنکی کے لونی کٹرا تھانہ علاقہ واقع پوروانچل ایکسپریس وے 21/7 پر ہوا۔ یہاں پر خراب کھڑی بس میں تیز رفتار سے آ رہی منی بس بے قابو ہو کر گھس گئی۔ منی بس میں 18 افراد سوار تھے، سبھی مہاراشٹر سے ایودھیا کی طرف جا رہے تھے۔
حادثہ اتنا شدید تھا کہ موقع پر ہی 4 لوگوں کی موت ہو گئی۔ جبکہ 6 زخمی افراد کو سی ایچ سی میں داخل کرایا گیا۔ حادثے کو لے کر بارہ بنکی کے ایس پی دنیش سنگھ نے بتایا کہ اتوار کی صبح پوروانچل ایکسپریس وے پر افسوسناک حادثہ ہوا ہے۔ اس میں 4 لوگوں کی موت ہو گئی۔ فی الحال مہلوکین کی لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا ہے۔ وہیں زخمیوں کو علاج کے لیے اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ لوگوں کی چیخ و پکار سے حادثے کے خوفناک منظر کا پتہ چلتا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ ہفتہ کو بھی پریاگ راج میں خوفناک حادثہ ہوا تھا۔ جہاں مرزا پور-پریاگ راج ہائی وے پر ایک بولیرو اور بس میں ٹکر ہو گئی تھی۔ جس سے بولیرو میں سوار 10 لوگوں کی موت ہو گئی تھی۔ بولیرو میں سوار سبھی مسافر چھتیس گڑھ کے کوربا ضلع کے تھے جو مہا کمبھ میں اسنان کر کے لوٹ رہے تھے۔

بانی تنظیم المکاتب مولانا سید غلام عسکری کی سالانہ یاد میں مجالس کا انعقاد

لکھنؤ: بانی تنظیم المکاتب مولانا سید غلام عسکری کی سالانہ یاد کے موقع پر مجالس کا انعقاد کیا گیا جسکی دو مجلسیں بجنور ضلع لکھنؤ میں ہوئی اور ایک مجلس تنظیم المکاتب ہال میں ہوئی۔ پہلی مجلس ضلع بجنور، لکھنؤ میں منعقد ہوئی جہاں ادارہ تنظیم المکاتب کے نائب صدر مولانا سید صبیح الحسین نے خطاب کیا۔ انہوں نے مولانا غلام عسکری کی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ بانی تنظیم المکاتب مولانا سید غلام عسکری نے یہ ادارہ قائم کر کے ایک عظیم کام کیا۔ اُن کی محنت اور عزم کی بدولت یہ ادارہ آج ایک اہم مقام رکھتا ہے، جو دینی تعلیمات کی ترویج میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ دوسری مجلس بھی ضلع بجنور میں ہوئی اور اس میں ادارہ تنظیم المکاتب کے سکریٹری مولانا سید صفی حیدر نے خطاب کیا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ میں ادارہ تنظیم المکاتب کو ایک مشین کے مانند سمجھتا ہوں اور میں اس مشین کا ایک چھوٹا سا پرزہ ہوں۔ ان کا کہنا تھا کہ ادارہ تنظیم المکاتب کی کامیابی میں تمام افراد کا کردار ہے اور میں خود کو اس کا حصہ سمجھتا ہوں۔ تیسری مجلس گولہ گنج میں واقع تنظیم المکاتب ہال میں منعقد ہوئی، جس میں مجلس انتظام ادارہ تنظیم المکاتب کے رکن مولانا سید کاظم مہدی عروج نے خطاب کیا۔ انہوں نے تنظیم المکاتب کی خدمات کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ "تنظیم المکاتب بے انتہا خدمات انجام دے رہا ہے اور میں دعا گو ہوں کہ یہ ادارہ اسی طرح امام زمانہ کی خدمت میں مصروف رہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ ادارہ امام زمانہ کا ادارہ ہے اور ہم سب امام کے نوکر ہیں۔

تنظیمِ جعفری کے زیر اہتمام جشن قائم روضۂ کاظمین میں آج

لکھنؤ، ۱۶ر فروری۔ دیرینہ روایات کے مطابق امسال بھی جشن قائم کے عنوان سے تنظیم جعفری کی جانب سے ۱۸ر شعبان المعظم ۱۷ر فروری ۲۰۲۵ء دن، بروز پیر، ۹ر بجے شب میں، بمقام صحن روضۂ کاظمین میں بارہویں امام امام مہدی ولی عصر امام زمانہ کی ولادت باسعادت کے پرمسرت موقع پر جشن قائم کے عنوان سے عالمی محفل مقاصدہ کا انعقاد کیا گیا ہے جس میں اولاً تلاوت کلام پاک سے جناب قاری یوسف مرزا جشن کا آغاز کریں گے۔ جشن کی صدارت عالیجناب مولانا سید شوذب کاظم جرولی صاحب کریں گے۔ امسال بھی تنظیم جعفری کے اس جشن مقاصدہ میں افتتاحی تقریر حجۃ الاسلام مولانا عروج الحسن میثم صاحب تقریر فرمائیں گے۔ جشن مقاصدہ کی نظامت مولانا سید عابث کاظم جرولی صاحب کریں گے۔ اس جشن میں جو شعرائے کرام اپنا کلام پیش کریں گے انکے اسمائے گرامی اس طرح ہیں جناب منظر بھوپالی، چندن فیض آبادی، روشن بناری، زمن سرسوی، فاضل جریلوی، میر ہلال رضوی، بیتاب ہلوری، فرحان بنارسی، بلال کاظمی، عظیم اعظمی، معروف سرسوی، سہیل بستوی، اختر سرسوی، امیر علی امیر حیدر آبادی، دعبل شہیدی، مدثر جونپوری کے علاوہ دبستان لکھنؤ کے مقامی شعرائے کرام جناب جرار اکبرآبادی، اعجاز زیدی، مختار لکھنوی، فدوی نقوی، فرید مصطفی، ہلال نقوی، شکیل اترولوی، حکمت عابدی، عباس علی رسول پوری، سرور دبیری، قنبر نقوی، شموم عارفی، میثم کاظمی، مرزا علی دانش، کوثر رضوی، گلریز نقی، خوشنود مصطفی، نجف اترولوی، میر وحب عباس رضوی، رجا صفی پوری، فیصل کاظمی جرولی، معیار جرولی، اونان علی رضوی، رضوان علی دانش، معجز ظفر شہیدی۔ روضہ کی عمارت کو بجلی کی سجاوٹ سے دلکش انداز میں سجایا گیا ہے۔ کاظمین واطراف وجوانب میں دور و یا استقبالیہ گیٹ منصور نگر سے کاظمین تک سجائے گئے ہیں۔

آر ڈی ایس او نے افسران کے لیے سالانہ فلاح و بہبود کے چیک اپ کیمپ کا انعقاد کیا

آر ڈی ایس او ہاسپٹل میں آر ڈی ایس او افسران کے لیے سالانہ ویلنس چیک اپ کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ اس ہیلتھ کیمپ کا بنیادی مقصد افسران کی مجموعی صحت کی جانچ کرنا اور انہیں مناسب مشاورت فراہم کرنا تھا۔ اس دوران بلڈ پریشر، شوگر، امراض قلب، آنکھوں کے ٹیسٹ اور دیگر صحت عامہ کے ٹیسٹ کیے گئے۔ کیمپ میں 15 افسران نے حصہ لیا اور اپنی صحت کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ کیمپ کی قیادت کرتے ہوئے پرنسپل چیف میڈیکل آفیسر ڈاکٹر کمل کشور نے کہا کہ وقتاً فوقتاً ایسے کیمپوں کا انعقاد کیا جانا چاہئے تاکہ افسران اپنی صحت کے بارے میں آگاہ رہیں اور ضروری طبی امداد بروقت حاصل کر سکیں۔ انہوں نے اس کامیاب تقریب پر تمام ڈاکٹروں اور ہسپتال انتظامیہ کو مبارکباد دی۔ یہ سالانہ ویلنس چیک اپ کیمپ RDSO افسران کی صحت کو ترجیح دینے اور ان کے لیے بہتر زندگی گزارنے کی جانب ایک اہم قدم ہے۔

عمران پرتاپ گڑھی نے اتر پردیش کے اقلیتی محکمہ کی ریاستی ایگزیکٹو کو فوری اثر سے تحلیل کر دیا۔

نئی دہلی! آل انڈیا اقلیتی محکمہ کے قومی صدر اور راجیہ سبھا کے رکن پارلیمنٹ عمران پرتاپ گڑھی نے اتر پردیش کے اقلیتی محکمہ کی ریاستی ایگزیکٹو کو فوری اثر سے تحلیل کر دیا ہے۔ واضح رہے کہ کانگریسی لیڈر عمران پرتاپ گڑھی راجیہ سبھا کے رکن ہونے کے ساتھ ساتھ کانگریس اقلیتی محاذ کے قومی صدر بھی ہیں اور عمران پرتاپ گڑھی کی قیادت میں اقلیتی ڈپارٹمنٹ نے تیزی سے نئی بلندیوں کو چھو لیا ہے اور ملک بھر میں اقلیتی ڈپارٹمنٹ کی حمایت میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ اتر پردیش کے اقلیتی محکمہ کے کنیوینروں کو اس کے حکم سے ریاست، ضلع اور شہر کے ایگزیکٹوز کو بھی تحلیل کر دیا گیا ہے۔ غور طلب ہے کہ ایم پی عمران پرتاپ گڑھی نے اتر پردیش کی انچارج روبی خان سے کہا ہے کہ وہ جلد از جلد ایک نئی ایگزیکٹو تشکیل دیں اور نئی کمیٹی میں سرگرم کارکنوں، خواتین، نوجوانوں کو جگہ دیں تاکہ اتر پردیش میں بھی محکمے کو مضبوط کیا جا سکے۔

اردو میں دوسری زبانوں سے کہیں بہتر اور مؤثر شاعری ہو رہی ہے: احمد ابراہیم علوی کا

لکھنؤ 16 فروری۔ 3 ماہ کے توقف بعد شام پیس فاؤنڈیشن اور مسرور ایجوکیشنل سوسائٹی نے پھر مشاعرے کی میز سجائی۔ نظامت رضوان احمد فاروقی نے کی۔ سرپرستی محمد فاروق جاذب نے۔ اور صدارت کے منصب کو وقار بخشا ممتاز صحافی احمد ابراہیم علوی نے۔ انہوں نے شعراء کے اشعار سن کر یہ نتیجہ اخذ کیا کہ آج کی شاعری میں منطق، فلسفہ، حقیقت، زندگی، نفسیات و سماجیات، سبھی کچھ ہے۔ پھر کیوں نہ اس شاعری کو زندگی کی حقیقتوں سے معمور سمجھا اور کہا جائے۔ بلا مبالغہ ہماری شاعری دوسری زبانوں کی شاعری سے بہتر اور مؤثر ہے۔ مہمان اعزازی کی حیثیت سے عابد نظر نے شرکت کی اور مہمان خصوصی کے طور پر ڈاکٹر سنجے مصرا شوق و رحمت لکھنوی شریک مشاعرہ رہے۔ بذریعہ وہاٹسیپ اشعر علیگ اور سہیل کا کوروی کا کلام دستیاب ہوا۔ آغاز جواں سال شاعر ساحر ملیح آبادی نے نعت مبارک سے کیا۔ منتخب کلام درج ذیل ہے؛

ادھر اس کی محبت تھی ادھر میری ضرورت تھی
نکل پایا نہ جس کا کوئی حل اول سے آخر تک
جاذب لکھنوی

کتاب مفلسی کو غور سے پڑھتے نہیں ہیں جو
جھلس جاتی ہے ان کی زندگی اول سے آخر تک
ڈاکٹر سنجے مصرا شوق

اسی کی حکمتوں سے ہیں مزین نقش عالم کے
وہی ارض و سماء کا رازداں اول سے آخر تک
رفعت شیدا صدیقی

روش بدلی سکون دل کی خاطر بارہا میں نے
مگر آیا نہیں مجھ کو قرار اول سے آخر تک
رحمت لکھنوی

خودی کا حل کیا ہے فلسفہ اول سے آخر تک
چنا اقبال ہی کا راستہ اول سے آخر تک
ڈاکٹر زبیر انصاری

کتاب دہر کے اوراق پر اول سے آخر تک
ہمیں ہم آئیں گے ہر سو نظر اول سے آخر تک
نصیر احمد نصیر

محبت کے لئے لازم ہے ایثار و وفاداری
پڑھو الفت کا دستور العمل اول سے آخر تک
سید ضیا تقوی

غزل دام لب و رخسار سے باہر ہوئی لیکن
تغزل ہی غزل کا جز رہا اول سے آخر تک
عرفان بارہ بنکوی

جو ہیں اعمال اس کا تجزیہ کرنا ضروری ہے
کبھی تو غور فرمائیں جناب اول سے آخر تک
عمر سندیلوی

یہ دنیا اہل دنیا کے لئے اک قید خانہ ہے
یہاں محسوس ہوتی ہے گھٹن اول سے آخر تک
معید رہبر

ہمیں معلوم ہے کیا زندگی کا کرب ہوتا ہے
غموں کے ہم نے جھیلے ہیں عذاب اول سے آخر تک
ڈاکٹر منصور حسن خاں

یہ مت پوچھو کہ دربار نبی کے لوگ کیسے تھے
سبھی تھے آفتاب و ماہتاب اول سے آخر تک
ساحر ملیح آبادی

مذکورہ شعراء کے علاوہ احتشام حسین، علیمہ منصور، فیضان خان، وغیرہ نے شرکت کی۔

لکھنؤ-چھپرا اور سیتاپور-بڑھول روٹ کوچ سے ہوگا لیس، مسافروں کو ملے گی بہتر سہولت

لکھنؤ:16 فروری (پی این ایس) اتر پردیش سے ٹرین کے محفوظ سفر کا فائدہ مسافروں کو ملے گا۔ یہ ڈھال، جو ٹرینوں کے درمیان ٹکراؤ کو روکنے میں کارگر ثابت ہوگی، لکھنؤ-چھپرا اور سیتاپور-بڑھول ریل روٹس پر نصب کرنے کی منظوری دی گئی ہے۔ ٹینڈر کے ساتھ دیگر رسمی کارروائیاں بھی تقریباً مکمل ہو چکی ہیں۔ اب جلد ہی دونوں راستوں پر کوچ کی تنصیب شروع کر دی جائے گی۔ لکھنؤ سے چھپرا براستہ گورکھپور تک 425 کلومیٹر طویل مین ریلوے لائن پر کور بچھانے کی رسمی کارروائیاں آخری مراحل میں ہیں۔ سی پی آر او پنکج کمار سنگھ نے کہا کہ دونوں لائنوں کو آرمر سے لیس کیا جائے گا۔ اس سسٹم کی تنصیب سے ایک سیکشن میں ایک ہی ریلوے لائن پر دو ٹرینیں آنے پر بھی کوئی تصادم نہیں ہوگا۔ ٹرینیں سٹاپ سے 500 میٹر پہلے خود بخود رک جائیں گی۔ اس سے حادثے کا خطرہ ٹل جائے گا۔ اس سے مسافروں کو محفوظ سفر کا فائدہ ملے گا۔ GPS پر مبنی شیلڈ ٹرین کے انجنوں میں نصب فوگ سیف ڈیوائس کی طرح کام کرے گی۔ یہ لوکو پائلٹس کی سرگرمیوں پر بھی نظر رکھے گی۔ کسی سیکشن میں کسی غلطی یا دوسری ٹرین کے آنے کی صورت میں یہ آڈیو اور ویڈیو کے ذریعے لوکو پائلٹس کو آگاہ کرے گا۔ اگر لوکو پائلٹس کی طرف سے کوئی جواب نہیں آتا ہے تو چلتی ٹرین پر خودکار بریک لگائی جائیں گی۔ ریلوے ٹریک مین اور گینگ مین اب پٹریوں پر محفوظ طریقے سے کام کر سکیں گے۔ اس کے لیے ان ملازمین کو ایک سیفٹی ڈیوائس دی جائے گی، جو کسی بھی ٹرین کے ٹریک پر آنے سے پہلے معلومات دے گا۔ پہلے مرحلے میں شمال مشرقی ریلوے کے چھپرا-گورکھپور-گونڈا روٹ کے ملازمین کو یہ آلہ ملے گا۔ اگلے مرحلے میں گونڈا-لکھنؤ-سیتا پور روٹ کے ملازمین کو ڈیوائس سے لیس کیا جائے گا۔

جتن سے شادی کرنا چاہتی تھی نیلم، خودکشی کرنے والے سندیپ کے بھائی کا بڑا انکشاف

مراد آباد:16 فروری (پی این ایس) اسکول وین ڈرائیور سندیپ کمار کی خودکشی کیس میں نیا موڑ آیا ہے۔ یہ بات سامنے آئی ہے کہ سندیپ کی بیوی اس پر طلاق دینے کے لیے دباؤ ڈال رہی تھی۔ یہ الزام متوفی سندیپ کے بھائی منیش نے لگائے ہیں۔ اپنی بیوی اور سسرال والوں پر ہراسانی کا الزام لگاتے ہوئے خودکشی کرنے والے سندیپ کے بھائی منیش نے بتایا کہ بہنوئی نیلم جتن نامی نوجوان سے شادی کرنا چاہتی تھی۔ منیش کی شکایت پر پولیس نے نیلم سمیت چھ لوگوں کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے۔ ککھر تھانہ علاقہ کے شیوپوری امبیڈکر نگر کے رہنے والے اسکول وین ڈرائیور سندیپ کمار (39) نے پھانسی لگا کر خودکشی کر لی۔ خودکشی کرنے سے پہلے اس نے ایک ویڈیو بنائی تھی جس میں اس نے اپنے درد کا اظہار کرتے ہوئے اپنی بیوی اور سسرال والوں پر ہراساں کرنے کا الزام لگایا تھا۔ سندیپ کے بھائی منیش نے پولیس کو اپنی شکایت میں بتایا کہ اس کے بھائی سندیپ کی شادی 15 سال قبل مندھا پانڈے کے ویرپور کی رہنے والی نیلم سے ہوئی تھی۔ نیلم جتن نامی نوجوان سے گپ شپ کرتی تھی۔ وہ سندیپ کو چھوڑ کر جتن سے شادی کرنا چاہتی تھی۔ اس لیے سندیپ کو اس کے چچا راکی اور بوا گیتا کے گھر بلایا گیا اور اس کی پٹائی کی گئی اور ان کی توہین کی گئی۔ اس کے بعد ہی گھر واپس آتے ہی سندیپ نے پھانسی لگا کر خودکشی کر لی۔ ایس پی سٹی کمار رنوجے سنگھ نے بتایا کہ شکایت کی بنیاد پر متوفی کی بیوی نیلم، جتن، راکی، گیتا، بہن گڑیا اور سسر پپو کے خلاف بدھ کی رات اسکول وین ڈرائیور سندیپ کمار (39) نے شیو پوری امبیڈکر ایم ناگر تھانہ کے تحت پھانسی لگا کر خودکشی کر لی ہے۔ خودکشی کرنے سے پہلے اس نے ایک ویڈیو بنائی جس میں سندیپ نے اپنا درد ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ وہ کسی کا دل نہیں جیت سکتا۔ ویڈیو میں اس نے اپنی بیوی اور اس کے والدین پر ہراساں کرنے اور ان کی توہین کرنے کے سنگین الزامات بھی لگائے۔ پولیس اور فرانزک ٹیم نے تفتیش کے بعد موبائل اپنے قبضے میں لے لیا۔ متوفی سندیپ کمار کے چھوٹے بھائی منیش کمار نے پولیس کو بتایا کہ سندیپ اسکول وین ڈرائیور تھا۔

یوتھ ہاسٹل کی شانِ اودھ اکائی کی سلور جبلی کے موقع پر اعزازی تقریب اور تصاویر کی نمائش کا انعقاد

ڈاکٹر انل رستوگی کو ملا "یوتھ ہاسٹلس رتن" ایوارڈ

لکھنؤ، آج "یوتھ ہاسٹلس ایسوسیئیشن آف انڈیا" کی صوبائی شاخ اتر پردیش کی "شانِ اودھ" اکائی کا راجیہ للت کلا اکاڈمی اتر پردیش میں اپنی سلور جبلی کے موقع پر "شانِ اودھ" نام سے تصاویر کی نمائش اور اعزازی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ اودھ کی وراثت پر تبسم فاطمہ پن سے بنائی گئی اکتالیس (۴۱) پینٹنگ اور مصدق رضا کمی کے چالیس فوٹو گرافس کی نمائش لگی۔ نمائش کا افتتاح مہمان خصوصی سکریٹری محکمہ معاشیات اتر پردیش کے شاہد منظر عباس رضوی اور مہمان اعزازی راجیہ للت کلا اکاڈمی کی ڈائرکٹر ڈاکٹر شردھا شکلا، ڈاکٹر انل رستوگی وائس۔ این۔ لعل نے کیا۔ اس موقع پر "یوتھ ہاسٹلس رتن" ایوارڈ ڈاکٹر انل رستوگی کو بین الاقوامی سطح پر اداکاری کے میدان میں اودھ کی پہچان بنانے لیے دیا گیا۔ اس کے علاوہ الگ الگ میدانوں میں کام کرنے کے لیے "یوتھ ہاسٹلس اودھ گورو" ایوارڈ آٹھ اہم شخصیات ڈاکٹر امت سکسینہ، شریمتی راگنی شریواستو، شری آشتوش اگروال، محمد خلیل خان، ڈاکٹر اودھیش دویدی، مصدق رضا کمی، تبسم فاطمہ و منوج کمار شریواستو کو ایوارڈ سے نوازا گیا۔ اس کے ساتھ ہی پچیس سالوں اکائی کو باضابطہ طریقے سے چلانے والے ممبران میں بیس (۲۰) شخصیات راجیش کمار ورما، گوپیندر کمار ورما، وی، پی شریواستو، چندر بھوشن اگروال، وائی۔ پی۔ ایس۔ بھلا، راجیش کمار ترپ ویدی، محمد طارق علی، گرودیپ سنگھ اروڑا، نیرج اگروال، شری محمد اویس، راجیو راوت، ارون کمار مشرا، گریش تیواری، رنجیتا سکسینہ، پرانو شریواستو، منیش شریواستو، امیہ شریواستو، نہرو یادو، کنھیاجی دیکشت، انجلی ٹھاکر، راجیو گوئل کو اعزاز سے نوازا گیا۔ اس موقع پر للت کلا اکاڈمی کے تعاون سے دو روزہ مفت ہیلتھ کیمپ بھی لگایا گیا، جس میں بی۔پی۔، شگر، فیزیو تھیریپی کی سہولیت فراہم کی گئی۔ دل امراض کے ڈاکٹر بھی موجود رہے، جنھوں نے ہارٹ اٹیک سے بچنے کے طریقے بتائے۔ ہیلتھ کیمپ میں میکس ہاسپٹل، خوشی فاؤنڈیشن و واگھا ہاسپٹل کے ڈاکٹر موجود تھے۔ اکائی کے سکریٹری پنکج شریواستو نے "یوتھ ہاسٹلس کے پروگرام کی جانکاری دی، انھوں نے بتایا کہ "یوتھ ہاسٹلس" ٹریکنگ پورے سال چلا کرتی ہے جو کہ بہت ہی کم فیس پر ہوتی ہے۔ آگے انھوں نے بتایا کہ "یوتھ ہاسٹلس ایسوسیئیشن آف انڈیا" تنظیم ٹریکنگ، سیاحتا ایک دوسرے کی ثقافت سے روشناس کرانے کی خدمات انجام دیتی ہے، جس میں تنظیم کے تعاون میں ملک کی صوبائی شاخیں اور شہری اکائیاں لگی رہتی ہیں تاکہ ملک کی ثقافت سے ہر شہری کو جوڑا جا سکے اور ملک کا ہر شہری تمام سیاحی مقامات سے لطف لے سکے۔ پروگرام کی نظامت اکائی کے چیئرمین ایس۔ این۔ لعل نے کی اور آخر میں سبھی کا شکریہ ادا کیا۔

دہلی حادثے سے سبق نہ سیکھا تو یہاں بھی ہو سکتا ہے بڑا حادثہ، پریاگ راج جانے کے لیے زبردست بھیڑ

لکھنو :16 فروری (پی این ایس) یوپی کے پریاگ راج میں جاری مہا کمبھ میں اسنان کے جانے والوں کی بھیڑ کم نہیں ہو رہی ہے۔ نئی دہلی ریلوے اسٹیشن پر مسافروں کی بڑی بھیڑ کی وجہ سے بھگدڑ مچ گئی جو پریاگ راج جانے والی ٹرین پکڑنے کے لیے جمع ہوئے تھے۔ جس کے نتیجے میں 18 افراد ہلاک ہوئے۔ ہفتہ کی رات 10 بجے کے قریب ہونے والی بھگدڑ میں 20 سے زیادہ افراد کے زخمی ہونے کی اطلاع ہے اور انہیں اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ اگر لکھنؤ کے چار باغ ریلوے اسٹیشن کی بات کریں تو ہفتہ کی شام 5:15 بجے تک یہ مسافروں سے کھچا کھچ بھر چکا تھا۔ سب کی نظریں ٹریک پر جمی ہوئی تھیں۔ دور سے گنگا گومتی ایکسپریس کو آتے دیکھ کر بھیڑ میں ہنگامہ مچ گیا۔ جیسے ہی ٹرین رکی لوگ بوگیوں میں سوار ہونے کے لیے دوڑ پڑے۔ پچھلے دو دنوں سے لکھنؤ سے مہا کمبھ جانے والے لوگوں کی تعداد کم دیکھی گئی۔ لیکن، ہفتہ کو ایک بار پھر عقیدت مندوں کی بھیڑ دیکھی گئی۔ اس صورتحال سے نمٹنے میں جی آر پی اور آر پی ایف کے جوان دم بخود تھے۔ بریلی پریاگ راج ایکسپریس سمیت پریاگ راج جانے والی ہر ٹرین بھری ہوئی تھیں۔ کھڑکیوں سے بھی کوچوں میں داخل ہونے کی لڑائی ہوئی۔ ہر سیٹ کے لیے لوگ جدوجہد کرتے نظر آئے۔ گنگا گومتی ایکسپریس کی صورتحال ایسی تھی کہ خواتین اور معذور کوچ ہی نہیں بلکہ گارڈ کی کوچ تک مسافروں کا قبضہ تھا۔ ایسے میں گارڈ نے جی آر پی اور آر پی ایف اہلکاروں کو بلایا اور کوچ کو خالی کروایا، خواتین کوچ کی حالت ایسی تھی کہ خواتین باہر اور مرد اندر تھے۔ ہجوم کو دیکھ کر خواتین اندر جانے کی ہمت نہ کر سکیں۔ موقع پر پہنچے سپاہیوں نے کچھ خواتین کو سیٹوں پر بٹھایا۔ معذور کوچ کا بھی یہی حال تھا۔ لکھنؤ سے پریاگ راج جانے کے لیے ٹرانسپورٹ کا واحد ذریعہ بسیں ہیں۔ مسافروں کی سہولت کے لیے روڈویز نے 185 اضافی بسوں کا انتظام کیا تھا۔ ایسے میں جن لوگوں کو ٹرینوں میں سیٹیں نہیں ملی وہ عالم باغ ٹرمنل سے بسوں کے ذریعے پریاگ راج چلے گئے۔ اس دوران بس اسٹینڈ پر لڑائی کی کوئی صورت نظر نہیں آئی۔ مہا کمبھ جانے والی ریگولر ٹرینوں میں طویل انتظار ہے۔ دوسری جانب سپیشل ٹرینوں کی بکنگ کھلتے ہی بھر گئی۔ ہفتہ کو چھ اسپیشل ٹرینیں پریاگ راج کے لیے روانہ ہوئیں۔ ان میں مسافروں کو سلیپر سے اے سی بوگیوں تک کنفرم ٹکٹ نہیں مل سکے۔ مہا کمبھ میں نہانے کے لیے لکھنؤ سے جانے والے لوگوں کی بڑی تعداد کی سہولت کے لیے، شمالی ریلوے انتظامیہ نے کمبھ کی چھ اسپیشل ٹرینیں چلائیں۔ لیکن، ان میں بھی سیٹوں کے لیے لڑائی ہوئی، دوسری طرف، تروینی ایکسپریس ہفتہ کو منسوخ رہی۔ بریلی - پریاگ راج ایکسپریس میں سلیپر میں 200، تھرڈ اے سی میں 63 اور سیکنڈ اے سی میں 31 ویٹنگ لسٹ رہے ہیں۔ نوچندی ایکسپریس کے سلیپر میں 48، تھرڈ، سیکنڈ اور فرسٹ اے سی میں بالترتیب 32، 12، 18 ویٹنگ لسٹ ہیں۔

دبئی کی ابوظہبی جیل میں بند باندہ کی شہزادی کو پھانسی دینے کی قیاس آرائیاں ایک بار پھر تیز

باندہ:16 فروری (پی این ایس) دبئی کی ابوظہبی جیل میں بند باندہ کی شہزادی کو پھانسی دینے کی قیاس آرائیاں ایک بار پھر تیز ہو گئی ہیں۔ باپ کی بات مانی جائے تو اسے کسی بھی وقت پھانسی دی جا سکتی ہے۔ جمعہ کی رات انہیں جنرل بیرک سے ہٹا کر دوسری بیرک میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ والد شبیر نے بتایا کہ جمعہ کی رات 12 بجے دبئی کی ابوظہبی جیل سے شہزادی کا فون آیا اور بیٹی رونے لگی۔ انہوں نے بتایا کہ کچھ افسران یہاں آئے اور کہا کہ تمہارا وقت ختم ہو گیا ہے۔ آپ اپنے خاندان یا رشتہ داروں سے آخری بار فون پر بات کر سکتے ہیں۔ اس کے بعد آپ کو عام بیرک سے دوسری بیرک میں لے جایا جائے گا اور صبح پھانسی دی جائے گی۔ بیٹی کی یہ بات سن کر باپ کے ہاتھ سے فون گر گیا اور جب ماں نے اٹھایا تو شہزادی نے روتے ہوئے کہا ماں میں اب میں جا رہی ہوں آپ سب اپنا خیال رکھنا۔ واضح ہو کہ متوندھ تھانہ علاقہ کے گویرہ مگلی کی رہنے والی شہزادی (30) آگ لگنے سے معذور ہو گئی تھی۔ فیس بک کے ذریعے دوستی کرنے کے بعد آگرہ کا رہائشی عزیر اسے نومبر 2021 میں علاج کرانے کے نام پر آگرہ لے گیا۔ والد نے الزام لگایا کہ عزیر نے اس کا ویزا بنوایا اور پھر اسے لالچ دے کر آگرہ کے جوڑے فیض احمد اور نادیہ کے پاس دبئی بھیج دیا۔ وہاں فیض نے بیٹی کو قتل میں پھنسا دیا۔ وہاں کی عدالت نے اسے مجرم قرار دیتے ہوئے موت کی سزا سنائی۔ سوشل میڈیا پر وائرل ہونے والی ویڈیو میں بندیل کھنڈ انصاف سینا کے قومی صدر اے ایس نعمانی نے کہا کہ اگر باندہ کی شہزادی کو دبئی میں پھانسی دی گئی تو دنیا میں ہندوستان کی ساکھ خراب ہو جائے گی۔ مرکز کی مودی سرکار بھارت کی ایک معصوم بیٹی کی جان نہیں بچا سکی۔

دوست ہوتا نہیں ہر ہاتھ ملانے والا

رشیدالدین

جنت اور جہنم کے بارے میں دینیات میں پڑھایا جاتا ہے۔ جنت کے دربان رضوان اور جہنم کے داروغہ مالک نامی فرشتے ہیں۔ مسلمانوں کو جہنم سے زیادہ جنت کے دربان کا نام یاد ہے۔ ظاہر ہے کہ ہر کسی کی خواہش جنت میں داخلہ کی ہوتی ہے لہذا ہر کوئی رضوان نامی فرشتہ سے دوستی کرنا چاہے گا۔ جس مقام کو جانا نہیں ہے تو پھر اس کے داروغہ کا نام بھی کیوں یاد رکھیں گے۔ دنیا میں شائد ہی کسی نے جنت اور جہنم کے داروغہ ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ خدائی کے کئی جھوٹے دعویدار پیدا ہوئے اور ان باطل خداؤں کا انجام بھی دنیا نے دیکھا لیکن جنت اور جہنم کے کیرٹیکر ہونے پر کسی نے دعویداری پیش نہیں کی۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی صورت میں جہنم کا نیا داروغہ پیدا ہوچکا ہے۔ ٹرمپ کو کس نے اور کب جہنم کا داروغہ مقرر کیا یہ بحث کا موضوع ہے لیکن ٹرمپ نے جنت کو چھوڑ کر جہنم کے دروازوں پر اپنے کنٹرول کا دعویٰ کرتے ہوئے دنیا کو حیرت زدہ کردیا۔ ماہرین نفسیات کے مطابق انسان اپنی فطرت کے مطابق پسند اور ناپسند کا انتخاب کرتا ہے۔ ٹرمپ نے جہنم کا انتخاب کرتے ہوئے اپنی شخصیت کو بے نقاب کردیا ہے۔ اصل موضوع کی طرف چلیں تو گزشتہ دنوں ٹرمپ کا بیان دنیا بھر میں خوب وائرل ہوا جس میں انہوں نے دھمکی دی کہ اگر حماس مقررہ مہلت میں اسرائیلی قیدیوں کو رہا نہ کرے تو "حماس پر جہنم کے دروازے کھول دوں گا"۔ ظاہر ہے کہ دروازے کھولنے کی بات تو صرف داروغہ ہی کرسکتا ہے۔ صیہونی طاقت کے آگے گھٹنے ٹیکنے کے بجائے مزاحمت کے ذریعہ جام شہادت نوش کرنے والے مجاہدین کے جانباز ورثاء کو ٹرمپ جہنم کی دھمکی دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جن کے مقدر میں جنت لکھ دی ہے، انہیں یہ نادان جہنم سے ڈرانا چاہتے ہیں۔ ٹرمپ دھمکی کے طور پر سنگین نتائج کی بات کرسکتے تھے لیکن جہنم کا ذکر کرتے ہوئے فلسطینیوں کے خلاف اپنے ناپاک عزائم کو آشکار کردیا ہے۔ حیدرآبادی کہاوت کے مطابق اقتدار کو "جمعہ جمعہ آٹھ دن نہیں ہوئے" کہ مسلمانوں کو دھمکیاں دی جانے لگیں۔ جہنم کے داروغہ سے واشنگٹن میں ہندوستان کے "چوکیدار" نریندر مودی کی ملاقات ہوئی۔ ہوسکتا ہے کہ ٹرمپ نے نریندر مودی کے چوکیدار کے دعوئی سے متاثر ہوکر جہنم کے دروازے کھول دینے کی بات کہی ہو۔ داروغہ اور چوکیدار دونوں کی ڈیوٹی میں یکسانیت ہوتی ہے اور یہ محض اتفاق ہے کہ دونوں کی خصوصیات اور صفات میں بھی یکسانیت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صدارت پر فائز ہوتے ہی اپنے ڈیئر فرینڈ سے ملنے کیلئے مودی امریکہ پہنچ گئے۔ امریکہ پہنچ کر ٹرمپ کو مبارکباد دینے والے نریندر مودی چوتھے عالمی رہنما ہیں۔ اسرائیل اور جاپان کے وزرائے اعظم اور شاہ اردن کے بعد نریندر مودی نے ٹرمپ کے دربار میں حاضری دی۔ ٹرمپ کی پہلی میعاد میں مودی سے گہری دوستی رہی لیکن دوسری مرتبہ صدارت پر فائز ہوتے ہی ہندوستانیوں کے دشمن ہوگئے۔ ہندوستانیوں پر امریکہ میں عرصہ حیات تنگ کرتے ہوئے وطن واپسی کی مہم شروع کی گئی۔ ہزاروں ہندوستانی خود کو غیر محفوظ تصور کررہے ہیں اور ان کے سروں پر ملک بدری کی تلوار لٹک رہی ہے۔ اقتدار ملتے ہی ٹرمپ نے ہندوستانیوں کے ساتھ جو غیر انسانی سلوک کیا، اس پر مودی اپنے دوست سے احتجاج تک نہیں کرسکے۔ ہندوستانیوں کو ہاتھوں میں ہتھکڑیاں اور پیروں میں بیڑیاں ڈال کر دہشت گردوں کی طرح محض ایک چیر پر بٹھا کر 12 تا 15 گھنٹوں کا سفر طئے کیا گیا۔ سیویلین ایر کرافٹ کے بجائے جنگی طیارہ میں بھیڑ بکریوں کی طرح بھر کر ہندوستان منتقل کیا گیا۔ حد تو یہ ہوگئی کہ طویل سفر کے دوران بھی ہتھکڑیاں اور بیڑیاں کھولی نہیں گئیں۔ آخر ہندوستانیوں کا جرم کیا تھا کہ ان کے ساتھ انسانیت سوز سلوک کیا گیا؟ دیگر ممالک کے شہریوں کی طرح ہندوستانی بھی روزی روٹی کی تلاش میں امریکہ پہنچے تھے اور ویزا کی مدت گزرنے کے باوجود مقیم تھے جو غیر قانونی قیام کے زمرہ میں آتا ہے۔ انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے وقت ٹرمپ کو اپنے "ڈیئر فرینڈ" کا خیال نہیں آیا۔ ٹرمپ نے "اب کی بار ٹرمپ سرکار" نعرہ کا بھی کوئی پاس ولحاظ نہیں رکھا۔ یوں تو امریکہ میں اور بھی ممالک کے شہری غیر قانونی طور پر مقیم ہیں لیکن ہندوستانیوں کو سب سے پہلے نشانہ بناتے ہوئے ٹرمپ نے اپنے جگری دوست کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ افسوس تو اس بات پر ہے کہ خود کو "وشوا گرو" کہنے والے ملک نے لفظی طور پر احتجاج تک نہیں کیا۔ نریندر مودی اور ان کی ٹیم نے ہندوستانیوں کی بے عزتی کو برداشت کرلیا۔ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ سفارتی اصولوں کے مطابق امریکی سفیر کو وزارت خارجہ میں طلب کرتے ہوئے احتجاجی نوٹ حوالے کیا جاتا۔ ٹرمپ سے ملاقات کے دوران نریندر مودی نے اپنے دوست گوتم اڈانی کا دفاع کیا جن کے خلاف امریکہ میں دھوکہ دہی کے مقدمات ہیں جبکہ بے قصور ہندوستانیوں کی تائید کرنے کے بجائے ٹرمپ کے موقف کو درست قرار دیا۔ غیر قانونی شہریوں کی واپسی سے انکار نہیں کیا جاسکتا لیکن مودی کو چاہئے تھا کہ وہ غیر انسانی طریقہ کار کے خلاف ٹرمپ کو پابند کرتے۔ نریندر مودی نے رسمی طور پر تجارتی اور دفاع کے شعبہ میں تعاون کی بات کی، حالانکہ وہ ہندوستانیوں کے ساتھ غیر انسانی سلوک کے پس منظر میں امریکہ روانہ ہوئے تھے۔ ہندوستانیوں کو امید تھی کہ وہ ملک کی توہین پر آواز اٹھائیں گے لیکن مودی نے گوتم اڈانی کا دفاع کرتے ہوئے اپنے دیرینہ دوست کو بچانے کی کوشش کی ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ٹرمپ سے ملاقات کے بعد ہندوستانیوں کے ساتھ غیر انسانی سلوک بند ہوگا؟

ٹرمپ اور مودی......جہنم کا داروغہ اور ملک کا چوکیدار
پارلیمنٹ میں وقف ترمیمی بل......شریعت پر ایک اور حملہ

> ٹرمپ اور مودی میں کئی خصوصیات یکساں ہیں اور دونوں غرور اور تکبر کی آخری علامت بن چکے ہیں۔ دونوں اپنے اپنے ممالک میں من مانی فیصلوں کے لئے مشہور ہیں اور انہیں عوام کے جذبات واحساسات کی کوئی پرواہ نہیں۔ ٹرمپ کو صرف اسرائیل کی فکر ہے اور غزہ پر ناجائزہ قبضہ کا خواب دیکھ رہے ہیں۔ مسلم دنیا پر مظالم ڈھانے والے امریکہ کو یوکرین میں جنگ بندی کی فکر ہے اور وہ اپنے کٹر حریف ولادیمیر پوٹن سے ملاقات کے لئے تیار ہیں۔ جتنی دلچسپی یوکرین کی جنگ روکنے کی ہے، کاش اتنی دلچسپی فلسطینیوں پر اسرائیلی مظالم کو روکنے کی ہوتی۔ شائد یہی وجہ ہے کہ انتہائی کم عرصہ میں امریکہ میں ٹرمپ کے خلاف رائے عامہ ہموار ہونے لگی ہے۔

ٹرمپ اور مودی میں کئی خصوصیات یکساں ہیں اور دونوں غرور اور تکبر کی آخری علامت بن چکے ہیں۔ دونوں اپنے اپنے ممالک میں من مانی فیصلوں کے لئے مشہور ہیں اور انہیں عوام کے جذبات واحساسات کی کوئی پرواہ نہیں۔ ٹرمپ کو صرف اسرائیل کی فکر ہے اور غزہ پر ناجائزہ قبضہ کا خواب دیکھ رہے ہیں۔ مسلم دنیا پر مظالم ڈھانے والے امریکہ کو یوکرین میں جنگ بندی کی فکر ہے اور وہ اپنے کٹر حریف ولادیمیر پوٹن سے ملاقات کے لئے تیار ہیں۔ جتنی دلچسپی یوکرین کی جنگ روکنے کی ہے، کاش اتنی دلچسپی فلسطینیوں پر اسرائیلی مظالم کو روکنے کی ہوتی۔ شائد یہی وجہ ہے کہ انتہائی کم عرصہ میں امریکہ میں ٹرمپ کے خلاف رائے عامہ ہموار ہونے لگی ہے۔ دوسری طرف نریندر مودی کو منی پور میں شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ مئی 2023 سے منی پور میں تشدد کا آغاز ہوا اور سرکاری اعداد وشمار کے مطابق 250 سے زائد ہلاکتیں ہوئیں اور ہزاروں خاندان بے گھر ہوئے۔ نریندر مودی کو منی پور کا دورہ کرنے کا خیال کبھی نہیں آیا اور وزیر اعظم کی حیثیت سے انہوں نے منی پور کے حالات پر کوئی تبصرہ نہیں کیا تھا۔ حالات جب بے قابو ہوگئے، اس وقت چیف منسٹر بیرین سنگھ کے استعفیٰ کا ڈرامہ کرتے ہوئے صدر راج نافذ کردیا گیا۔ منی پور میں صدر راج کا نفاذ دراصل مودی حکومت کی ناکامی ہے۔ نریندر مودی کی من مانی کا تازہ مظاہرہ پارلیمنٹ میں وقف ترمیمی بل 2024 کی پیشکشی ہے۔ مشترکہ پارلیمانی کمیٹی کی رپورٹ کو دونوں ایوانوں میں پیش کرتے ہوئے مودی حکومت نے واضح کردیا ہے کہ وقف ترمیمی بل کی منظوری محض ایک رسمی کارروائی کے طور پر باقی رہ چکی ہے۔ ملک بھر میں مشترکہ پارلیمانی کمیٹی کے دورہ کے موقع پر مسلمانوں کی جانب سے وقف ترمیمی بل کی مخالفت کی گئی لیکن رپورٹ کی تیاری میں مسلمانوں کی رائے کو نظرانداز کردیا گیا۔ گزشتہ دس برسوں میں نریندر مودی کے انداز کارکردگی کا جائزہ لیں تو وقف ترمیمی بل کی منظوری یقینی دکھائی دے رہی ہے۔ مودی نے جو چاہا پارلیمنٹ میں وہی کچھ ہوا۔ مسلمانوں اور شریعت کے خلاف کئی قانون وضع کئے گئے لیکن مسلمانوں کا احتجاج نقار خانہ میں طوطی کی آواز بن کر رہ گیا۔ جب کبھی کوئی مخالف مسلم قانون پیش کیا جاتا ہے تو مسلمانوں کی تنظیمیں اور جماعتیں سخت احتجاج کی دھمکی دیتی ہے لیکن یہ دھمکیاں کبھی بھی عملی احتجاج میں تبدیل ہوتی دکھائی نہیں دیں جس کے نتیجہ میں نریندر مودی کے حوصلے پست نہیں ہوسکے۔ وقف ترمیمی بل 2024 دراصل شریعت پر حملہ ہے کیونکہ اس قانون کے ذریعہ مسلمانوں کو اوقافی جائیدادوں سے محروم کردیا جائے گا۔ وقف کا آغاز دور رسالت میں مدینہ منورہ سے ہوا تھا اور ہندوستان بھر میں مسلمانوں کی بھلائی کے لئے لاکھوں کروڑ کی جائیدادیں وقف کی گئی ہے جن پر اب حکومت کی نظر ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب ہندو مذہبی اداروں میں مسلم ملازمین کو نہیں رکھا جاسکتا تو پھر وقف بورڈ میں غیر مسلم ممبر کس طرح شامل کئے جاسکتے ہیں۔ وقف ترمیمی بل کو منظوری سے روکنے کیلئے اگر مضبوط حکمت عملی تیار نہیں کی گئی تو مودی حکومت کا آئندہ قدم یکساں سیول کوڈ رہے گا۔ مودی کی ٹرمپ سے ملاقات پر احمد فراز کا یہ شعر نذر ہے۔

تم تکلف کو بھی اخلاص سمجھتے ہو فراز ☆ دوست ہوتا نہیں ہر ہاتھ ملانے والا

☆☆☆

عام آدمی پارٹی کی شکست: اپوزیشن کیلئے نیا موقع

اشوک سوین

عام آدمی پارٹی (عاپ) کی شکست نہ صرف اس کے لیے ایک بڑا سیاسی دھچکا ہے بلکہ ہندوستانی جمہوریت اور سیکولرازم کے استحکام کے لیے بھی ایک اہم موقع فراہم کرسکتی ہے۔ دہلی میں 2025 کے انتخابات میں پارٹی کی ناکامی اور بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی غیر متوقع جیت نے کئی اہم سوالات کو جنم دیا ہے۔ یہ شکست اس بات کا عندیہ دیتی ہے کہ عاپ کی سیاسی حکمت عملی، اس کی نظریاتی بے سمتی اور اس کی غیر مستقل مزاجی نے نہ صرف اس کے حامیوں کو مایوس کیا بلکہ اپوزیشن اتحاد کو بھی کمزور کیا۔ اروند کیجریوال نے سیاست میں داخلہ بدعنوانی کے خلاف جنگ اور بہتر طرز حکمرانی کے وعدوں کے ساتھ کیا تھا۔ تاہم، وقت کے ساتھ ساتھ ان کے طرز حکمرانی اور پالیسیوں میں تضاد واضح ہوتا گیا۔ ان کی حکومت پر مختلف الزامات لگے، جن میں کرپشن، موقع پرستی، اور ہندو قوم پرستی کی طرف جھکاؤ شامل تھا۔ یہ تمام عوامل بالآخر عاپ کی سیاسی ساکھ کو نقصان پہنچانے کا سبب بنے۔ 2020 کے دہلی انتخابات میں زبردست کامیابی حاصل کرنے کے بعد کیجریوال نے خود کو قومی سطح پر ایک مضبوط متبادل کے طور پر پیش کرنے کی کوشش کی لیکن ان کی حکمت عملی متضاد رہی۔ انہوں نے بی جے پی کے سخت گیر ہندو قوم پرستانہ بیانیے کا مقابلہ کرنے کے بجائے نرم ہندوتوا کی سیاست اپنانے کی کوشش کی۔ دہلی فسادات کے دوران ان کی خاموشی، رام مندر کے افتتاح کے دوران ان کے سیاسی موقف، اور مذہبی جذبات کو سیاسی فائدے کے لیے استعمال کرنے کی کوشش نے ان کے کئی روایتی حامیوں کو مایوس کیا۔

عاپ کی کمزوری نے اپوزیشن کے لیے ایک نیا موقع فراہم کیا ہے۔ کانگریس کی قیادت میں انڈیا اتحاد ایک مضبوط متبادل کے طور پر ابھر سکتا ہے، بشرطیکہ وہ اپنی اندرونی کمزوریوں کو دور کرے۔ کیجریوال کی حد سے زیادہ ذاتی سیاسی خواہشات نے اپوزیشن کو متحد ہونے سے روکا۔ خاص طور پر گوا، گجرات، اور ہریانہ میں عاپ کے انتخابات میں اترنے سے بی جے پی مخالف ووٹ تقسیم ہوا اور بی جے پی کو فائدہ پہنچا۔ اب جبکہ عاپ کمزور ہوچکی ہے، اپوزیشن کے پاس ایک موقع ہے کہ وہ ایک زیادہ مربوط اور مستحکم حکمت عملی اپنائے۔ دہلی کے ووٹرز نے عاپ کے ابتدائی دور میں فلاحی اسکیموں، مفت بجلی، پانی، اور تعلیم کے وعدوں کو سراہا تھا لیکن جیسے جیسے وقت گزرا، حکومت کی ناکامیوں اور غیر مستقل پالیسیوں نے عوامی اعتماد کو کمزور کر دیا۔ عاپ کی حکومت پر کئی مالی اور بدعنوانی کے اسکینڈلز میں ملوث ہونے کے الزامات لگے، جنہوں نے پارٹی کی شفافیت کے دعووں پر سوالیہ نشان لگا دیا۔

اسی طرح، کیجریوال کا عوام سے جڑنے کا انداز، جو کبھی ان کی کامیابی کی بنیاد تھا، وقت کے ساتھ اپنی تاثیر کھو بیٹھا۔ عوامی سطح پر کیے جانے والے دعوے عملی اقدامات سے ہم آہنگ نہیں رہے۔ دہلی کی بڑھتی ہوئی ماحولیاتی آلودگی، بنیادی ڈھانچے کی خراب حالت، اور مرکزی حکومت کے ساتھ مسلسل ٹکراؤ کی پالیسی نے بھی عوام کو ناراض کیا۔ عاپ کے لیے یہ وقت ایک سنجیدہ خود احتسابی کا ہے۔ پارٹی کو فیصلہ کرنا ہوگا کہ آیا وہ اپنے بنیادی اصولوں کی طرف واپس جائے گی یا پھر مزید زوال کا سامنا کرے گی۔ دہلی میں شکست کے بعد کیجریوال کی قیادت پر سوالات کھڑے ہوچکے ہیں، خاص طور پر ان کے خلاف جاری قانونی مقدمات اور ان کی اپنی انتخابی ناکامی کے بعد۔ پنجاب میں AAP کی حکومت بھی خطرے میں پڑ سکتی ہے، کیونکہ وہاں بھی قیادت پر اعتماد کمزور ہوتا جارہا ہے۔ اپوزیشن جماعتوں کے لیے یہ وقت کسی بھی قسم کی تقسیم کو ختم کرکے ایک متحد حکمت عملی اپنانے کا ہے۔ کانگریس کو عاپ کی شکست سے سبق لیتے ہوئے اپنی صفوں کو مستحکم کرنا ہوگا۔

- اپوزیشن کو یہ واضح کرنا ہوگا کہ وہ بی جے پی کی پالیسیوں کا کس طرح متبادل فراہم کرسکتی ہے۔
- اتحاد کی مضبوطی: اتحاد کو اس بات کو یقینی بنانا ہوگا کہ تمام پارٹیاں ایک مشترکہ مقصد کے تحت کام کریں اور ووٹوں کی تقسیم سے بچیں۔
- عوامی مسائل پر توجہ: عام آدمی کے مسائل، جیسے مہنگائی، بے روزگاری، اور تعلیم وصحت کے شعبوں میں بہتری پر توجہ دینا ہوگی۔

عام آدمی پارٹی کی شکست بھارتی سیاست میں ایک اہم موڑ ثابت ہوسکتی ہے۔ اگرچہ بی جے پی کی کامیابی اپوزیشن کے لیے چیلنج ہے، لیکن عاپ کی کمزوری نے ایک مضبوط اور زیادہ متحد اپوزیشن کے دروازے بھی کھول دیے ہیں۔ اب یہ کانگریس اور دیگر اپوزیشن جماعتوں پر منحصر ہے کہ وہ اس موقع سے کس طرح فائدہ اٹھاتی ہیں۔ ہندوستانی جمہوریت کو ایک مستحکم اور واضح نظریاتی متبادل کی ضرورت ہے، اور عاپ کی ناکامی اس سمت میں ایک انتباہی اشارہ ہے کہ عوام وقتی مقبولیت کے بجائے اصولوں پر مبنی سیاست کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔

(مضمون نگار اشوک سوین اوپسالا یونیورسٹی میں امن اور تنازعہ کی تحقیق کے پروفیسر ہیں)

ٹرمپ نے تارکین وطن نہیں، ہندوستان کے وقار کو مجروح کیا!

عبیداللہ ناصر

ابتدا میں ہی یہ واضح کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ٹرمپ نے جن ہندوستانیوں کو نہایت ہی توہین آمیز انداز میں پابہ زنجیر اور ہتھکڑی میں وطن واپس بھیجا ہے، ان میں زیادہ تر غیر قانونی طور پر امریکہ نہیں گئے تھے۔ ان کے پاس ورک پرمٹ تھا جس کی تجدید نہیں ہوئی تھی، پھر بھی سابقہ امریکی حکومتوں نے ان کو کچھ اقتصادی سرگرمیوں کی اجازت دے رکھی تھی، جو ٹرمپ نے آتے ہی منسوخ کردیں۔ ایک طرف ہندوستانی پارلیمنٹ میں وزیر خارجہ جے شنکر کا ہندوستانیوں کے ساتھ امریکہ کے توہین آمیز رویے کا پوری بے شرمی اور ڈھٹائی سے دفاع ہے اور دوسری جانب امریکہ کی ناک کے نیچے بسے کولمبیا اور کینیڈا نے اپنے شہریوں کے ساتھ ایسا رویہ اختیار کرنے کی امریکہ کو اجازت نہیں دی۔ کولمبیا کے تارکین وطن کو اسی انداز میں لے کر جب امریکہ کا فوجی جہاز ہوائی اڈے پر پہنچا تو کولمبیا کی حکومت نے اسے اترنے کی اجازت نہیں دی۔ خبروں کے مطابق، دو گھنٹے تک کولمبیا کی فضاؤں میں اڑتے رہنے کے بعد جھک مار کر وہ امریکہ واپس چلا گیا۔ اس کے بعد کولمبیا نے اپنا جہاز بھیج کر اپنے شہریوں کو عزت کے ساتھ واپس بلا لیا۔ کولمبیا کے صدر گستاوو پیٹرو نے کہا کہ تارکین وطن جرائم پیشہ نہیں ہیں اور ان سے ایک انسان کے طور پر ہی سلوک کیا جانا چاہیے۔ اسی لیے ہم نے امریکی جہاز کو واپس بھیج دیا، میں اپنے شہریوں کو پورے عزت اور احترام سے ان کے وطن واپس لاؤں گا۔

کتنا شرمناک ہے کہ امریکہ کے زیر اثر بسا کولمبیا اور کینیڈا امریکی دھونس کے سامنے جھکنے سے انکار کر رہے ہیں، جبکہ ڈیڑھ ارب کی آبادی، دنیا کی پانچویں سب سے بڑی معیشت اور فوجی طاقت رکھنے والا ملک امریکہ کے سامنے دست بستہ کھڑا ہے۔ افسوس یہ بھی ہے کہ سماج کے اس طبقے کو بھی قومی غیرت اور خودداری کا احساس نہیں، جو ہمہ وقت راشٹرواد اور ملک کو وشوگرو بنانے کی بات کرتا ہے، لیکن حقیقت میں ان کے سبھی الفاظ محض مودی پرستی سے آگے کچھ بھی نہیں ہیں۔ امریکہ سے جس طرح غیر قانونی تارکین وطن کو پابہ زنجیر اور ہتھکڑیوں میں جکڑ کر امریکی فوج کے ایک مال بردار جہاز میں ٹھونس کر ہندوستان واپس بھیجا گیا، اور دوران حراست و دوران سفر ان کے ساتھ جو غیر انسانی سلوک کیا گیا، اس پر ملک کے مودی پرستوں (بھکتوں) کو چھوڑ کر پورا ملک سراپا احتجاج تھا۔ ان کے زخموں پر مزید نمک پاشی کرتے ہوئے وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے جس ڈھٹائی اور بے شرمی سے ہندوستانی پارلیمنٹ میں اسے حق بجانب قرار دیا، اس نے ہندوستان کے قومی وقار کو ٹرمپ کے جوتوں کے سامنے رگڑ دیا۔

سوچئے، اگر اس طرح ہندوستانیوں کی واپسی کانگریس کے دور حکومت میں کسی عرب ملک سے ہوئی ہوتی، تو یہ پورا سنگھی گینگ آسمان سر پر اٹھا لیتا اور پوری بے شرمی سے ناگن ڈانس کر رہا ہوتا۔ عرب ملکوں میں امریکہ سے زیادہ ہندوستانی ملازمت اور تجارت کرتے ہیں، ان کے بھی ویزے کی مدت ختم ہوجاتی ہے اور وہ برسوں چوری چھپے وہاں رہتے ہیں، اور پکڑے جانے پر واپس بھیج دیے جاتے ہیں، مگر نہ انہیں پابہ زنجیر کیا جاتا ہے، نہ ہتھکڑی لگائی جاتی ہے اور نہ ہی مال بردار جہازوں میں بھیجا جاتا ہے۔ وہ ریگولر پرواز سے وطن واپس آتے ہیں، بغیر کسی احساس ندامت کے۔ اس سے پہلے بھی جے شنکر ہندوستان کے وقار کو اس وقت مٹی میں ملا چکے تھے جب وہ ٹرمپ کی حلف برداری کی تقریب میں نریندر مودی کی شرکت کے لیے دعوت نامہ حاصل کرنے کے واسطے ایک ہفتہ واشنگٹن میں پڑے رہے۔ یہ انکشاف سب سے پہلے بی جے پی کے ہی سابق رکن پارلیمنٹ سبرامنیم سوامی نے کیا تھا، لیکن جے شنکر نے پھر ایوان کو گمراہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ دعوت نامہ حاصل کرنے کے لیے واشنگٹن میں نہیں تھے، مگر انہوں نے یہ نہیں بتایا کہ وہ واشنگٹن میں کیوں تھے، کس سرکاری کام سے گئے تھے، کس کانفرنس یا میٹنگ میں شرکت کی تھی؟

شرم کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ ملک کے اندر بھی کچھ لوگ امریکہ کی اس نازیبا حرکت کو درست قرار دے کر ان تارکین وطن کو مورد الزام ٹھہرا رہے ہیں کہ وہ قانونی طریقے سے امریکہ کیوں نہیں گئے؟ ان لوگوں کو نہیں پتہ کہ ترک سکونت انسانی تہذیب کے ارتقا میں سب سے پہلے شروع ہوئی تھی۔ بہتر زندگی اور بہتر سہولتوں کی تلاش میں ترک سکونت ایک تاریخی حقیقت ہے۔ اگر ان تارکین وطن کو ہندوستان میں بہتر روزگار، ملازمت اور تعلیم مل رہی ہوتی، تو یہ لوگ زمین، جائیداد، گھر کی خواتین کے زیورات فروخت کر کے اور قرض لے کر زندگی کے لیے اتنے خطرے کیوں مول لیتے؟ یاد کیجیے آنجہانی ڈاکٹر منموہن سنگھ کا دور، جنہیں مودی پرست ملک کا کمزور ترین وزیر اعظم کہتے تھے اور طرح طرح کے بیہودہ الفاظ ان کے لیے استعمال کرتے تھے۔ انہی منموہن سنگھ کے دور میں امریکہ میں تعینات ایک خاتون سفارت کار، دیویانی کھوبراگڑے، اپنی ہندوستانی ملازمہ کے ساتھ امریکی قانون کے مطابق ناروا سلوک کرنے کے الزام میں ماخوذ ہوگئیں، اور نیویارک پولیس نے انہیں ہتھکڑی لگا کر گرفتار کر لیا۔ ہندوستان نے احتجاج کیا اور کہا کہ سفارتی آداب اور اصول کے تحت انہیں گرفتار نہیں کیا جاسکتا۔ مگر امریکہ تو امریکہ ہے، اس نے جواب دیا کہ دیویانی نے قانون کی خلاف ورزی کی ہے، اس لیے انہیں سفارتی چھوٹ اور حقوق نہیں دیے جاسکتے۔

بس پھر کیا تھا، حکومت ہند نے دہلی میں امریکی سفارت خانے کی سیکورٹی گھٹا دی، سفارت خانے کے چاروں طرف تعینات بلڈوزر ہٹا دیے، پولیس والوں کی تعداد کم کردی، سفارت خانے کو بھیجی جانے والی اشیائے خورد و نوش کی کلیئرنس روک دی گئی، اور سفارتی عملے کے ڈپلومیٹک پاس بھی روک دیے گئے۔ امریکہ کے ہوش اڑ گئے، اور دیویانی کو بغیر ہتھکڑی لگائے ہندوستان واپس بھیج دیا گیا۔ اس پر امریکی خارجہ سیکرٹری جان کیری نے منموہن سنگھ کے قومی سلامتی کے مشیر شیو شنکر سے فون پر گفتگو کر کے اس معاملے پر افسوس ظاہر کیا۔ آنجہانی اندرا گاندھی نے ساتویں امریکی فوجی بیڑے کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا اور کس طرح امریکہ کی فوجی طاقت کے غرور کو مٹی میں ملا دیا تھا، یہ بات تو بچہ بچہ جانتا ہے، بھلے ہی مودی پرست اس کا ذکر نہ کریں۔

پنڈت جواہر لال نہرو کے دور میں تو امریکہ اور سوویت یونین دونوں کی اوقات ہی نہیں تھی کہ وہ ہندوستان کے ساتھ کوئی نازیبا برتاؤ کرسکیں، حالانکہ تب ہندوستان معاشی اور فوجی طور پر بہت کمزور تھا، اور ہندوستانیوں کا پیٹ بھرنے کے لیے امریکی گیہوں پر منحصر تھا، مگر پھر بھی گیہوں سے زیادہ قومی وقار کو اہمیت دی جاتی تھی۔ آج کے حالات کو دیکھ کر لگتا ہے کہ ہندوستان کا قومی وقار بی جے پی حکومت کے ماتحت اب کوئی معنی نہیں رکھتا اور دنیا کو دکھانے کے لئے وشوگرو کا نعرہ محض کھوکھلا دعویٰ بن کر رہ گیا ہے۔

☆☆☆

بجٹ میں غریب نظرانداز

پی چدمبرم

تامل میں ایک محاورہ ہے جو اس طرح ہے "اگر بھوک ہڑتال کریں گے تو تمام دس اڑ جائیں گے"۔ یہ ایک بامعنی محاورہ ہے، ایسا محاورہ جو سیاست اور انتخابات کی خوبیوں کا نچوڑ ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر وہ دس کیا ہیں جو اڑ جائیں گے۔ وہ دس عنصر یا اہم پہلو عزت، قبیلہ، تعلیم، سخاوت، علم، خیرات، ریاضت، کوشش، صبر و تحمل اور خواہش و تمنا ہیں۔ اس دور جدید میں مذکورہ دس اور ان سے زیادہ خوبیاں ختم ہوتی دکھائی دیتی ہیں۔ خاص طور پر انتخابات کے وقت ان خوبیوں کا فقدان پایا جاتا ہے جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ بجٹ 2025-26 عین دہلی اسمبلی انتخابات کے موقع پر اور بہار اسمبلی انتخابات سے چند ماہ پہلے پیش کیا گیا۔ تاہم میں نے ایسا بجٹ اپنی زندگی میں پہلی بار دیکھا ہے جس کا مقصد انتخابات کے موقع پر عوام کے ووٹ حاصل کرنا تھا۔ ہم اس نکتہ کو یوں بھی بیان کرسکتے ہیں کہ مرکزی حکومت نے جو بجٹ پیش کیا اسے تقریباً ایک سال بعد ہونے والے اسمبلی انتخابات (جیسے کہ رواں سال کے اواخر میں بہار اسمبلی انتخابات منعقد ہورہے ہیں) کو ملحوظ رکھتے ہوئے تیار کیا گیا اور پیش کیا گیا۔ بجٹ 2025-26 میں بہار پر سب سے زیادہ توجہ دی گئی۔ خود ہماری عزت مآب وزیر فینانس نے بجٹ میں ایسا ہی کچھ کیا ہے۔ ہماری وزیر فینانس نے حساب لگایا ہیکہ ریاستوں میں فنڈس کی تقسیم کے لئے 1,00,000 کروڑ روپے کا خزانہ تلاش کرنا ہوگا اور بتایا گیا کہ انہیں پیسوں کا خزانہ مل گیا اور پھر انہوں نے ساری رقم ان 3.2 کروڑ عوام کو دینے کا فیصلہ کیا جنہوں نے انکم ٹیکس ادا کیا (ذرا غور کیجئے ہمارے ملک کی آبادی 143 کروڑ نفوس پر مشتمل ہے اور سارا پیسہ صرف ٹیکس ادا کرنے والے 3.2 کروڑ افراد کو دینے کا فیصلہ کیا گیا) یہ ایک معمولی تفصیل ہیکہ 3.2 کروڑ ٹیکس دہندگان یا ٹیکس ادا کرنے والوں میں متوسط طبقہ، متمول طبقہ، انتہائی متمول طبقہ اور بہت ہی زیادہ دولت مند شامل ہیں۔ افسوس کی بات یہ ہیکہ تامل زبان میں دس خوبیوں کا جو محاورہ ہے وہ اور حکمرانی کے جدید اقدار جیسے مساوات، سماجی انصاف اور منصفانہ تقسیم کو فی الوقت بری طرح نظرانداز کردیا گیا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ ہمارے ملک کی حکمرانی اور سیاست میں اب ان خوبیوں یا اقدار کی کوئی اہمیت باقی نہیں رہی۔

سیاسی مقاصد پر مبنی بجٹ: جیسے ہی بجٹ کی تیاری اور اسے پیش کرنے کے عمل کا آغاز ہوا۔ وزیر فینانس آمدنیوں میں گراوٹ سے پیدا ہونے والے ماشی دباؤ کے زیر اثر تھیں۔ مرکزی وزارت فینانس (MoF) نے اس امر کا تخمینہ لگایا کہ مرکزی حکومت کے Total Reciept تخمینہ بجٹ 2024-25 کی بہ نسبت 60 ہزار کروڑ روپے تک کم ہوجائیں گے۔ اس کے علاوہ اگر وزیر فینانس چاہتی تھیں کہ 2024-25 کے مالی خسارہ میں بہتری آئے۔ ان حالات میں وزیر فینانس کو کم از کم 43000 کروڑ روپے تلاش کرنے تھے اور بحیثیت مجموعی ایک لاکھ کروڑ روپے کمانے تھے۔ دوسری طرف دہلی اسمبلی انتخابات قریب تھے اور اگر انتخابات میں عوام کو رجھانے کے لئے پرکشش مراعات تحفہ و تحائف دینے پر غور کیا جائے تو انہیں 2025-26 میں اضافی فنڈس درکار ہوتے۔ یہاں اس بات کا تذکرہ ضروری ہوگا کہ غالب امکان یہی ہیکہ انکم ٹیکس میں کٹوتی کا فیصلہ حکومت کی اعلیٰ سطح پر کیا گیا تھا لیکن ٹیکس دہندگان کے کس طبقہ کو فائدہ حاصل ہونا چاہئے؟ Aw-Shucks (جیسا کہ ٹرمپ نے کہا ہوگا) ہر انکم ٹیکس دہندہ کو اسے حاصل کرنے دو ایسے میں قابل ٹیکس آمدنی کی حد کو 7 لاکھ روپے سے بڑھا کر 12 لاکھ روپے کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس ضمن میں وزیر فینانس کا کہنا تھا کہ اس فیصلہ سے حکومت پر 1,00,000 کروڑ روپے کا بوجھ عائد ہوگا۔

PERIODIC LABOUR FORCE (PLFS SURVEY) کے مطابق نوجوانوں میں بیروزگاری کے شرح 10.2 فیصد اور گریجویٹس بیروزگاری کا فیصد 13 پایا جاتا ہے۔ بجٹ دستاویز میں روزگار پیداوار اسکیمات کیلئے صرف آٹھ لائن مختص کی گئی جبکہ پیداوار سے منسلک اسکیمات کیلئے جنکو (PLI Schemes) کہا جاتا ہے کیلئے صرف پانچ لائن مختص کی گئی ہیں۔ 2024-25 کا ضمنی بجٹ جو صرف آٹھ لائن پر مشتمل تھا Rs. 28,318 کروڑ بتایا گیا جبکہ نظرثانی تخمینہ Rs. 20,035 کروڑ رکھا گیا ہے۔

PLFS کے مطابق تنخواہ یافتہ مزدوری فیصد سات سالوں میں Rs. 12,665 سے گر کر Rs. 11,858 رہ گئی جبکہ خود پیشہ مزدوروں کی فیصد Rs. 9,454 سے گر کر Rs. 8,591 رہ گیا۔ اسی طرح خواتین مزدوری کا بھی فیصد انحطاط پذیر رہا۔ Household Comsuption Survey کے مطابق دیہی ماہانہ فی کس اخراجات Rs. 4,226 جبکہ شہری اخراجات کا فیصد Rs. 6,99 بتایا گیا ہے۔ یہ ہندوستان کی تمام آبادی کا فیصد ہے۔ یہ دراصل تمام آبادی کا 25 فیصد کمترین یا پھر سب سے اقل ترین فیصد کہا گیا ہے۔ کس طرح سے ایک مختصر فیملی جو صرف چار افراد پر مشتمل بیان کا فی کس اخراجات 4xRs.4000-70 00 (or less) جس میں غذا۔ بجلی۔ تعلیم۔ صحت عامہ۔ کرایہ جات۔ ٹرانسپورٹ۔ قرضہ جات کی ادائیگی۔ تفریح۔ سماجی ضروریات اور ہنگامی اخراجات شامل ہیں۔

معاشی سروے کے مطابق ہندوستان کو ہر سال 78.5 لاکھ غیر اراضی روزگار 2030 تک پیدا کرے ہونگے۔ پچھلے دس سالوں میں ہندوستان کا پیداواری شعبہ مکمل طور پر معدوم ہوکر رہ گیا۔ ورلڈ بینک کے مطابق 2014 کا جی ڈی پی 15.07 فیصد سے گھٹ کر صرف 2023 میں صرف 12.93 فیصد رہ گیا۔ بمقابلہ چین کے ہندوستان کا پیداواری فیصد صرف 2.8 ہے جبکہ چین کا 28.8 فیصد پایا جاتا ہے۔ پیداواری شعبہ کو اسطرح سے ترقی نہی دی گئی کہ وہ زیادہ سے زیادہ ملازمتیں فراہم کرسکیں۔ اس میں یومیہ اجرت مزدور اور خود ساختہ پیداواری عناصر بھی شامل ہیں۔ Made in India کا نعرہ بھی بری طرح سے ناکام رہا۔

ہندستانی معیشت جس طرح سے ترقی کرنی تھی اسی طرح سے نہی کی گئی۔ وزیر مالیات کی تقریر Feb 01, 2025 کے مطابق آبادی کا صرف معمولی فیصد امیر ترین بن گیا جبکہ آبادی کا متوسط طبقہ (جو آبادی کا 30 فیصد ہے) ایک آرام دہ زندگی گزار رہا ہے۔ جو کچھ بھی ہو ہندوستانی حکومت نے 50 فیصد نچلی سطح پر گذارہ کرنے والی آبادی کو بہت ہی ظالمانہ طریقہ سے کچل کر رکھدیا ہے۔

☆☆☆

(سابق مرکزی وزیر داخلہ وفینانس)

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلیکیشن، 55 بی، وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

پانچ گناہ گاروں کی انوکھی سزا

آج بادشاہ کو بیٹھے بٹھائے ایک عجیب خیال آیا۔ اس نے وزیراعظم کو حکم دیا کہ ریاست کے بڑے بڑے پانچ گناہ گار پکڑ کر دربار میں پیش کیے جائیں، یہ ایک عجیب و غریب خیال تھا۔ اب بھلا یہ تعین کیسے ہوتا کہ سب سے بڑا خطا کار کون ہے اور وہ بھی ایک نہیں پانچ۔

وزیراعظم نے بادشاہ سے دو یوم کی مہلت طلب کی جو اس نے بخوشی دے دی۔ وزیراعظم اپنی رہائش گاہ کو لوٹ آیا۔ پہلا دن تو سوچ بچار میں گزر گیا، وہ جتنا سوچتا اس قدر پریشان ہو جاتا۔ اب بھلا وہ کسے بڑا گناہ گار سمجھ کر گرفتار کروا دیتا۔ بالآخر سوچتے سوچتے اسے ایک نکتہ مل گیا، بس اسی نکتے کو ذہن میں رکھ کر اس نے اپنا آئندہ کا لائحہ عمل طے کرنا شروع کر دیا۔

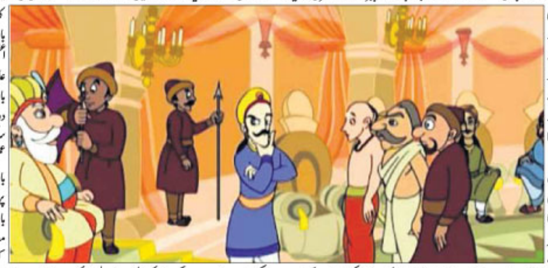

دو دن جھٹ پٹ گزر گئے، پانچ بڑے گناہ گاروں والی بات اب ریاست کی عوام تک پہنچ چکی تھی، ہر شخص پارسائی کا دعویدار تھا۔ گناہ گار بھی خود کو نیک ظاہر کر رہے تھے، آخر وزیراعظم کا حکم تھا، چنانچہ کوتوال نے شہر بھر سے پانچ بڑے گناہ گار پکڑ لیے، ان پانچ گناہ گاروں کو دیکھنے کے لیے ایک جم غفیر امڈ آیا۔ ہر کوئی یہ دیکھنے کو بے تاب تھا کہ آخر ریاست کی نظر میں کون بڑا گناہ گار ہے اور اس کا حشر کیا ہوگا، شاہی دربار کے اندر اور محل کے باہر ہجوم تھا، بادشاہ تخت پر براجمان تھا، بادشاہ کے اشارے پر پانچ بڑے گناہ گاروں میں سے پہلے شخص کو پیش کیا گیا۔

عالم پناہ، یہ بہت بڑا گناہ گار ہے، یہ کھانے پینے کی اشیاء میں ملاوٹ کرتا ہے، ناجائز منافع کمانے کے لیے یہ کچھ بھی کر سکتا ہے، اسے موت یاد نہیں اور ہر لحظہ دولت کمانے کے نت نئے منصوبے بناتا رہتا ہے۔ اس کی دولت کا شمار نہیں اور یہ بہت بڑا گناہ گار ہے، وزیراعظم نے اس کا تعارف کروایا۔ بادشاہ نے غصے سے اسے دیکھا اور جیل میں ڈالنے کا حکم دے دیا۔ اس کے ساتھ حکم دیا کہ جیل میں اسے سونے اور اوڑھنے کے لیے نوٹ دیے جائیں، اس قدر دولت دے دی جائے کہ اسے ہر طرف نوٹ ہی نوٹ دکھائی دیں۔ اس کے علاوہ ہر روز اسے ملاوٹ والا کھانا دیا جائے۔ حکم کی تعمیل ہوئی اور جیل میں پہنچا دیا گیا۔

عالم پناہ، یہ دوسرا بڑا گناہ گار ہے، یہ غیبت، چغلی اور حسد میں مصروف رہتا ہے، ساری دنیا بری ہے بس یہ اچھا ہے۔ دوسروں کی خوشی، ترقی اور خوشحالی سے جلتا رہتا ہے، زبان زیادہ چلاتا ہے اور کام کم کرتا ہے، معاشرے میں فساد پھیلاتا ہے۔ وزیراعظم نے ایک شخص کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔ بادشاہ کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔ جاؤ اسے قید خانے میں ڈال دو، اس کی سزا یہ ہے کہ یہ ہر وقت زبان سے بک بک کرتا رہے، تاکہ اسے فضول بولنے کی سزا مل سکے۔ جب یہ خاموش ہو تو کوڑے مار مار کر اس کی زبان کھولی جائے، حتیٰ کہ سوائے اچھی بات کے کوئی اور بات اس کے منہ سے نہ نکلے۔ بادشاہ کے حکم پر اسے بھی قید میں ڈال دیا گیا۔

عالی جاہ، یہ تیسرا بڑا گناہ گار ہے، یہ راشی ہے، حالاں کہ اسے اچھی بھلی تنخواہ ملتی ہے لیکن اپنے عہدے سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے لوگوں سے جائز کام کے بھی پیسے بٹورتا ہے۔ یہ خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خوف سے عاری ہے۔ وزیراعظم کی اس بات پر بادشاہ کا پارہ چڑھ گیا۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ اسے قید خانے میں ڈال دیا جائے، اس کو اس قدر دولت دی جائے کہ وہ یہ ہر وقت نوٹ گنتا رہے، جب اس کے ہاتھ نوٹ گنتے ہوئے تھک جائیں تو ہاتھوں پر ضرب لگائی جائے، اس کو اتنا تھکا دو کہ آئندہ جائز دولت کے علاوہ یہ کوئی ناجائز پیسہ نہ پکڑ سکے۔ چنانچہ حکم کی تعلیم کی گئی۔

اب چوتھے کی باری آ گئی۔ بادشاہ سلامت یہ چوتھا گناہ گار ہے، یہ والدین کا نافرمان ہے، لوگوں پر رحم نہیں کرتا، بچوں پر شفقت نہیں کرتا۔ جواب کھیلتا ہے اور ناجائز کام کرتا ہے، اس مرتبہ بھی بادشاہ سخت برہم ہوا۔ حکم کے مطابق اسے جیل پہنچا دیا گیا۔ اس کو سزا ملی کہ روزانہ اس کے والدین اسے قید خانے میں ملاقات کریں گے اور یہ ان کی خدمت کرے گا، روزانہ ایک ہزار بچے اس سے ملیں گے، جن کے ساتھ یہ شفقت سے پیش آئے گا اور روزانہ لاکھوں روپے اسے دے کر رات کو واپس لے لیے جائیں تاکہ جواری کی حیثیت سے اسے دولت کا غم دیا جا سکے۔

پانچواں گناہ گار دربار میں پیش کیا گیا تو ہر طرف ہو کا عالم تھا، کیوں کہ یہ ملک کا مشہور عالم تھا۔ لوگ اس کے علمی جاہ و جلال کے باعث اس کی بہت عزت کرتے تھے، مجرموں اور گناہ گاروں کی فہرست میں اس کو دیکھ کر لوگ دم بخود رہ گئے۔ وزیراعظم نے کہا عالی جاہ، یہ پانچواں بڑا گناہ گار ہے، یہ سائنسی علوم کا ماہر ہے۔ لوگوں کو سائنس اور سائنسی طرز زندگی کے بارے میں بتاتا ہے۔ خود صاف ستھرا رہتا ہے، کتابیں شوق سے پڑھتا ہے، رات دن مطالعہ میں غرق رہتا ہے، لوگوں کو اچھی اچھی باتیں بتاتا ہے، لوگ اس کی زبان دانی سے بہت مرعوب ہوتے ہیں، اب تک وزیراعظم نے ایسی کوئی بات نہیں کی تھی، جو اسے بڑا گناہ گار ثابت کرتی۔ بادشاہ حیرت سے ساری بات سن رہا تھا، وزیراعظم نے کہا۔ حضور! تمام تر اچھی باتوں کے باوجود یہ شخص خود اپنی روزمرہ زندگی میں کسی سائنسی اصول پر عمل نہیں کرتا۔ لوگوں کو درس دیتا ہے کہ آقائے نامدار حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز زندگی سائنسی تھا، لیکن خود اس کے خلاف عمل کرتا ہے، گویا اس عالم کا علم بے عمل ہے۔ بادشاہ اس مرتبہ تخت سے اٹھ کھڑا ہوا، بے شک یہ ہمارا اور ہماری قوم کا سب سے بڑا مجرم ہے۔ اگر عالم بے عمل ہو جائے تو وہ قوم کبھی ترقی نہیں کر سکتی، جوا، شراب، چوری، بدمعاشی اور ناجائز دولت کی ہوس کے ساتھ ساتھ والدین کی نافرمانی اور حقوق العباد سے بے اعتنائی کی شکایت تبھی پیدا ہوتی ہے کہ جب کسی معاشرے کا استاد قول و فعل کے تضاد کا شکار ہو جائے، بادشاہ کی نگاہیں قہر آلود ہو رہی تھیں۔ وزیراعظم نے پوچھا۔

عالی جاہ، اس کے لیے کیا حکم ہے۔

بادشاہ نے ایک نظر اس پر ڈالی اور کہا۔

دوسرے گناہ گاروں کو چھوڑ دو اور اس عالم کا سر قلم کر دو تاکہ آئندہ اس معاشرے میں بے عمل لوگ باقی نہ رہ سکیں۔

بادشاہ کی طرف سے سزا کے اعلان پر دربار پر سکتہ طاری ہو گیا۔ محل کے اندر اور باہر پہلی بار اس بات کو محسوس کیا گیا کہ کسی بھی معاشرے کی ترقی و خوشحالی کے لیے استاد کا کردار کیا ہونا چاہیے۔ سزا ملتے ہی عالم کا رنگ زرد پڑ گیا۔ وہ التجا کرنے لگا، عالی جاہ رحم، مجھ پر اس قدر سزا کا حکم نہ لاگو کیا جائے، مجھے مہلت دی جائے، لیکن بادشاہ ٹس سے مس نہ ہوا، بادشاہ کے جاہ و جلال کے سامنے کسی کو بولنے کی جرات نہ تھی، یقینی تھا کہ بے عمل کا سر قلم کر دیا جاتا لیکن اس دوران قاضی بول پڑا، بادشاہ سلامت آپ نے درست فیصلہ صادر فرمایا، لیکن میری ایک درخواست ہے کہ پروردگار عالم بھی گناہ گار کو توبہ کی مہلت ضرور دیتا ہے، اگر یہ اور اس طرح کے دوسرے اساتذہ بے عملی چھوڑ کر راہ راست پر آ جائیں تو کیا خوب ہو جائے۔ خطا کار کو اصلاح کی گنجائش کا فائدہ ضرور دینا چاہیے، لہٰذا سزا پر نظر ثانی کی جائے۔ قاضی کی بات میں وزن تھا، چنانچہ بادشاہ نے عالم کو پانچ سال کا وقت دے دیا کہ وہ اپنے علم و عمل سے معاشرے میں جہالت کے اندھیروں کو کم کرنے میں اپنا کردار ادا کر سکے۔

سائنس محض ایک لفظ نہیں طرز حیات ہے، اس انداز فکر کی عملی تصویر آقائے نامدار حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ ہے اور اس کے کُل عمل کی تصویر قرآن حکیم ہے۔

ooo

شکار تماشا

جاوید اقبال

جانے وہ کیسی گھڑی تھی کہ میں نے سہراب بابو کے ساتھ شکار کا پروگرام بنا لیا۔ ان کے ایک دوست مرزا حشمت بیگ ایک ریاست کے نواب ہیں۔ سہراب بابو بولے: میاں ریاست کے ساتھ گھنا جنگل ہے۔ شیر، ہاتھی، ہرن، نیل گائے، بارہ سنگھا جو چاہے شکار کرو نہ پرمٹ کا چکر، نہ پولیس کا کھٹکا۔ ابھی ہم نواب حشمت بیگ کی حویلی جا رہے ہیں۔ تم دیکھنا وہ خود شکار کے لیے تیار ہو جائیں گے۔

لالچ میں میری بھی عقل ماری گئی۔ سوچا چلو نواب صاحب کی مہمان داری کا لطف بھی اُٹھائیں گے اور شکار کا شوق بھی پورا ہو جائے گا۔ جھٹ پٹ تیاری کر لی، چادریں، بستر، ہتھیار سب سہراب بابو کی موٹر گاڑی میں ٹھونس دیا اور پھر گاڑی میں بیٹھ کر روانہ ہوئے۔

کہتے ہیں کہ چلتی کا نام گاڑی، مگر سہراب بابو کی گاڑی بھی انہی کی طرح تاریخ نوادر میں سے ایک تھی۔ قدم قدم پہ اڑیل ٹٹو کی طرح رک جاتی۔ سہراب بابو کبھی انجن کا ڈھکنا اٹھا کر پانی ڈالتے، کبھی مجھ سے کہتے نیچے اُتر کر دھکا لگاؤ۔ یوں گاڑی چند کلومیٹر چل جاتی۔ خدا خدا کر کے یہ سفر ختم ہوا اور ہم نواب صاحب کی ریاست جا پہنچے۔

سہراب بابو نے گاڑی حویلی کے بڑے سے دروازے کے آگے جا روکی۔ ملازموں کے ایک ہجوم نے ہمارا استقبال کیا۔ وہ سب سہراب بابو کو جانتے تھے۔ ہماری خوب آؤ بھگت ہوئی۔ رات کو نواب صاحب سے بھی ملاقات ہوئی۔ خوب موٹے تازے، لمبے قد کے نواب صاحب بڑی خوشی دلی سے ملے۔ رات کے کھانے کے بعد گپ شپ بھی ہوئی۔ نواب صاحب کہنے لگے: سہراب بابو! اپنے دوست سے کہیے ہمیں بھی شکار پر ساتھ لے چلیں۔

ضرور لے چلیں گے نواب صاحب! سہراب بابو فوراً بولے۔

لیکن ہمیں بندوق چلانی نہیں آتی۔ نواب صاحب نے کہا۔

آپ کی بندوق چلانی نہیں آتی؟ حیرت کے مارے میرے منہ سے نکل گیا۔ بھئی ہمارے بزرگ تو تیر و تلوار کے ماہر تھے، مگر ہمیں ان آتشی گولوں سے کبھی دلچسپی نہیں رہی۔ ہمیں تو کنکوا (پتنگ) اُڑانے کا شوق ہے۔ بڑے بڑے پتنگ بازوں کے پیچ کاٹے ہیں ہم نے۔ نواب صاحب نے بڑے فخر سے بتایا۔

میں نے سہراب بابو کی طرف دیکھا۔ انھوں نے اشارہ کیا کہ بس سنتے جاؤ، پھر نواب صاحب بولے: نواب صاحب آپ فکر نہ کریں۔ ہم آپ کو بندوق چلانا سکھا دیں گے۔ نواب صاحب یہ سن کر خوش ہو گئے۔ رات کو جب ہم سونے کے کمرے میں تھے تو میں نے پوچھا: سہراب بابو! کیا ہوگا۔

بولے: میاں! تم فکر کیوں کرتے ہو۔ میں سب سنبھال لوں گا۔

مگر آپ کیا سنبھالیں گے۔ نواب صاحب کو تو بندوق چلانا بھی نہیں آتی۔ شکار کیسے ہوگا؟ میں نے خدشہ ظاہر کیا۔

وہ بولے: میاں! صبح تم نواب صاحب کا نشانہ بازی میں ذرا ہاتھ سیدھا کر دو، پھر دیکھتے جاؤ کیا ہوتا ہے۔

دوسرے دن سہراب بابو تو بہانہ کر کے کہیں غائب ہو گئے اور میں اکیلا پھنس گیا۔ حویلی میں زور و شور سے شکار کی تیاریاں شروع ہو گئی تھیں۔ دوپہر تک نواب صاحب مجھ سے نشانہ لگانا سیکھتے رہے، مگر ان سے ایک نشانہ بھی ہدف پر نہ لگا۔ سہ پہر کے وقت سہراب بابو بھی آ پہنچے۔ ادھر سب تیاریاں مکمل ہو گئی تھیں۔ ہم بہت سارے ملازموں کے جھرمٹ میں جنگل کی طرف چل پڑے۔

جنگل کے کنارے پر سہراب بابو نے دو درختوں پر مچانیں بندھوا دی تھیں۔ بھاری بھرکم نواب صاحب کو بڑی مشکل سے مچان پر پہنچایا گیا۔ میں ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ دوسرے مچان پر سہراب بابو بیٹھ گئے۔ سب ملازم ادھر اُدھر چھپ گئے۔

ہم شیر کا انتظار کرنے لگے۔ انتظار کرتے کرتے رات ہو گئی اور چاند نکل آیا۔ نواب صاحب بولے: بھئی شیر کب آئے گا۔

مگر میں حیران کہ شیر جنگل کے اس کنارے پہ آئے گا کیسے۔

اتنے میں جھاڑیوں میں سرسراہٹ ہوئی اور پیلے رنگ کی کھال پر سیاہ دھاریوں والا جھاڑیوں سے نکل کر سامنے آ گیا۔ سہراب بابو نے کہا: نواب صاحب گولی چلائیں۔ نواب صاحب نے بندوق سیدھی کی اور گولی چلا دی، مگر گولی شیر کو لگنے کی بجائے آسمان کی طرف نکل گئی۔

اور گولی چلائیں۔ سہراب بابو کی آواز آئی۔

نواب صاحب نے پھر گولی چلائی۔ اس دفعہ گولی حیرت انگیز طور پر شیر کو جا لگی۔ سارا جنگل نعروں سے گونج اٹھا، مگر میں حیران تھا کہ پہلی گولی چلنے کے بعد شیر بھاگا کیوں نہیں۔ نیچے اتر کے دیکھا سچ مچ کا شیر مرا پڑا تھا۔ اس کامیابی پر حویلی میں خوب جشن منایا گیا۔ دوست احباب کی خوب دعوتیں ہوئیں کافی دنوں بعد ہمیں واپس جانے کی اجازت ملی۔ راستے میں، میں نے پوچھا سہراب بابو! یہ سب کیا ڈراما تھا۔ ہنس کر بولے: میں نے سارا منصوبہ رات کو ہی بنا لیا تھا۔ قریبی شہر کے چڑیا گھر کا انچارج میرا دوست ہے۔ اس سے ایک بھس بھرا شیر اور ایک بوڑھا شیر سستے داموں خرید لیے۔ نواب صاحب کے سب ملازم میرے اعتماد والے ہیں۔ جھاڑیوں کے پیچھے چھپے ملازموں نے بھس بھرا شیر جھاڑیوں سے آگے سرکایا اور خود پیچھے ہٹ گئے۔ پھر نواب صاحب کے درخت سے نیچے اُترتے اترتے بھس بھرا شیر ہٹا کر پہلے سے مارا ہو شیر وہاں رکھ دیا گیا۔ میاں تھوڑے پیسے خرچ ہو گئے، مگر نواب صاحب کو خوش کرنا تھا، وہ خوش ہو گئے۔ اب ایسا چکر چلاؤں گا کہ دُگنے پیسے وصول ہو جائیں گے۔

ooo

پھٹا ہوا ڈھول

احمد عدنان طارق

بہت سال گزرے کمپالا شہر کے نزدیک ایک گاؤں میں ایک شخص رہتا تھا جس کا نام یوسفو تھا اور اس کی بیوی کا نام لاڈی تھا۔ دونوں میاں بیوی کا ایک ہی بیٹا تھا جس کا نام حنافی تھا۔ حنافی اپنے ماں باپ کی آنکھوں کا تارا تھا۔ درحقیقت اس کے والدین اس کی ہر خواہش پوری کرنا اپنا فرض سمجھتے تھے اور وہ جو بھی کرنا چاہتا اسے کرنے سے نہ روکتے۔ جب منافی جوان ہو گیا تو شکار کا شوق اس کے رگ و پے میں سرائیت کا چکا تھا۔ ایک شام وہ اپنے والدین سے کہنے لگا کہ وہ اپنے دوستوں کے ساتھ رات کو جنگل میں شکار کرنے جا رہا ہے تو اس کی ماں نے اسے کہا "بیٹا رات کو نہ جاؤ" مجھے ستاروں نے بتایا ہے کہ آج کی رات منحوس ہے۔ اس کے والد یوسفو نے اسے سمجھایا "بیٹا رات کو جنگل میں شکار بہت خطرناک ہوتا ہے تم ہمارے اکلوتے بیٹے ہو اور ہم اتنا بڑا خطرہ مول نہیں لے سکتے۔ کہ خدانخواستہ جنگل میں تمہیں کوئی حادثہ پیش نہ آ جائے۔ لیکن حنافی نے ماں باپ کی نصیحتوں پر کوئی کان نہ دھرا۔ آخرکار اس کی ضد کے آگے اس کی ماں اور باپ مجبور ہو گئے اور انہوں نے اسے جانے دیا۔

حنافی اپنے کئی دوستوں کے ہمراہ جنگل میں گیا۔ وہ سب تیر کمانوں، چاقوؤں اور بندوقوں سے لیس تھے۔ انہوں نے روشنی کیلئے اپنے ساتھ لالٹین بھی لے لی۔ جو جانور بھی ان لالٹینوں کی روشنی کی زد میں آیا انہوں نے اسے شکار کر لیا۔ اس رات انہوں نے دو ہرن اور چھ خرگوش شکار کئے۔ شکار کے بعد سب نے حنافی کو اس کا حصہ دیا۔ پھر جیسے ہی سارے شکاری اپنے اپنے گھروں کو واپس جانے کیلئے روانہ ہوئے تو آسمان پر بادل چھا گئے اور بجلی چمکنے لگی۔ آسمان پر بادلوں کے گرجنے اور بجلی کے چمکنے کے بعد ایک تیز آندھی چلنے لگی۔ جو اپنے ساتھ موسلا دھار بارش بھی لائی۔ حنافی نے راستے میں دیکھا کہ ایک بہت بڑا کچھوا اپنے گھر کے دروازے کے باہر بیٹھا ہوا ہے۔ حنافی نے اس سے درخواست کرتے ہوئے پوچھا "کیا میں اس بارش

سے بچنے کیلئے کچھ دیر تمہارے گھر میں رک سکتا ہوں۔ تو چالاک کچھوے کے منہ پر ایک عیارانہ مسکراہٹ چھا گئی۔ وہ کہنے لگا "ضرور تم کیوں نہیں رک سکتے" تمہارا اپنا گھر ہے وہ دیکھو سامنے ایک بڑا ڈھول پڑا ہے اس میں گھس جاؤ تو بارش سے بچ جاؤ گے۔

ڈھول ایک طرف سے پھٹا ہوا تھا۔ حنافی نے اندر دیکھا تو وہ بالکل خشک تھا لہٰذا اس نے کچھوے کا شکریہ ادا کیا اور ڈھول میں گھس گیا۔ جیسے ہی حنافی پھٹے ہوئے ڈھول میں "گھسا" کچھوے نے گھر سے مگر مچھ کی مضبوط جلد سے بنی ایک جھلی نکالی اور ڈھول کی پھٹی ہوئی سمیت پر ثبت کر دی۔ اب ڈھول کی چاروں سمتیں مرمت ہو گئیں تو وہ ایک مکمل ڈھول بن گیا جسے بجایا جا سکتا تھا۔ اگلے دن وہ اپنے گاؤں میں مکھیا کے پاس اس کی جھونپڑی میں گیا اور اس کے سامنے جھک کر دو زانو ہو گیا اور مکھیا کو التجا کرنے لگا۔ جناب عالی کیا اچھا ہو اگر آپ گاؤں میں ڈھول بجانے کا مقابلہ کروائیں کیونکہ میں اس میں حصہ لینا چاہتا ہوں۔ میرا ڈھول پھٹا ہوا تھا لہٰذا پچھلے وہ مقابلوں میں حصہ نہیں لے سکا اب میرا ڈھول ٹھیک ہو گیا ہے۔ یہ تجویز سن کر مکھیا بھی بہت خوش ہوا۔ اسے کہا "ڈھول بجانے کا مقابلہ۔ یہ تو بہت اچھی تجویز ہے۔ اچھی رونق لگے گی۔ ویسے بھی ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ گاؤں میں سب سے بہترین ڈھول کون بجاتا ہے۔ تین دن بعد ہی گاؤں کے سب لوگ مکھیا کی جھونپڑی والے محل کے سامنے اکٹھے ہو گئے۔ تمام ماہر ڈھولچی بھی اپنے اپنے فن کا مظاہرہ کرنے وہاں آ گئے۔ وہ اپنے اپنے ڈھول ساتھ لیکر آئے تھے۔ یوسفو بھی ان لوگوں میں شامل تھا جو ڈھول بجانے کا تماشا دیکھنے مکھیا کی جھونپڑی کے سامنے آئے تھے۔

پھر جیسے ہی کچھوے کی باری آئی کہ وہ اپنے فن کا مظاہرہ کرے اس نے جیسے ہی ڈھول بجانا شروع کیا حنافی ڈھول کے قیدی نے بھی ڈھول کے اندر گانا شروع کر دیا۔ یوسفو نے اپنے بیٹے کی آواز سن لی تھی۔ گانے میں بہت جگہ حنافی نے اپنے نام اور اپنے باپ کے نام کو استعمال کیا تھا۔ پھر جب ڈھول بجانے کا مقابلہ ختم ہوا تو مکھیا نے کچھوے کے فن کی بہت تعریف کی۔ اس نے کچھوے کو بتایا کہ گاؤں میں اس جیسا ڈھول کوئی نہیں بجا سکتا اور وہ سب بہترین فنکار ہے۔ تب یوسفو کچھوے کے پاس گیا اور اس کی تعریفیں کرتے ہوئے اسے کہنے لگا "کہ آپ میرے گھر تشریف لائیں۔ میں آپ کے اعزاز میں ایک ضیافت کا اہتمام کرنا چاہتا ہوں۔ کچھوے نے یوسفو کا شکریہ ادا کیا اور اس کے پیچھے پیچھے چل پڑا۔ کچھوے کیلئے انتہائی عمدہ اور مزے کا کھانا پکایا گیا جو اس نے مزے لیکر کھایا۔ پھر یوسفو نے لاڈی سے کہا کہ پانی کو ابلنے کیلئے آگ پر رکھ دے۔ کچھوے نے اتنا زیادہ کھانا کھایا تھا کہ اسے سخت نیند آنے لگی۔ اس نے ایک بچھی ہوئی چٹائی پر ٹانگیں پساریں اور وہیں میٹھی نیند سو گیا۔ یوسفو نے اپنی بیوی کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا "اس دشمن کا ہم سوپ بنائیں گے۔ پھر جلدی سے انہوں نے اسے اٹھایا اور اُبلے ہوئے پانی میں پھینک دیا۔ پھر یوسفو نے چلا کر اپنی بیوی سے کہا جلدی کرو ہمیں اپنے بیٹے حنافی کی جان بچانی ہے۔ اس نے جلدی جلدی ڈھول پر چڑھی ہوئی جھلی کاٹی اور عین وقت پر جب حنافی بے حال تھا وہ اس کی جان بچانے میں کامیاب ہو ہی گئے۔ اس دن کے بعد حنافی اپنے ماں باپ کا ہر حکم ماننے لگا اور اب ان کے گھر میں خوشیاں ہی خوشیاں تھیں۔

ooo

میں کاغذ ہوں

محمد ابوبکر

میں کاغذ کا رجسٹر ہوں جس کی قیمت 100 روپے ہے۔ میرا رنگ سفید ہے جس پر سبز اور سرخ لائنیں لگی ہوئی ہیں۔ اس سے میری شان و شوکت میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔ میں بڑے شوق سے "بک ڈپو" پر رہتا تھا کہ فاطمہ کے پاپا مجھے خرید کر لے گئے۔ میرا خیال تھا کہ فاطمہ مجھے سنبھال کر رکھے گی مگر اس نے مجھ پر کارٹون بنائے اور کچھ ورق پھاڑ کر ڈسٹ بن میں پھینک دیئے تو میرے آنسو نکل آئے۔ فاطمہ کو کیا پتہ کہ مجھے بنانے کیلئے کن کن مراحل سے گزارا گیا تاکہ اس قابل ہو جاؤں کہ بچے مجھ پر ہوم ورک کر کے بڑے آدمی بنیں۔

آیئے آج میں آپ کو بتاتا ہوں کہ مجھے یعنی "کاغذ" کو کیسے بنایا جاتا ہے۔ میرے آباؤ اجداد کا تعلق چین سے ہے۔ پہلے پہل انہوں نے مجھے درختوں کی چھال باریک پیس کر پانی کی مدد سے بنایا پھر دھوپ میں خشک کیا۔ یوں میری ابتدائی شکل بنی اور مجھ پر انسان نے لکھنا شروع کیا۔ زمانہ ترقی کرتا گیا نت نئے تجربے ہوئے، مجھے بنانے کے جدید طریقے اپنائے گئے۔ یقیناً آپ نے گندم کا پودا دیکھا ہوگا جب گندم پک جاتی ہے تو اس کے دانے لئے اور بھوسہ علیحدہ علیحدہ کر لئے جاتے ہیں، اس بھوسے کو توڑی کہتے ہیں۔ اس سے کاغذ بنایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ سفیدے کی لڑی کو باریک پیس کر اور گنے کے بھوسے کو بھی کاغذ بنانے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ توڑی اور بگاس کو پانی سے دھویا جاتا ہے۔ اس کے بعد بڑے بڑے ٹینکوں میں ڈال کر بھاپ اور کیمیکل کی مدد سے نرم کیا جاتا ہے اور واشنگ فلٹروں سے گزار کر صاف کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد فیصلہ کیا جاتا ہے کہ مجھے سفید کاغذ بنایا ہے یا براؤن اس مرحلے میں کلورین گیس یا پائیو کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد اگلا مرحلہ شروع ہو جاتا ہے اور مجھے بڑے بڑے حوضوں میں ڈالا جاتا ہے۔ اسی مرحلہ میں وہاں مجھے مکس کیا جاتا ہے۔ میری اس شکل کو پلپ کہتے ہیں۔ اسی مرحلے میں میرے رنگ و روپ کا فیصلہ کیا جاتا ہے اور اسی کے مطابق کیمیکل اور رنگ ڈالے جاتے ہیں۔ اس کے بعد رولرز کی مدد سے مجھے کاغذ کی شکل میں بنا کر مرحلہ شروع ہوا۔ میری پلپ کو رولز کا غذ بنا کر وہیں خشک کر کے لپیٹ دیا جاتا ہے جسے ریل کہتے ہیں۔

اس سارے عمل میں میرا سائز اور کوالٹی پر بھرپور توجہ دی جاتی ہے۔ پھر ان ریلز کو ری وائینڈر پر مختلف سائز میں کاٹا جاتا ہے۔ اس کے بعد مجھے فنشنگ ہاؤس منتقل کر دیا جاتا ہے۔ جہاں کٹرز کی مدد سے مجھے سائز کے مطابق کاٹ کر بنڈل میں پیک کر کے ان پر اسٹیکرز لگا دیئے جاتے ہیں۔ پھر ٹرکوں پر لوڈ کر کے بڑے شہروں میں بھیجا جاتا ہے جہاں کمپنی مشینوں اور کٹرز کی مدد سے کاپیوں، رجسٹروں اور شیٹوں کے حساب سے کاٹا جاتا ہے۔ اس کے بعد انتہائی خوبصورتی میں اضافہ کیا جاتا ہے اور مختلف سائز کی کاپیاں اور رجسٹر اور ڈائریاں بنائی جاتی ہیں۔ آپ نے دیکھا مجھے بنانے میں کتنی محنت لگتی ہے اور خود مجھے کتنی تکلیف سہنی پڑتی ہے۔ مجھے بار بار پیسا اور کاٹا جاتا ہے۔ بھاپ کرم رولروں پر خشک کیا جاتا ہے تاکہ میرے ذریعے آپ علم حاصل کر سکیں اور آپ کے بچے بڑے آدمی بن سکیں۔ مجھے افسوس اس وقت ہوتا ہے جب آپ مجھ پر کارٹون بناتے ہیں، لکیریں لگاتے ہیں اور پھاڑ کر ڈسٹ بن میں پھینک دیتے ہیں۔ اس وقت میرے آنسو نکل آتے ہیں۔ آج آپ مجھ سے وعدہ کریں کہ مجھ پر ہوم ورک کریں گے اور سنبھال کر رکھیں گے۔

ooo

آپ بھی اپنی من پسند کہانی، نظم، لطیفہ یا اپنے ہاتھ سے بنائی کوئی تصویر اپنی فوٹو کے ساتھ ہمیں اس میل آئی ڈی (avadhnamanaintare@gmail.com) پر بھیج سکتے ہیں، ہم اسے بھی اسی طرح اپنے اخبار میں شائع کریں گے۔

لطیفے

جہاز چلا رہا تھا

ہوائی جہاز کے ایک حادثے میں کوئی شخص زندہ نہ بچا۔ ماہرین جائے حادثہ پر پہنچے تو ہر چیز یوں تباہ ہو چکی تھی کہ حادثے کی وجوہات کا پتہ چلانا ممکن نہیں تھا۔ تباہ شدہ جہاز کے قریب کسی درخت پر ایک بندر بیٹھا تھا، جس کے گلے میں ایئرلائن کا ٹیگ لٹک رہا تھا۔ پتہ چلا کہ یہ بندر بھی تباہ ہونے والے جہاز کا مسافر تھا۔ اسے پکڑ لیا گیا۔ اشاروں کی زبان کے ایک ماہر کی خدمات حاصل کی گئیں، تاکہ وہ بندر سے بات چیت کر کے کچھ معلوم کر سکے۔ تفتیشی بورڈ نے ماہر کے ذریعے بندر سے سوال کیا، "حادثہ کتنے بجے ہوا تھا؟" اشاروں کی زبان والے ماہر نے سوال بندر کو سمجھایا، بندر نے سوال سن کر اپنی کلائی کی طرف اشارہ کیا، پھر دونوں ہاتھوں کی دس انگلیاں کھڑی کیں، اس کے بعد اس نے دونوں ہاتھ جوڑ کر اپنے گال پر رکھے اور سر کو ٹیڑھا کر لیا۔ ماہرین نے اشارہ سمجھ کر بتایا "بندر کہہ رہا ہے حادثہ رات کے دس بجے ہوا۔" تفتیشی بورڈ نے اگلا سوال کیا، "اس وقت مسافر کیا کر رہے تھے؟" بندر نے پھر دونوں ہاتھ اپنے گال کے ساتھ رکھ کر سر کو ٹیڑھا کیا، ماہر نے پھر بتایا، "بندر کہہ رہا ہے مسافر سو رہے تھے!" ایئر ہوسٹسیں کیا کر رہی تھیں؟ بندر نے کہا "سو رہی تھیں۔" تفتیش کرنے والوں نے پوچھا "پائلٹ کیا کر رہا تھا؟" بندر نے پھر وہی جواب دیا "سو رہا تھا۔" تفتیشی ٹیم میں سے ایک نے بندر سے پوچھا، "جب سب لوگ سو رہے تھے تو تم کیا کر رہے تھے؟" بندر نے دونوں ہاتھوں کو گھماتے ہوئے اشارے سے بتایا، "جہاز چلا رہا تھا۔"

تنخواہ میں اضافہ

ایک ملازم کو تنخواہ ملی تو اس نے سوچا بیوی کے حوالے کرنے سے پہلے کم از کم رقم تو گن لیں۔ جب اس نے رقم گنی تو اس میں سو روپے زیادہ تھے۔ وہ فوراً کیشئر کے پاس پہنچا اور بولا آپ نے غلطی سے سو روپے زیادہ دے دیئے ہیں۔ کیشئر نے رقم گنی اور کہا رقم بالکل ٹھیک ہے۔ بات دراصل یہ ہے کہ آپ کی تنخواہ میں گزشتہ تین مہینوں سے سو روپے کا اضافہ ہو چکا ہے۔ وہ شخص حیرانگی سے بولا۔ "کمال ہے یار۔ میری بیوی نے تو مجھے بالکل بتایا ہی نہیں۔"

آٹھ دن

جج۔ بڑے شرم کی بات ہے تم نے ایک ہفتے کے دوران سات چوریاں کیں۔ ملزم۔ جی اس میں شرم کی کون سی بات ہے۔ ہفتے میں سات ہی تو دن ہوتے ہیں اگر آٹھ ہوتے تو آٹھ چوریاں کر کے دکھاتا۔

شیو

ایک آدمی (دوسرے سے) دن میں کتنی مرتبہ شیو کرتے ہو؟ دوسرا آدمی: چالیس پچاس مرتبہ۔ پہلا آدمی: حیرت ہے، کیا تم پاگل ہو؟ دوسرا آدمی: جی نہیں میں حجام ہوں۔

ooo

احمق خرگوش اور چڑا

کسی ملک میں ایک بہت بڑا اور گھنا جنگل تھا۔ اس جنگل میں ایک چھوٹے سے درخت پر ایک چڑا نے گھونسلہ بنایا تھا جو بہت بڑا اور مضبوط تھا۔ چڑا اس گھونسلے میں تنہا رہتا تھا۔ چند دنوں بعد جنگل سوکھنے لگا اور اس میں بہنے والی ندی بھی [illegible]

اس پر آپ کا حق ختم ہو چکا ہے۔ یہ گھونسلہ اب میرا ہے میں یہاں کئی ماہ سے رہ رہا ہوں خرگوش نے کہا۔ چڑا اور خرگوش میں بحث و تکرار ہو رہی تھی کہ یہ گھونسلہ میرا ہے نہیں یہ میرا ہے۔ چڑا سمجھ گیا کہ اس بحث سے کچھ ہونے والا نہیں ہے اس [illegible]

نئی دہلی ریلوے اسٹیشن پر بھگدڑ معاملہ

آر ایل جے پی نے ریلوے اور مرکزی حکومت کو ذمہ دار ٹھہرایا

واقعہ کی تفصیلی تحقیقات ہونی چاہئے، وزیر ریلوے استعفیٰ دیں: دہلی کانگریس، آر جے ڈی نے اموات پر کیا غم کا اظہار

پٹنہ۔(یو این آئی) راشٹریہ لوک جن شکتی پارٹی (آر ایل جے پی) کے قومی ترجمان شرون اگروال نے نئی دہلی ریلوے اسٹیشن پر بھگدڑ میں عقیدت مندوں کی موت پر دکھ کا اظہار کیا ہے اور اس حادثہ کے لئے ریلوے اور مرکزی حکومت کو ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ مسٹر اگروال نے اتوار کو الزام لگایا کہ پریاگ راج جانے والے عقیدت مندوں کی بڑی بھیڑ کو دیکھتے ہوئے ریلوے اور مرکزی حکومت کو بہتر انتظامات کرنے چاہیے تھے، لیکن لاپرواہی اور بدانتظامی کی وجہ سے یہ المناک حادثہ پیش آیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ واقعہ ریلوے انتظامیہ کی ناکامی اور مرکزی حکومت کی بے حسی کو اجاگر کرتا ہے۔ انہوں نے حکومت اور ریلوے انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ وہ عقیدت مندوں کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے ٹھوس اقدامات کرے تاکہ آئندہ ایسے واقعات رونما نہ ہوں۔ مسٹر اگروال نے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) پر حملہ کرتے ہوئے کہا کہ مرکز اور اتر پردیش کی حکومتوں کی پوری توجہ کمبھ میلہ میں نہانے والے وی آئی پیز پر ہے، جبکہ عام عقیدت مندوں کی حفاظت کو نظر انداز کیا جارہا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بی جے پی نے اس عقیدے کے واقعہ کو مکمل طور پر سیاسی واقعہ بنا دیا ہے، انہوں نے کہا کہ بھگدڑ میں زیادہ تر اموات بہار کے لوگوں کی ہیں۔ مہا کمبھ کی وجہ سے 17 دنوں کے اندر بھگدڑ مچنے کا یہ دوسرا واقعہ ہے، جس میں سینکڑوں عقیدت مند اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔ اتر پردیش حکومت کو نشانہ بناتے ہوئے مسٹر اگروال نے کہا کہ مہا کمبھ کے لیے عقیدت مندوں کو بڑے پیمانے پر مدعو کیا گیا تھا، لیکن بھیڑ کو کنٹرول کرنے اور نظام کو برقرار رکھنے کے لیے کوئی ٹھوس قدم نہیں اٹھایا گیا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی لاپرواہی کی وجہ سے مہا کمبھ اب موت کا کمبھ بنتا جارہا ہے۔ آر ایل جے پی کے ترجمان نے کہا کہ ریلوے اسٹیشنوں اور شاہراہوں پر صورتحال قابو سے باہر ہوگئی ہے۔ عقیدت مندوں

کے ساتھ غیر انسانی سلوک کیا جارہا ہے، اور شہروں میں افراتفری مچی ہوئی ہے۔ انہوں نے مرکز اور یوپی حکومتوں پر بھیڑ مینجمنٹ میں ناکام ہونے کا الزام لگایا ہے۔ انہوں نے مرکزی حکومت سے مطالبہ کیا کہ مہا کمبھ ختم ہونے تک ملک کے تمام ریلوے اسٹیشنوں اور شاہراہوں پر معیاری آپریٹنگ طریقہ کار کو نافذ کیا جائے تاکہ اس طرح کے واقعات کو روکا جاسکے۔

نئی دہلی ریلوے جنکشن پر ہوئے واقعہ پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے دہلی پردیش کانگریس نے اتوار کو تفصیلی تحقیقات، متاثرین کو مالی امداد اور ریلوے کے وزیر اشونی وشنو سے استعفیٰ دینے کا مطالبہ کیا۔ دہلی پردیش کانگریس کے صدر دیویندر یادو نے آج کہا کہ "نئی دہلی ریلوے جنکشن پر بھگدڑ میں لوگوں کی موت کی خبر بہت افسوسناک ہے۔ سرکاری طور پر یہ کہا گیا ہے کہ 18 لوگوں کی موت ہوئی ہے، لیکن کل جس طرح کا ماحول تھا وہ بہت افسوسناک ہے۔" انہوں نے کہا کہ "یہ صورتحال اس لیے پیدا ہوئی کہ کچھ لوگوں نے یہ افواہیں پھیلائی تھیں کہ حکومت نے کمبھ میلے کے لیے مفت ٹرین سروس فراہم کی ہے۔ میرے خیال میں اس کی وجہ سے ہزاروں اور لاکھوں لوگ وہاں پہنچے، لیکن کوئی نظام اور کوئی کنٹرول نہ ہونے کی وجہ سے لوگ اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ واقعے کی تفصیلی تحقیقات کرائی جائے اور متاثرین کو مناسب مالی امداد فراہم کی جائے۔ دہلی کانگریس نے کہا ہے کہ ریلوے کے وزیر اشونی ویشنو کو استعفیٰ دینا چاہئے اور اس واقعہ کے لئے ملک سے معافی مانگنی چاہئے۔

راشٹریہ جنتا دل نے نئی دہلی اسٹیشن پر بھگدڑ کی وجہ سے ہونے والی اموات پر غم کا اظہار کیا ہے۔ آر جے ڈی کی جانب سے سابق وزیر اعلیٰ رابڑی دیوی، حزب اختلاف کے لیڈر تیجسوی پرساد یادو، رکن پارلیمنٹ ڈاکٹر میسا بھارتی، سابق وزیر تیج پرتاپ یادو، ریاستی صدر جگدانند سنگھ، سابق مرکزی وزیر جے پرکاش نارائن یادو، کانتی سنگھ، قومی نائب صدر ادے نارائن چودھری، قومی پرنسپل سکریٹری عبدالرشید کمار، قومی چیف ترجمان پروفیسر منوج کمار جھا، راجیہ سبھا رکن پارلیمنٹ سنجے یادو، قومی جنرل سکریٹری بھولا یادو، سید فیصل علی، بینو یادو، قومی خزانچی ڈاکٹر سنیل کمار سنگھ، ریاستی نائب صدر اشوک کمار سنگھ، ڈاکٹر تنویر حسن، سریش پاسوان، شیو چندر رام، ریاستی جنرل سکریٹری رنو جے ساہو، ریاستی خزانچی محمد مہدی کامران، ریاستی چیف ترجمان شکتی سنگھ یادو، قانون ساز کونسلر قاری محمد شعیب، ریاستی ترجمان اعجاز احمد اور دیگر لیڈروں نے نئی دہلی اسٹیشن پر افراتفری اور بھگدڑ کی وجہ سے ہونے والی بے وقت موت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے اور حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ مرنے والوں کے لواحقین کو معاوضہ اور زخمیوں کا مناسب علاج فراہم کیا جائے۔ آر جے ڈی لیڈروں نے کہا کہ اتنے سرکاری وسائل کے باوجود بھگدڑ میں عقیدت مند اپنی جانیں گنوا رہے ہیں اور ڈبل انجن والی حکومت ان بدقسمت واقعات کی پردہ پوشی اور تشہیر کرنے میں مصروف ہے۔ حکومت عام لوگوں اور عقیدت مندوں کی حفاظت کو یقینی بنانے کے بجائے وی آئی پیز کو سہولیات فراہم کرنے اور ان کے خصوصی انتظامات تک محدود ہے۔

بہار کے وزیر اعلیٰ نتیش کمار نے آج نئی دہلی ریلوے اسٹیشن پر پیش آنے والے افسوسناک واقعہ میں لوگوں کی موت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا۔ مسٹر کمار نے اس واقعہ کو انتہائی افسوسناک قرار دیا اور ایشور سے پرارتھنا کی کہ وہ متوفی کے اہل خانہ کو یہ غم کی گھڑی برداشت کرنے کی طاقت دے۔ وزیر اعلیٰ نے اس افسوسناک واقعہ میں مرنے والوں کے لواحقین کو 2 لاکھ روپے اور زخمیوں کو وزیر اعلیٰ ریلیف فنڈ سے 50 ہزار روپے دینے کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے اس حادثے میں زخمی ہونے والوں کی جلد صحت یابی کی خواہش کی۔

مرکز کی بدانتظامی کی وجہ سے عقیدت مندوں کی جانیں گئیں: سنجے سنگھ

نئی دہلی۔(یو این آئی) عام آدمی پارٹی نے نئی دہلی ریلوے اسٹیشن پر ہونے والے حادثہ کے لئے مرکز کی بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) حکومت کی بدانتظامی اور بے عملی کو ذمہ دار ٹھہراتے ہوئے کہا کہ ملک میں بار بار ریل حادثات ہو رہے ہیں اور کتنے حادثات کے بعد ریلوے کے وزیر اور مرکزی حکومت کی جوابدہی طے ہوگی۔ پارٹی کے راجیہ سبھا ایم پی سنجے سنگھ نے اتوار کو ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ ریلوے انتظامیہ کی بدانتظامی اور بے عملی کی وجہ سے ہفتہ کو نئی دہلی ریلوے اسٹیشن پر ایک بڑا حادثہ پیش آیا۔ اس حادثہ میں مہا کمبھ اسنان کرنے جارہے عقیدت مند اور لوگ اپنے دوسرے کام کے لئے جارہے تھے۔ اس حادثہ میں مرنے والوں کی صحیح تعداد ابھی تک سامنے نہیں آئی ہے، جب کہ کچھ کہہ رہے ہیں کہ یہ 15 ہے، کچھ لوگ یہ تعداد 18 بتا رہے ہیں۔ عینی شاہدین کا کہنا ہے کہ اصل تعداد اس سے کہیں زیادہ ہوسکتی ہے۔ حکومت کی بے عملی اور عدم توجہی کے باعث ایسے واقعات بار بار ہوتے رہتے ہیں لیکن حکومت سب سے پہلے انہیں دبانے کا کام کرتی ہے۔ جاں بحق اور زخمیوں سے کوئی ہمدردی نہیں دکھائی جاتی، الٹا صحافیوں کے موبائل فون توڑ دیے جاتے ہیں تاکہ وہ واقعے کی حقیقت کو کیمرے میں قید نہ کرسکیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت پہلے اس واقعے کی تردید کرتی ہے کہ ایسا کچھ نہیں ہوا، یہ سب افواہ اور جھوٹ ہے۔ پھر جب مرنے والوں کی لاشیں سامنے آتی ہیں تو انکار نہیں کر پاتے اور اسے قبول کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں اور پھر لیپا پوتی شروع ہو جاتی ہے۔ اس ملک میں کب تک ایسا ہوتا رہے گا؟ کتنے حادثات کے بعد ملک کے وزیر ریلوے اور مرکزی حکومت کی جوابدہی طے ہوگی؟ اے اے پی لیڈر نے کہا کہ ہفتہ کو نئی دہلی ریلوے اسٹیشن سے جو ویڈیو سامنے آیا وہ بہت چونکا دینے والا ہے۔ ریلوے پلیٹ فارم پر ہزاروں لوگ نظر آرہے ہیں۔ پورا پلیٹ فارم بھرا ہوا ہے لیکن ریلوے انتظامیہ بھیڑ پر قابو پانے کے لیے کہیں نظر نہیں آرہی۔ اچانک بھگدڑ مچ گئی۔ لوگ اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے لیکن ریلوے کے وزیر پورے واقعہ کی تردید کرتے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ کچھ نہیں ہوا۔

موجودہ حکومت لوگوں کی امیدوں پر کھری نہیں اتری: محبوبہ مفتی

سری نگر۔(یو این آئی) پی ڈی پی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ محبوبہ مفتی نے حکومت پر جموں و کشمیر کے لوگوں کے مشکلات کو دور کرنے کی تاکید کرتے ہوئے کہا ہے کہ لوگوں کو جو موجودہ حکومت سے امیدیں تھیں وہ پوری نہیں ہوئی ہیں انہوں نے کہا: کشمیر کے لوگوں کی خاموشی کو نارملسی نہیں سمجھا جانا چاہئے پی ڈی پی صدر نے ان باتوں کا اظہار اتوار کو یہاں نامہ نگاروں کے ساتھ بات کرنے کے دوران کیا۔ انہوں نے کہا: لوگوں کو امید تھی کہ موجودہ سرکار ان کے مشکلات کو دور کرے گی لیکن ایسا کچھ بھی نہیں ہوا۔ ان کا کہنا تھا: کل جو سرکاری ملازم برطرف کئے گئے ان میں سے ایک پولیس اہلکار فردوس احمد تھا جس کو ملی ٹنٹوں نے زخمی کر دیا تھا اور وہ یہاں قمرواری علاقے میں رہائش پذیر تھا اپنے گھر نہیں جا رہا تھا۔ محبوبہ مفتی نے کہا کہ جو لوگوں کو امید تھی کہ تبدیلی آئے گی ایسا نہیں ہوا ہے۔ انہوں نے کہا: عمر عبداللہ صاحب سے میری گذارش ہے کہ آپ کو لوگوں نے اعتماد دیا ہے جو فیصلے سال 2019 میں غیر آئینی طور پر لئے گئے کہیں آسمبلی بزنس رولز جس کی کمیٹی میں آپ نے پی ڈی پی، سجاد لون اور انجینئر رشید کو نہیں لیا بلکہ بی جے پی کو لیا، اس فیصلہ پر آپ مہر نہ لگائیں۔ ان کا کہنا تھا: میں بی جے پی حکومت سے کہنا چاہتی ہوں کہ وہ سال 2016 کی طرح یہاں لوگوں کے ساتھ بات چیت کرنے کے لئے ایک وفد بھیجیں۔ انہوں نے کہا: اُس وقت یہاں علاحدگی پسند ٹس سے مس نہیں ہوئے تھے وہ سمجھتے تھے کہ پتھر سے مسئلہ حل ہوگا لیکن ایسا نہیں ہوا۔ سابق وزیر اعلیٰ نے کہا: آج بی جے پی کو یہ سوچنا چاہئے کہ یہاں سب کچھ ٹھیک ٹھاک نہیں ہے اگر ایسا ہوتا تو یہاں روز سیکورٹی میٹنگیں نہیں بلائی جاتیں۔ انہوں نے کہا: کشمیر میں لوگوں کی خاموشی کو نارملسی نہیں سمجھا جانا چاہئے یہاں پکڑ دھکڑ کا سلسلہ بند کیا جانا چاہئے، باہر کے جیلوں میں بند لوگوں کو یہاں واپس لایا جانا چاہئے تاکہ والدین ان کو دیکھ سکیں۔ ان کا زور دے کر کہنا تھا کہ راول پور، مظفر آباد سڑکوں کو دوبارہ کھولا جانا چاہئے۔

ممبئی کی کثیر المنزلہ عمارت میں آگ لگنے سے دو افراد ہلاک

ممبئی۔(یو این آئی) جنوبی ممبئی کے مسجد بندر علاقے میں اتوار کو ایک کثیر المنزلہ عمارت کے بجلی کے میٹر باکس میں آگ لگنے سے دو خواتین کی موت ہوگئی اور سات دیگر زخمی ہو گئے۔ فائر بریگیڈ ذرائع کے مطابق بجلی کے عام میٹر باکس میں صبح 6.11 بجے آگ لگی۔ آگ لگنے سے عمارت میں دھواں پھیل گیا۔ ذرائع کے مطابق دو خواتین، جو پہلی منزل پر تھیں، ان کے ہاتھ اور ٹانگوں پر زخم آئے اور دھوئیں کی وجہ سے ان کا دم گھٹ گیا، دونوں کو سرکاری زیر انتظام جے جے اسپتال لے جایا گیا جہاں انہیں مردہ قرار دیا گیا۔ ان کی شناخت ضیا شیخ شاہ (30) اور شبیلہ خاتون شیخ (42) کے طور پر ہوئی ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ جھلسنے والے افراد کا جے جے اسپتال اور جی ٹی اسپتال میں علاج کیا جارہا ہے۔ زخمیوں میں کریم شیخ (20)، عادل راجہ شیخ (24) (دونوں مرد)، نفیس سورتی (24)، سجیہ عالم شیخ (30)، سہیلہ خاتون شیخ (42)، شاہین شیخ (22)، شاہین عالم شیخ (22) (باقی تمام خواتین) شامل ہیں۔

وقف بل کیلئے متعلقین کے ساتھ مشاورت نہیں کی گئی: میر واعظ

سری نگر۔(یو این آئی) میر واعظ کشمیر مولوی عمر فاروق کا کہنا ہے کہ وقف بل کو متعارف کرنے میں مسلمانوں کے تحفظات کو مکمل طور پر نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس ضمن میں متعلقین کے ساتھ کوئی مشاورت نہیں کی گئی اور جس طرح بل کو پارلیمنٹ میں متعارف کیا جارہا ہے اس سے ہمارے اداروں کی خودمختاری کو خطرہ لاحق ہے۔ میر واعظ نے ان باتوں کا اظہار اتوار کو وسطی کشمیر کے ضلع بڈگام میں ایک تقریب کے حاشیئے پر نامہ نگاروں کے ساتھ بات کرنے دوران کیا۔ انہوں نے کہا: وقف بل پر ہم نے پہلے ہی موقف واضح کیا ہے، افسوس کی بات ہے کہ ہمارے خدشات کو دور نہیں کیا جارہا ہے جس طرح سے اس بل کو متعارف کیا جارہا ہے تو اس میں مسلمانوں کے تحفظات کو نظر انداز کیا جارہا ہے اور ہم نے جو تجاویز پیش کی تھیں ان کو بھی مکمل طور پر صرف نظر کیا گیا ہے۔ ان کا کہنا تھا: اہم بات یہ ہے کہ متعلقین کے ساتھ بھی کوئی مشاورت نہیں کی گئی اور اس بل کو پارلیمنٹ میں اس طرح پیش کیا جارہا ہے جس سے ہمارے اداروں کی خودمختاری کو خطرہ ہے اور ہماری مساجد، درس گاہوں، امام بارگاہوں وغیرہ پر سرکاری کنٹرول ہوگا۔ آنے والے اسمبلی اجلاس کے بارے میں پوچھے جانے والے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے میر واعظ نے شراب کے متعلق نیشنل کانفرنس کے ایک لیڈر کے بیان کی مذمت کی۔ انہوں نے کہا: جموں و کشمیر ہمیشہ سے سیاحتی مقام رہا ہے اور یہاں سیاحت کو فروغ دینے کے لیے شراب کی فروخت کی ضرورت نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ نیشنل کانفرنس کا ریونیو جنریشن کے لیے شراب کی اجازت دینے کا بیان افسوسناک ہے۔ کشمیری پنڈتوں کی واپسی کے بارے میں پوچھے جانے پر ان کا کہنا تھا کہ ان کی وطن واپسی باہمی افہام و تفہیم پر ہونی چاہئے۔ عمر فاروق نے کہا کہ کشمیری پنڈتوں کی بحفاظت اور باوقار واپسی کو یقینی بنانے کے لیے اسکالروں اور سیاسی رہنماؤں پر مشتمل بین کمیونٹی بات چیت ضروری ہے۔ جنوبی کشمیر میں کشمیری پنڈتوں کے لئے الگ بستیاں قائم کرنے کے پلان کو رد کرتے ہوئے کہا کہ کشمیر میں ہمیشہ سے مختلف مذہبوں سے وابستہ لوگوں نے مل جل کر زندگی گذاری ہے۔ تین سرکاری ملازموں کی برطرفی کے متعلق بات کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا: سرکاری ملازموں کے خلاف حکومت کی کارروائی باعث تشویش ہے کیونکہ کئی ملازموں کو بغیر تحقیقات کے برطرف کیا جارہا ہے۔ میر واعظ نے کہا: اسلامی لٹریچر پر پابندی کا کوئی جواز نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ جموں و کشمیر کو درپیش چلینجوں کے حل کے لئے بات چیت انتہائی ضروری ہے۔

مولانا مرزا عسکری حسین کو ملی اعزازی ڈاکٹریٹ کی سند

کلکتہ۔ سرزمین مٹیابرج کلکتہ سے تعلق رکھنے والے کویت میں مقیم مسجد الشعبان کے امام جماعت حجۃ الاسلام والمسلمین کو "فرانک فورڈ عالمی یونیورسٹی" کے ذریعہ "ڈاکٹریٹ آف ریلیجنس اسٹڈیز اینڈ سوشل ورک" میں اعزازی ڈاکٹریٹ سے نوازا گیا۔ گزشتہ روز ۱۵ فروری ۲۰۲۵ کو دہلی میں موجود "فرانکفورڈ بین الاقوامی یونیورسٹی" ہندوستان میں موجود برانچ کے ذریعہ مولانا موصوف کو "سماجی فلاحیات اور ماہر دینیات" کی اعزازی ڈاکٹریٹ کی ڈگری سے نوازا گیا۔ نوئیڈا کے سیکٹر ۱۳۵ ہوٹل سندل سوئٹس میں منعقدہ تقریب میں ہندوستان کے گوشہ و کنار کے مختلف علوم و فنون اور شعبہ جات کے ماہرین کے اس اجتماع میں کل ۱۰۰ سے زائد دانشوروں کو اعزازی اور فخریہ ڈاکٹریٹ کی سند سے نوازا گیا۔ مختلف علوم اور شعبہ جات میں سرگرم ماہرین اور علمی و فلاحی سرگرمیوں کو سراہنے اور عالمی سطح پر مستحق اعزاز سے نوازنے کی غرض سے برگزیدہ اس تقریب میں ہندوستان میں اس یونیورسٹی کے سربراہ نے اپنی افتتاحی تقریر میں اس تقریب کے اہداف کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کے کی یہ اعزازی سند دریافت کرنے والے ماہرین کو ان کی علمی اور عملی لیاقتوں کی بنیاد پر دی جارہی ہیں تاکہ دنیا کے سامنے انہیں انکا واقعی اعزاز مل سکے۔ مولانا مرزا عسکری حسین نے ابتدائی دینی تعلیم دہلی مدرسہ جامعہ اہل بیت ع سے اور اعلی دینی تعلیم حوزہ علمیہ قم میں حاصل کی، مولانا موصوف باقاعدہ طور پر سن ۲۰۰۰ سے تعلیم و تدریس کے ہمراہ اپنے تبلیغی سفر کا آغاز کیا اور ہندو بیرون ہند آپ کی تبلیغی دینی خدمات نمایاں ہیں۔ اپ کے تبلیغی سفر کامیابی کا اہم راز آپ کی خداداد ی ذاتی لیاقتوں کے ہمراہ یہ بھی ہے کہ بیک وقت آپ ۷ زبانوں میں مہارت بھی رکھتے ہیں۔ سن ۲۰۱۲ سے آپ نے تبلیغی سرگرمیوں کے ہمراہ فلاحی خدمات کا بھی آغاز کیا اور تعلیمی صحت اور فلاحی امور کے مختلف شعبوں میں ہندوستان کے گوشہ و کنار میں خدمات پیش کر رہے ہیں۔ موصوف کا اعزاز قوم و ملت کے لئے ایک لمحہ مسرت ہے۔

عمر عبداللہ کا دہلی ریلوے اسٹیشن بھگدڑ واقعے پر اظہار غم

سری نگر۔(یو این آئی) جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے دہلی ریلوے اسٹیشن پر بھگدڑ مچنے کے نتیجے میں ہوئے انسانی جانوں کے زیاں پر گہرے دکھ کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے سوگوار کنبوں کو تعزیت اور زخمیوں کی جلد صحتیابی کے لئے دعا کی۔ بتادیں کہ دہلی ریلوے اسٹیشن پر ہفتے اور اتوار کی درمیانی شب بھگدڑ کے واقعے میں کم سے کم 18 افراد کی موت واقع ہوئی ہے جبکہ کئی دیگر زخمی ہوئے ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے اس واقعے پر دکھ کا اظہار کرتے ہوئے اتوار کو اپنے دفتر کے ایکس ہینڈل پر ایک پوسٹ میں کہا: دہلی ریلوے اسٹیشن پر آج ہونے والی المناک بھگدڑ، جس کے نتیجے میں کم از کم 18 جانیں چلی گئیں اور بہت سے لوگ زخمی ہوئے، سے گہرا دکھ ہوا۔ انہوں نے کہا: میں سوگوار کنبوں کو تعزیت پیش کرتا ہوں اور زخمیوں کی جلد صحت یابی کے لئے دعا گو ہوں۔

نقوی نے کانگریس کنبہ کو کنفیوژن کا جھنڈ قرار دیا

حیدرآباد۔(یو این آئی) سابق مرکزی کابینی وزیر اور بی جے پی کے سینئر لیڈر مختار عباس نقوی نے آج کانگریس پر طنز کرتے ہوئے کہا کہ یہ "خاندان کے کنفیوژن کے جھنڈ" سے بھرے "ڈائناسٹی کے ڈیفالٹر شیخی بازوں کا ڈزنی لینڈ" بن گیا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی پر کانگریس کے حملے کا سخت جواب دیتے ہوئے مسٹر نقوی نے کہا، "اس مودی فوبیا کی بیماری نے کانگریس کو ایک نان پرفارمنگ پارٹی اور خاندان کو ایک نان پروڈکٹیو خاندان بنا دیا ہے۔ اتوار کو حیدرآباد میں نامہ نگاروں کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر نقوی نے کہا کہ کانگریس کی "مودی ہیٹنگ سنک، ہندوستان ہیٹنگ سازش کی شکل اختیار کر چکی ہے" اور یہ ہندوستان کے وقار کو داغدار کرنے کا یہ مکروہ جنون ہے جو کانگریس کو خاک میں ملا رہا ہے۔ مسٹر نقوی نے کہا کہ سلطانی غرور اور جاگیرداری کے نشہ میں چکنا چور کانگریس کی حمایت کی مینڈیٹ وینٹی لیٹر پر ہے لیکن تکبر ایکسی لیٹر پر ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ کانگریس سکڑتی جارہی ہے۔ مسٹر نقوی نے کہا کہ وزیر اعظم مودی کی قیادت میں بی جے پی مسلسل جیت کا جھنڈا لہرا رہی ہے، وہیں کانگریس کی قیادت کانگریس کی شکست کے ریکارڈ بنانے میں مصروف ہے۔ مسٹر نقوی نے کہا کہ مرکز میں یہ پہلی غیر کانگریسی حکومت ہے جو کانگریس کی حمایت یا خاندان کے ریموٹ کنٹرول کے بغیر تین میعاد تک گڈ گورننس کے کامیاب سفر کو آگے بڑھا رہی ہے۔ یہ ان لوگوں کا مسئلہ ہے۔

مقالہ خوانی کی زبان پیش کش کی زبان ہونی چاہیے: پروفیسر محمد کاظم

دہلی کے کہنہ مشق اور جواں عمر قلمکاروں کا پانچ روزہ ادبی اجتماع 'نئے پرانے چراغ' کا تیسرا دن

نئی دہلی۔ "نئے پرانے چراغ" کے تیسرے دن "تنقیدی و تحقیقی اجلاس" کا آغاز پروفیسر خواجہ محمد اکرام الدین اور پروفیسر محمد کاظم کی صدارت میں ہوا جب کہ نظامت کے فرائض ڈاکٹر نوشاد منظر نے بہ حسن و خوبی انجام دیے۔ اس اجلاس میں دہلی کی تینوں یونیورسٹیوں کے ریسرچ اسکالرز نے اپنے تحقیقی موضوعات پر مقالات پیش کیے جن میں ہما خانم (دہلی یونیورسٹی) "ناول 'مائی' عورتوں کے معاشرتی تشخص کا استعاراتی بیانیہ"، سفر نقوی (دہلی یونیورسٹی) "انیس اشفاق کے کی انیس شناسی: دریا کے رنگ کے حوالے سے" عبد الرحمان (جامعہ ملیہ اسلامیہ) "منیب الرحمان کی نظم نگاری کا جائزہ"، حرا قمر (دہلی یونیورسٹی) "کاغذی ہے پیراہن اور نفسیاتی کشمکش"، امام الدین امام (دہلی یونیورسٹی) "عروضی مباحث: ایک جائزہ" محمد ثامر رضا (جامعہ ملیہ اسلامیہ) "قصہ مہر افروز و دلبر: کہانی، کردار اور اسلوب کا تجزیہ"، عظمیٰ رضوان (دہلی یونیورسٹی) "افسانہ نگار: سرلا دیوی: تعارف نہ کہ تنقید"، ساجد انصاری (جامعہ ملیہ اسلامیہ) ملا وجہی کے بعد دکن میں ادبی نثر کا خلا: اسباب و عوامل"، شہلا کلیم (جواہر لعل نہرو یونیورسٹی) "باصر سلطان کاظمی کی شعری کائنات: ایک جائزہ" کے نام شامل ہیں۔

پروفیسر محمد کاظم نے تمام مقالہ نگاروں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا کہ مقالے کی زبان تحریری نہیں بلکہ پیش کش کی زبان ہونی چاہیے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مقالہ پیش کرتے وقت اس کے اوصاف ہی نہیں بلکہ کمیوں کا بھی بیان ہونا چاہیے، ایک مقالہ نگار کو جج کا کردار پیش کرنا چاہیے۔ مقالے کی زبان گفتگو اور عام بول چال کی زبان ہونی چاہیے تاکہ مقالے سامعین اور حاضرین کو جوڑے رکھیں۔

اجلاس کے دوسرے صدر پروفیسر خواجہ محمد اکرام الدین نے تمام مقالہ نگاران کو بہترین مقالے پیش کرنے پر مبارک باد پیش کی۔ انہوں نے مزید کہا کہ مقالہ خوانی کا انداز عام گفتگو جیسا ہونا چاہیے۔ روانی ہو مگر اس میں ٹھہراؤ بھی ہو جس سے بات واضح ہو جائے اور سامعین تک ترسیل کا فریضہ ادا ہو سکے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مقالوں میں اقتباسات ضرورت کے مطابق ہی ہونے چاہئیں۔

ظہرانے کے بعد تخلیقی اجلاس کا آغاز ہوا جس کی صدارت ڈاکٹر نعیمہ جعفری پاشا اور سینئر صحافی سہیل انجم نے کی اور نظامت کے فرائض ڈاکٹر شاداب شمیم نے انجام دیے۔ اس اجلاس میں کل 11 تخلیقات پیش کی گئیں جن میں ڈاکٹر رخشندہ روحی مہدی (کہاں ہے منزل راہ تمنا)، ڈاکٹر ممتاز عالم رضوی (لاحول)، ڈاکٹر ناظمہ جبیں (تشنہ منزلیں)، چشمہ فاروقی (مس پرفیکٹ)، مینا خان (سلاخیں زندگی کی)، ڈاکٹر طاہرہ منظور (داستان)، شفا فاروقی (ایک خواب دو حقیقتیں)، غزالہ پروین (وفا جن سے کی)، ڈاکٹر ثمر جہاں (شکست)، ڈاکٹر توصیف خاں (یار طرح دار کی شخصیت: انشائیہ)، نازیہ دانش (فریب چہرے) کے نام شامل ہیں۔

اس موقع پر صدارتی تقریر کرتے ہوئے ڈاکٹر نعیمہ جعفری پاشا نے کہا کہ اردو کا مستقبل محفوظ ہاتھوں میں ہے۔ انہوں نے تمام تخلیق کاروں کو مبارک باد پیش کرتے ہوئے کہا میری آپ سب سے گزارش ہے کہ اردو زبان کے ساتھ ساتھ اردو رسم الخط کی بھی حفاظت کریں، یہی اردو کی حفاظت اور تابناکی کی علامت ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مکالموں کی ادائیگی تخلیق کار کی فنی خوبیوں کو بیان کرتی ہے۔

اجلاس کے دوسرے صدر سینئر صحافی سہیل انجم نے فرداً فرداً تمام تخلیق کاروں کو مبارک باد پیش کی۔ اپنے صدارتی خطبے میں انھوں نے کہا کہ اردو اکادمی نے نوجوانوں کی صلاحیتوں کو ابھارنے کے لیے یہ شاندار پلیٹ فارم مہیا کیا ہے، اس کی دنیا بھر میں کہیں نظیر نہیں۔ انھوں نے مزید کہا کہ خوش آیند بات یہ ہے کہ 'نئے پرانے چراغ' کے اس ادبی اجتماع میں تقریباً پانچ سو قلمکار شرکت کر رہے ہیں۔ انھوں نے مزید کہا کہ افسانے پر اظہار خیال کرنا در اصل نقاد کا کام ہے تاہم کچھ تجربے کی باتیں بتاؤں تو اتنا کہوں گا کہ تجسس کی انتہا ہی افسانے کی اصل معراج ہے، لہٰذا جو کچھ کہا جائے اس میں تجسس اور سریت کا عنصر ہونا چاہیے۔

نئی دہلی ریلوے اسٹیشن کا حادثہ نہیں، قتل عام ہے، وزیر ریلوے استعفیٰ دیں

آستھا اور عقیدت کے ساتھ کمبھ کی یاترا پر نکلے افراد کو انتظامیہ کی ناکامی کی بھینٹ چڑھا دیا گیا: سپریہ شرینیت

نئی دہلی: کانگریس کی ترجمان سپریہ شرینیت نے نئی دہلی ریلوے اسٹیشن پر پیش آئے المناک حادثے کو قتل عام قرار دیتے ہوئے ریلوے انتظامیہ اور وزیر ریلوے اشونی ویشنو پر شدید تنقید کی۔ انہوں نے کہا کہ یہ واقعہ حکومت کی مجرمانہ لاپروائی اور ریلوے کی سنگین ناکامی کا نتیجہ ہے۔ سپریہ شرینیت نے پریس کانفرنس میں کہا، "یہ کوئی عام حادثہ نہیں، یہ قتل عام ہے۔ آستھا اور عقیدت کے ساتھ کمبھ کی یاترا پر نکلے افراد کو انتظامیہ کی ناکامی کی بھینٹ چڑھا دیا گیا۔ حکومت کی نااہلی نے 18 قیمتی جانیں چھین لیں، جس میں 9 خواتین، 4 مرد اور 5 معصوم بچے شامل ہیں۔" انہوں نے کہا، "حادثے سے پہلے ہی ریلوے انتظامیہ کو اندازہ تھا کہ عقیدت مندوں کی بڑی تعداد کمبھ میں شرکت کے لیے ٹرینوں کا رخ کرے گی۔ 15 فروری کو ہر گھنٹے تقریباً 1500 جنرل ٹکٹ فروخت ہو رہے تھے لیکن اس کے باوجود بھیڑ کے کنٹرول کے لیے کوئی خاص انتظام نہیں کیا گیا۔" سپریہ شرینیت نے عینی شاہدین کے بیانات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اسٹیشن پر خوفناک مناظر دیکھنے کو ملے۔ وہاں لوگوں کی لاشیں بے یار و مددگار پڑی تھیں، مزدوروں نے لاشوں کو اٹھا اٹھا کر باہر نکالا، اسپتالوں میں جگہ کم پڑ گئی۔ لوگ اپنے پیاروں کو کھو کر بے بسی میں رو رہے تھے لیکن حکومت ان کی چیخیں سننے کو تیار نہیں۔" انہوں نے مزید کہا کہ پلیٹ فارم کی اچانک تبدیلی کی خبروں کو دبانے کی کوشش کی جارہی ہے، جبکہ یہی اصل افراتفری اور بھگدڑ کی بڑی وجہ بنی۔ اگر ریلوے کو پہلے سے علم تھا کہ عقیدت مندوں کا رش ہوگا، تو کیا حفاظتی انتظامات کیے گئے؟ کیا پولیس فورس تعینات کی گئی؟ کیا بار بار اعلانات کر کے بھیڑ کو سنبھالنے کی کوشش کی گئی؟ یا سب کچھ

حالات کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا گیا؟ سپریہ شرینیت نے انکشاف کیا کہ حادثے کے بعد حکومت اور ریلوے انتظامیہ نے حقائق کو دبانے کے لیے میڈیا پر دباؤ ڈالنا شروع کر دیا۔ ریلوے پولیس نے رپورٹنگ کرنے والے صحافیوں کے فون ضبط کیے، ان کی فوٹیج زبردستی ڈیلیٹ کرائی، حتیٰ کہ خواتین صحافیوں کے شناختی کارڈ تک چھین لیے گئے۔

انہوں نے سوال کیا کہ آخر حکومت کو کس بات کا خوف ہے؟ اگر آپ نے کچھ غلط نہیں کیا تو حقائق کو چھپانے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ آپ کو اپنے عوام کے سامنے سچ بولنے سے ڈر کیوں لگ رہا ہے؟ سپریہ شرینیت نے حکومت کی ترجیحات پر بھی سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ یہ حکومت عام لوگوں کے لیے کچھ کرنے کو تیار نہیں ہے، بلکہ صرف اپنے قریبی دوستوں اور وی آئی پی افراد کو سہولیات فراہم کر رہی ہے۔ ایک طرف وزیر اعظم اپنے خاص دوستوں کو وی وی آئی پی ڈبکی لگوا رہے ہیں، دوسری طرف عام عقیدت مندوں کو بھیڑ میں دم گھٹ کر مرنے کے لیے چھوڑ دیا جاتا ہے۔ ایک طرف حکومت اپنے دوستوں کو ہیلی کاپٹر میں گھما رہی ہے، دوسری طرف عام عوام کو ریلوے اسٹیشن پر لاوارث چھوڑ دیا گیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ریلوے وزیر کی بے حسی حد سے تجاوز کر چکی ہے۔ جب لوگ دم گھٹنے سے مر رہے تھے، تو وزیر ریلوے اشونی ویشنو اموات کے اعداد و شمار چھپانے میں لگے تھے۔ جب بھی کوئی ریلوے حادثہ ہوتا ہے، یہ وزیر صرف لیپا پوتی میں لگ جاتے ہیں۔ ان کا مقصد عوام کو جواب دینا نہیں، بلکہ حکومت کا دامن بچانا ہوتا ہے۔ سپریہ شرینیت نے کہا کہ یہ حکومت عام لوگوں کی جان کی پرواہ نہیں کرتی، اس لیے اب انہیں جواب دہ بنانا ہوگا۔ سپریہ شرینیت نے کہا، یہ حکومت کتنی بے حس ہو چکی ہے کہ جب لوگ بے بسی میں مر رہے تھے، تب ان کی جان بچانے کی بجائے ان کی موت کے اعداد و شمار چھپانے میں زیادہ محنت کی جارہی تھی۔ کیا حکومت کو پہلے سے معلوم نہیں تھا کہ کمبھ کے لیے لاکھوں لوگ سفر کریں گے؟ اگر معلوم تھا تو کیا اضافی ٹرینیں چلائی گئیں؟ کیا حفاظتی انتظامات کیے گئے؟ یا سب کچھ بھگوان بھروسے چھوڑ دیا گیا؟

خوف کے سائے میں جی رہے ہیں سنبھل کے مسلمان

شاہی جامع مسجد کے قریب ایک ہزار مکانات میں لگے ہیں تالے، گاوں چھوڑنے پر مجبور ہیں لوگ

سنبھل :16 فروری (پی این ایس) سنبھل میں 3 مہینے پہلے فساد ہوا تھا اور اس کا اثر اب بھی موجود ہے۔ حکام کا کہنا ہے کہ سنبھل کی شاہی جامع مسجد کے قریب تقریباً 1,000 مکانات میں تالے پڑے ہوئے ہیں، 16ویں صدی کی مسجد کے سروے کے عدالتی حکم پر پرتشدد مظاہروں کے تقریباً تین ماہ بعد کی یہ تصویر ہے۔ رہائشیوں کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ گرفتاری یا بدلے کے خوف سے بھاگ گئے ہیں۔ 24 نومبر کو جھڑپ اس وقت ہوئی جب ایک بڑا ہجوم اکٹھا ہوا اور پولیس کے ایکشن کے خلاف احتجاج کرنے لگا۔ اس فساد میں چار افراد جاں بحق اور متعدد زخمی ہو گئے تھے۔ مرنے والے تمام مسلمان تھے۔ پولیس کے اعلیٰ حکام کی جانب سے بار بار یقین دہانی کے باوجود کہ تشدد میں ملوث افراد کے خلاف ہی کارروائی کی جائے گی، کئی خاندان علاقہ چھوڑ چکے ہیں۔ کارروائی کے خوف سے، کچھ مقامی لوگوں نے اپنے بند گھروں کے باہر خطوط بھی لگا دیے ہیں، جن میں بتایا گیا ہے کہ وہ وہاں کیوں نہیں ہیں۔ ایک رہائشی نے خاندان کے ایک فرد کی ریڈیولوجی رپورٹ دکھائی، جس میں لکھا تھا کہ وہ کینسر کے علاج کے لیے دہلی گئے ہیں۔ دوسرے نے بتایا ہے کہ مکان کے عوض بینک سے قرض لیا گیا ہے۔ سنبھل کے پولیس سپرنٹنڈنٹ کرشن کمار نے کہا کہ تقریباً 1,000 گھر بند ہیں کیونکہ مکین واپس نہیں آئے ہیں۔ ہم مسلسل یقین دلا رہے ہیں کہ بے گناہ لوگوں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جائے گی۔ انہیں کچھ مقامی لوگوں کی طرف سے ان کے گھروں کے باہر چسپاں کیے گئے خطوط کا علم ہے۔ بند گھر ہند پورہ، کوٹ گروی، نخاسہ اور دیپا سرائے جیسے علاقوں میں ہیں۔ پولیس کو شبہ ہے کہ زیادہ تر باشندے دہلی چلے گئے ہیں اور اس اطلاع کی تصدیق کے لیے وہاں ایک ٹیم بھیجی گئی ہے۔ دریں اثنا، اتر پردیش حکومت تشدد کی وجہ سے سرکاری املاک کو پہنچنے والے نقصان کی قیمت کا اندازہ لگا رہی ہے۔ تشدد میں سرکاری اور نجی دونوں گاڑیوں کو نقصان پہنچا اور عمارتوں اور پولیس پر پتھراؤ کیا گیا۔ نقصان کی حد کا اندازہ لگانے کے لیے ٹرانسپورٹ، پولیس اور دیگر متعلقہ محکموں سے رپورٹس طلب کی گئی تھیں اور اب تخمینہ مکمل کر لیا گیا ہے۔ ایک سینئر افسر نے کہا کہ چارج شیٹ داخل ہونے کے بعد ممکنہ طور پر اگلے ہفتے ملزمین کو معاوضے کے لیے نوٹس بھیجے جائیں گے۔ سنبھل پولیس نے اب تک 76 لوگوں کو گرفتار کیا ہے، تازہ ترین گرفتاری 12 فروری کو کی گئی تھی۔ تمام گرفتار ملزمان مراد آباد میں مقیم ہیں۔ سنبھل کے ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس شریش چندرا نے کہا کہ ہم جلد ہی چارج شیٹ داخل کریں گے۔ سنبھل پولیس 86 لوگوں کی تلاش کر رہی ہے جو تصادم میں ملوث پائے گئے ہیں اور اب تک 21 کے خلاف غیر ضمانتی وارنٹ جاری ہو چکے ہیں۔ پولیس نے مطلوب ملزمان کے بارے میں معلومات فراہم کرنے والوں کے لیے انعام کا اعلان بھی کیا ہے اور ان کی گرفتاری کے لیے چھاپے بھی مارے جا رہے ہیں۔ ایک اہلکار نے بتایا کہ گزشتہ ہفتے، پولیس نے ایک رہائشی محمد عادل کو گرفتار کیا، جسے مبینہ طور پر ایک ویڈیو میں پاکستان میں مقیم ایک عالم کے ساتھ تشدد کے بارے میں بات کرتے ہوئے دیکھا گیا تھا۔ پولیس نے یہ بھی دعویٰ کیا ہے کہ ایک نئی ویڈیو ملی ہے جس میں ایک شخص مبینہ طور پر ہجوم کو بھڑکا رہا ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ وہ اس بات کی تفتیش کر رہے ہیں کہ آیا یہ شخص مدرسہ کا استاد ہے۔ ایس پی نے کہا کہ ہم نے کیس میں مطلوب ملزم کے بڑے پوسٹر جاری کیے ہیں۔ یہ پوسٹر شہر بھر کی دیواروں پر لگائے جائیں گے۔ تشدد کے سلسلے میں اب تک 12 ایف آئی آر درج کی گئی ہیں اور پولیس نے شناخت کے لیے تقریباً 250 مشتبہ افراد کی تصاویر جاری کی ہیں۔ یہ تصاویر سی سی ٹی وی فوٹیج سے حاصل کی گئی ہیں۔ پولیس نے یہ بھی کہا کہ وہ تشدد میں مطلوب ایک مقامی گینگسٹر کے کردار کی تفتیش کر رہے ہیں، جو بیرون ملک سے کام کر رہا ہے۔

امام زمانہ (عج) کی ولادت باسعادت کے موقع پر محفل مقاصدہ

امروہہ۔ حسب سابق امسال بھی امام زمانہ (عج) کی ولادت باسعادت کے موقع پر ۱۵ رشعبان المعظم ایک محفل مقاصدہ بعنوان "جشن منتظر" عزاخانہ محلہ سٹھی میں منعقد ہوا۔ محفل کا آغاز تلاوت کلام ربانی سے احمد ظفر سلمہ نے کیا جبکہ نعت سرور کونین معروف شاعر اہل بیت جناب شاداب امروہوی نے پیش کی۔ صدارت مولانا (ڈاکٹر) شہوار حسین نے اور افتتاحی تقریر مولانا صفدر رضا امامی نے کی۔ زینت مسند مولانا جلال حید (دہلی) نوشہ امروہوی، شان حیدر بیباک اور حسن مجتبیٰ واحد رہے۔ نظامت کے فرائض منظر عباس سرسوی نے انجام دیے۔ قارئین کی دلچسپی کے لئے چند اشعار پیش خدمت ہیں۔

شناخت اپنی ہو بس آپ کے حوالے سے
ہم اپنے واسطے یہ افتخار چاہتے ہیں
شان حیدر بیباک

بہتے دریا پر بچھا جب سے مصلیٰ آپ کا
مچھلیاں پڑھتی ہیں اس دن سے قصیدہ آپ کا
نوشہ امروہوی

چراغ خیر فروزاں وہاں نہیں ہوتا
جہاں پہ ذکر امام زماں نہیں ہوتا
ڈاکٹر لاڈلے رہبر

الف، لام اور میم کا کل خلاصہ
بالاعلان سب کو سنائیں گے کب تک
افضال امروہوی

آئے ہیں شاہ ابوالحسن میں دیکھئے ابن حسن
اہل سٹھی نے کیا یوں جشن کا سامان ہے
نایاب مجتبیٰ امروہوی

بال بیکا کر نہیں سکتا کوئی اسلام کا
دہر میں جب تک ہے قائم نسل حیدر دیکھئے
سرفراز امروہوی

خوف ظلمت نہ کر اے دین خدا غیبت میں
ہے ابھی وارث قرآن پریشان نہ ہو
ہمایوں حیدر

قائم کریں نظام تو امن وامان ہو
دنیا میں ظلم بڑھنے لگا اب تو آیئے
عابد عباس کوکب امروہوی

دعائیں مانگ رہے ہیں تمام اہل یقیں
امام عصر کی تشریف آوری کے لئے
فرقان امروہوی

چھپ کے خدمت کریں دردمندوں کی ہم
ہم کو یہ راز غیبت بتا کیوں نہ جا
رضا شجاع امروہوی

فکر و نظر شعور پہ پہرہ امام کا
ہوگا تمام رات یوں چرچہ امام کا
ساحی امروہوی

جانشین نبی پاک، امامت کا امیں
سارے معصوم صحیفوں میں لکھا ہے تو ہے
اشرف فراز

اگر میں بھائی سے رشتہ نبھا نہیں سکتا
امام وقت کو ہرگز بلا نہیں سکتا
شاندار مجتبیٰ امروہوی

صفین میں بتادوں تجھے کربلا
اذن وغا اگر جو مجھے بھائی جان دیں
قسیم بن رفیع سرسوی

مناؤ جشن ولا تم بھی عسکری مل کر
کہ آج عید ہے یہ عسکری گھرانے کی
عسکری زیدی امروہوی

اسی لئے بلندی مجھے نصیب ہوئی
ہے میری فکر پہ سایہ امام مہدی کا
ندیم رضا ندیم امروہوی

صحن کعبہ کے اجالے نہیں جانے والے
پردۂ غیب میں قائم ہیں بچانے والے
شہپر امروہوی

بات اس کی ہی ماننا ہے رب
جس نے مہدی کی بات مانی ہے
محمد غفران راحل

یہ اہل سٹھی سجا کر یہاں پہ جشن امام
یہ پورے شہر کی رونق بڑھانے والے ہیں
ابوالقاسم امروہوی

خوشی سے جشن مناتے ہیں اہل امروہہ
ہوئی ہے آج ولادت امام مہدی کی
علی معجز امروہوی

ظلم کے حملے جو بیکار نظر آتے ہیں
ان کے آنے کے یہ آثار نظر آتے ہیں
محمد مہدی امروہوی

بتا دو دشمن حیدر کو جاکے تم جوزی
تمہارے واسطے ہے ذوالفقار پردے میں
صادق سبطین جوزی

اس کے علاوہ فیضی امروہوی، فراز عرشی، افسر امروہوی، علی ابوذر، صادق سبطین، عابد سبطین، محمد مجتبیٰ، محمد شایان، محمد حسین سرسوی، احمد عباس، ابراہیم حسین، حسین عباس، مبین عباس، معین عباس، ندیم حیدر نے بھی اپنا کلام پیش کئے۔ محفل میں خاص طور پر عسکری رضا، رضا سبطین، صفی نظر، حسین نظر، ملی حکیم چاند، حکیم گلزار، شاہنواز رضا، دلنواز رضا، شہزاد رضا، حسن نواز، علی کونین، علی کوکب، علی شوذب عظیم حیدر وغیرہ موجود رہے۔ آخر میں صدر محفل مولانا شہوار حسین صاحب نے دعا کرائی اور کنوینر علی حسنین نقوی نے تمام حاضرین و شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔

سائبر کرائم سے حفاظت میں میڈیا کا کردار موضوع پر پروگرام منعقد

گورکھپور۔ اتوار کو مانیتا پراپت پترکار سمتی کے بینر تلے شاستری چوک واقع گورکھپور جرنلسٹس پریس کلب کے سامنے "سائبر کرائم سے حفاظت میں میڈیا کا کردار" موضوع پر ایک پروگرام منعقد کیا گیا، پروگرام کی نظامت گجیندر ترپاٹھی اور صدارت ایس پی سٹی گورکھپور ابھنو تیاگی نے کی وہیں سمتی کے صدر اروند رائے، سید عمران و دیگر نے مہمانوں کا استقبال کیا۔ صدارت کرتے ہوئے ایس پی سٹی ابھنو تیاگی نے کہا کہ میڈیا نے ہر محاذ پر معاشرتی پریشانیوں کو ذمہ داروں تک پہنچانے کا کام کیا ہے، سائبر کرائم کے اس نئے چیلینج میں بھی میڈیا، پولس اور عام لوگوں کو ایک ساتھ آگے آکر اس کا سامنا کرنا ہوگا، سائبر کرائم جرم کی انجام دہی اور دھوکہ دھڑی کا ایک نیا طریقہ ہے اس لیے میڈیا کو ایسے معاملات کی کوریج کرتے وقت بہت احتیاط برتنے کی ضرورت ہے تاکہ کوئی غلط جانکاری لوگوں میں نہ پھیلے۔ انہوں نے صحافت سے جڑے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ سائبر کرائم سے متعلق معاملات کی کوریج کے وقت ان معاملات میں لیے جا سکنے والے اہم اقدام جیسے سائبر ہیلپ لائن نمبر "1930" اور سائبر ہیلپ لائن ویب سائٹ www.cybercrime.gov.in وغیرہ کا ذکر بھی ضرور کر دیں تاکہ ضرورت مند عوام اس سے فائدہ اٹھا سکے۔ مہمان خصوصی پروفیسر اجے نے کہا کہ آنے والے دور میں سائبر کرائم کے اور بھی جدید طریقے استعمال کیے جائیں گے جن میں آرٹیفیشیل انٹیلیجنس و ڈیپ فیک ویڈیوز وغیرہ کا استعمال شامل ہو سکتا ہے ان سب سے بچنے کی خاطر ہمیں بچاؤ کے نئے طریقے بھی تلاشنے ہوں گے کسی بھی کرائم سے بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ ہم اس کے بارے میں زیادہ سے زیادہ مثبت علم حاصل کرتے رہیں، اخبار اپنے کسی صفحے پر سائبر کرائم سے بچنے کی مختلف تجاویز شائع کر کے کرائم سے بچاؤ کی اس تحریک میں اپنا نمایاں کردار ادا کر سکتے ہیں۔ مہمان خصوصی معروف صحافی کملیش نے اپنے ذاتی تجربات بیان کرتے ہوئے کہا کہ انجان نمبروں سے کال یا میسیج آئے تو اسے ویریفائی ضرور کریں، ڈر یا لالچ سائبر کرائم کی انجام دہی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں اور لوگ انہیں کی وجہ سے سائبر کرائم کا شکار ہو جاتے ہیں۔ پولیس کی سائبر سیل سے آئے ماہرین نے بھی متعین موضوع پر روشنی ڈالی، محفل کی پہلی نشست کے آخر میں آئے ہوئے مہمانوں کو شال، پھول و دیگر تحائف دے کر اعزاز بخشا گیا وہیں پھوٹو جرنلزم میں نمایاں خدمات انجام دینے والوں کو بھی شال و توصیف نامہ دے کر ان کی حوصلہ افزائی کی گئی، پروگرام میں سائبر ایکسپرٹ ششکانت جائسوال، رتیش مشرا، پنکج شریواستو، رتناکر سنگھ، کملیش سنگھ، عرفان صدیقی، سشیل کمار، نیرج شریواستو، انگد پرجاپتی، سید فرحان احمد، منور رضوی، جمشید احمد، محمد شفیع، راجیش نشاد وغیرہ موجود رہے، بالآخر سمتی کے صدر اروند رائے نے سبھی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے محفل کو ختم کیا بتاتے چلیں کہ اتوار کی شام کو سمتی کی جانب سے ایک مشاعرہ و عشائیہ کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔

مونس گور کو بھارتیہ کسان یونین کے صدر مقرر

دیوبند: بھارتیہ کسان یونین امباوت کے قومی صدر چودھری رشپال امباوت نے دیوبند کے مونس گور کو ایک مرتبہ پھر سہارنپور کمشنری صدر کے طور پر مقرر کیا ہے۔ تنظیم کے مقامی دفتر پر منعقدہ پروگرام میں نومنتخب صدر مونس گور کا کارکنان نے پھول مالائیں پہنا کر اور ایک دوسرے کو مٹھائی کھلا کر استقبال کیا۔ اس دوران مونس گور نے کہا کہ بھارتیہ کسان یونین نے ایک مرتبہ پھر ان پر بھروسہ کیا ہے جس کے لئے وہ تنظیم کے قومی صدر چودھری رشپال کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور انہیں جو ذمہ داری دی گئی ہے وہ اس کو پہلے کی ہی طرح نہایت دیانت داری کے ساتھ پورا کریں گے۔ اس موقع پر راجیش گوتم، ذیشان صدیقی، انکت رانا، وند شرما، زید احمد، تاج محمد اور شعبان گور وغیرہ موجود تھے۔

سابق استاد حاجی نجم الحسن خان کا انتقال، سپرد خاک

ہردوئی (پریس ریلیز) قصبہ بلگرام شریف کی معروف شخصیت، اعلیٰ حضرت کے عاشق، سابق استاد حاجی نجم الحسن خان کا حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال ہو گیا۔ ہفتہ کے روز بعد نماز ظہر کے قبرستان خواجہ امداد الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ میں سوگوار ماحول میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ جنازے میں شہر کی معروف شخصیات نے شرکت کی۔ ان کی نماز جنازہ بڑی درگاہ کے سجادہ نشین حضرت سید اویس مصطفیٰ واسطی نے ادا کرائی۔ معلوم رہے کہ حاجی نجم الحسن خان ایک ماہر استاد تھے۔ جو چند سال قبل ریٹائر ہوئے تھے۔ انہوں نے قصبہ قاضی پورہ میں حضرت خواجہ امداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ کے قریب مدرسہ قائم کیا تھا۔ جس کا نام حضرت امام رضا علیہ السلام رکھا گیا تھا۔ ان کے انتقال سے شہر کے اطراف میں سوگ کی فضا چھا گئی۔ ان کو سید اویس مصطفیٰ واسطی کی سرپرستی میں شرف خلافت سے نوازا گیا۔ ان کی آخری رسوم میں سجادہ نشین سید سہیل میاں، سید حسین میاں، سید فیضان میاں، سید سالار میاں، سید افسر میاں اور مولانا کریم سمیت دور دور سے آئے ہوئے علمائے کرام اور ان کے مداح موجود تھے۔ شاعر و ادیب راشد حسین راہی نے بھی حاجی نجم الحسن خان کے سانحہ ارتحال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے دعائے مغفرت کی ہے۔

مسجد عائشہ سرائے برئی میں محفل درس قرآن سے مولانا احمد رسول قاسمی کا خطاب

دریاباد، بارہ بنکی: اللہ ہمارے دلوں کا حال خوب جانتا ہے، روز محشر جب حق تعالیٰ شانہ کے دربار میں لوگ اکٹھے ہوں گے، میزان عدل قائم ہوگا، نامہ اعمال انصاف کے ترازو میں تولے جائیں گے، ناانصافی کا ذرہ برابر بھی شائبہ نہ ہوگا، جس کی نیکیوں کا پلڑا ابھاری ہوگا وہ جنت کی بشارت سن کر خوش و خرم لوگوں میں اعلان کر رہا ہوگا اس کے برعکس جس کے پلڑے کو سیئات نے جھکا دیا وہ لوگوں سے منہ چھپاتا پھرے گا، حق تعالیٰ کی آیات کی تکذیب کی بنا پر نقصان و خسارہ اس کا مقدر ہوگا مذکورہ خیالات کا اظہار مولانا احمد رسول قاسمی نے مسجد عائشہ سرائے برئی میں نوبل ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام منعقد محفل درس قرآن سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ مولانا قاسمی نے سورہ اعراف کے دوسرے رکوع کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کہا، خدائے بزرگ و برتر کے انسانوں پر بے شمار انعامات و احسانات ہیں، زمین کو ہمارے لئے رہنے کے لائق بنایا اور انسانی حاجات کی جملہ ضروریات کو پیدا فرمایا تاکہ ہم اس زمین پر بآسانی زندگی گزار سکیں، تمام مخلوقات میں انسانیت کو بہترین سانچے میں ڈھال کر ہمیں اشرف المخلوقات کا خطاب عطا فرمایا اب ہم پر لازم ہے کہ مالک ارض وسماں کی عبادت و بندگی اور اس کے احکامات کی پابندی کے ذریعہ اپنے رب کا شکر بجا لائیں۔ اس موقع پر بالخصوص مولانا عبید اللہ ندوی، قاری سہیل احمد، مولانا حارث ندوی، مولوی اقبال وغیرہ شریک محفل رہے۔

علی گڑھ زرعتی و صنعتی نمائش میں "ستارے بھارت کے" کے عنوان سے ثقافتی جلسہ کا انعقاد

علی گڑھ۔ علی گڑھ۔ زرعتی و صنعتی نمائش میں مکت آکاش منچ پر "ستارے بھارت" کے عنوان سے ایک ثقافتی پروگرام کا انعقاد عمل میں آیا جس میں مختلف اسکول سے منسلک بچوں کی صلاحیتوں اور ہنر کو دیکھتے ہوئے ان کی خاطر خواہ پزیرائی کی گئی۔ بچوں نے پروگرام میں رقص اور اپنی آواز میں خوبصورت نغمے پیش کئے۔ پروگرام کی صدارت مدرسہ چاچا نہرو علی گڑھ کے پرنسپل ڈاکٹر الیاس نوید گنوری نے کی جب کہ مہمان خصوصی کی حیثیت سے مشرف حسین محضر شریک ہوئے۔ پروگرام کے منتظم شاکر علی گڑھی نے پروگرام کی نظامت کی۔ پروگرام میں شامل ہونے والوں میں عتیق سحر، تبریز خان بٹو اور احمد حسین نے اہم کردار رہا۔

چیف جسٹس آف انڈیا کی شرکت پر بھاجپا خائف کیوں

سہارنپور (احمد رضا) ہمارا جمہوری اور عدالتی نظام پوری دنیا میں اپنا وقار رکھتا ہے اگر ملک کے ہر بڑے ادارے میں تقرری کے لئے اور نگرانی کے لئے سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کی سربراہی یا موجودگی رہے تو پھر بے ایمانی اور جھوٹ وفریب کے بھی دروازے خد بہ خد بند ہو جاتے ہیں پورا ملک آج بھی عدلیہ پر آنکھ موند کر یقین رکھتا ہے پھر بھاجپا کسی بھی اہم ادارے میں تقرری کمیٹی میں سپریم کورٹ کی موجودگی سے خائف کیوں ہے اور اہم کمیٹیوں سے چیف جسٹس آف انڈیا کو علیحدہ کیوں رکھنا چاہتی ہے! سینئر ایڈوکیٹ محمد علی نے ملک کے نائب صدر جمہوریہ ہند کے ذریعہ چیف جسٹس آف انڈیا کے بڑے سرکاری اداروں میں تقرری کے پینل میں شامل ہونے پر جولب کشائی کی ہے اس بیان بازی سے ملک کی عدلیہ کی عزت پر آنچ آنی ضروری ہے! واضح ہو کہ آزادی کے بعد سے ملک میں عدالتوں کو قابل احترام اور اطمینان بخش ادارہ مانا اور جانا گیا ہے جس ادارہ میں بھی قابل احترام جج نگراں یا سربراہ ہوگا اس ادارہ کی کاروائی قابل اعتماد مانی جاتی ہے لوگوں کو یقین ہے کہ عدلیہ آج بھی خد مختار اور صاف شفاف حکمت عملی انجام دینے والا واحد ادارہ ہے۔

معاشرے میں تقسیم کے عمل کو دیکھتے ہوئے صحافی کی ذمہ داری میں اور بھی اضافہ ہو جاتا ہے: ایس ڈی ایم

دیوبند: اس وقت مختلف اطراف سے انفارمیشن کی بھرمار اور پھر معاشرے میں تقسیم کے عمل کو دیکھتے ہوئے صحافی کی ذمہ داری میں اور بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار ایس ڈی ایم دیوبند دیپک کمار، دیوبند کوتوالی کا چارج لینے والے نئے تھانہ انچارج بینو سنگھ اور تحصیلدار دیوبند امیت سنگھ نے مشترکہ طور پر پریس سے ملنے پروگرام کے دوران کیا۔ پریس ایسوسی ایشن دیوبند کے زیر اہتمام منعقدہ پروگرام میں خطاب کرتے ہوئے دیوبند کوتوالی انچارج بینو سنگھ نے کہا کہ دیوبند علاقہ سے جرائم کا خاتمہ کرنا ان کی اولین ترجیحات میں شامل ہے، انہوں نے کہا ان کی جہاں بھی پوسٹنگ ہوئی وہاں کے صحافیوں سے ان کا بہتر تال میل اور رابطہ بنا رہا انہیں یقین ہے کہ دیوبند کے صحافی بھی ان کا تعاون کریں گے اور وہ بھی صحافیوں سے ہر وقت رابطہ میں رہیں گے۔ میٹنگ کی صدارت کرتے ہوئے ایسوسی ایشن کے صدر منوج سنگھل نے انہیں ایسوسی ایشن سے وابستہ تمام صحافیوں کی جانب سے علاقہ میں امن و امان بنائے رکھنے میں ہر ممکن مدد اور تعاون کی یقین دہانی کراتے ہوئے کہا کہ دیوبند کے صحافیوں نے ہمیشہ ذمہداری کی صحافت کی ہے کبھی بھی کسی غیر ضروری معاملہ کو اچھالا نہیں ہے ہمیشہ سنجیدگی اور بردباری کا مظاہرہ کیا ہے۔ پروگرام میں نظامت کے فرائض انجام دے رہے آباد علی شیخ، الحاج فیروز خان اور فہیم عثمانی نے کوتوالی انچارج بینو سنگھ کی دیوبند آمد کو خوش آئین اور صحافت کو ریاست کا چوتھا ستون قرار دیتے ہوئے کہا کہ گزشتہ چند دہائیوں کے دوران صحافتی شعبے نے بہت تبدیلیاں دیکھیں ہیں۔ اس دوران دیپک شرما، پرشانت تیاگی، معین صدیقی، مشرف عثمانی، نوشاد عثمانی، عارف عثمانی اور پنکھو شرما وغیرہ موجود تھے۔

غازی پور میں نابالغ لڑکی سے زیادتی کے جرم میں ایک شخص کو 20 سال قید کی سزا

غازی پور: 16 فروری (پی این ایس) اتر پردیش کی ایک مقامی عدالت نے ایک شخص کو نابالغ لڑکی سے زیادتی کے جرم میں 20 سال قید کی سزا سنائی ہے۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج (POCSO) راکیش کمار نے مجرم شیو کمار عرف راہل پر 30,000 روپے کا جرمانہ بھی عائد کیا۔ استغاثہ کے مطابق یہ واقعہ اکتوبر 2023 میں پیش آیا۔ راہل نامی مجرم مقتول کا پڑوسی تھا۔ اس نے متاثرہ کو اپنے گھر کے قریب سیر کے لیے بلایا۔ جب وہ اس کے پاس پہنچی تو وہ اسے ایک سنسان جگہ لے گیا۔ وہاں اس کی عصمت دری کی۔ اس واقعہ کی اطلاع ملنے پر پولیس نے تعزیرات ہند کی متعلقہ دفعات اور پوکسو ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کر کے مجرم کو گرفتار کر لیا۔ اس معاملے میں دائر شواہد اور گواہوں کی بنیاد پر عدالت نے انہیں مجرم قرار دیا تھا۔ جمعہ کو عدالت نے راہل کو 20 سال قید کی سزا سنائی۔ استغاثہ نے کہا کہ مجرم پر عائد جرمانے کا 75 فیصد متاثرہ کو دیا جائے گا۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ بریلی میں بھی عدالت نے ایک شخص کو اپنی بھانجی کے ساتھ زیادتی کے جرم میں عمر قید کی سزا سنائی ہے۔ اسپیشل پبلک پراسیکیوٹر شبھ مشرا نے کہا کہ گزشتہ ہفتے اپنے حکم میں ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج (پوکسو) کمار میانک نے مجرم اوما کانت عرف گبر پر 50,000 روپے کا جرمانہ بھی عائد کیا۔ معلومات کے مطابق یہ واقعہ گزشتہ سال 2 اکتوبر کو پیش آیا تھا۔ 4 اکتوبر 2024 کو اوما کانت گبر کے خلاف بریلی ضلع کے بھٹہ پولیس اسٹیشن میں انڈین جسٹس کوڈ اور پوکسو ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ ملزمان کے خلاف گزشتہ سال 13 نومبر کو فرد جرم عائد کی گئی تھی۔ اس کے بعد اسے مجرم قرار دیا گیا۔ اپنے حکم میں عدالت نے رشتہ خراب کرنے والے ریپسٹ چچا کو آخری سانس تک جیل میں رکھنے کو کہا ہے۔ اسپیشل پبلک پراسیکیوٹر نے کہا کہ جرمانے کی رقم متاثرہ کو اس کی بحالی کے لیے دی جائے گی۔ اس کے ساتھ ہی ریاستی حکومت سے بھی درخواست کی گئی ہے۔

تروینی شگر مل دیوبند نے 29 کروڑ 39 لاکھ روپے کسانوں کو ادا کئے

دیوبند: تروینی شوگر مل یونٹ دیوبند نے موجودہ گنا سیزن میں چار فروری تک خریدے گئے گنے کے لئے 29 کروڑ 39 لاکھ روپے کسانوں کو ادا کر دئے ہیں، ضلع میں دیوبند مل کسانوں کو گنے کی بروقت ادائیگی میں پہلے نمبر پر بنی ہوئی ہے۔ مل کے یونٹ ہیڈ پشکر مشرا نے بتایا کہ ۴ فروری تک خریدے گئے گنے کی 29 کروڑ 39 لاکھ روپے کی ادائیگی کی جا چکی ہے۔ پشکر مشرا نے بتایا کہ اب تک قریب 1 کروڑ 34 لاکھ کوئنٹل گنے کی پیرائی کر لی گئی ہے جبکہ گزشتہ سال 2 کروڑ 48 لاکھ کوئنٹل گنے کی پیرائی کی گئی تھی۔ انہوں نے بتایا کہ قواعد کے مطابق 14 دنوں کے اندر کسانوں کو اب تک ان کی گنا فصل کی رقم ادائیگی کی جا چکی ہے۔ انہوں نے کسانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ مل میں صرف صاف جڑوں اور مٹی کے بغیر گنا لے کر آئیں۔

اسلامیہ کالج آف لاء دیوبند کے طلبہ وطالبات نے راشٹریہ ہرت پرادھیکرن نئی دہلی اور قومی انسانی حقوق کمیشن نئی دہلی کا مفت ویزٹ کیا

دیوبند: 16 / فروری (ایچ ایف خان)۔ اسلامیہ کالج آف لاء دیوبند کی جانب سے ادارہ میں زیر تعلیم ایل ایل بی اور بی اے ایل ایل بی لاسٹ ایئر اسٹوڈنٹ کو فیکلٹی کے لئے راشٹریہ ہرت پرادھیکرن نئی دہلی (نیشنل گرین ٹریبونل) این جی ٹی اور قومی انسانی حقوق کمیشن نئی دہلی کا مفت ویزٹ کرایا گیا جس میں طلبہ وطالبات کے ناشتے، لنچ، ڈنر اور سفری اخراجات کا خرچ کالج انتظامیہ کی جانب سے کیا گیا۔ اس موقع پر کالج کی شعبہ انچارج ڈاکٹر بشریٰ شفیق نے طلبہ وطالبات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وہ اس موقع کو انسانی حقوق کے مختلف پہلوؤں اور چیلنجوں سے نمٹنے کے طریقہ کار میں داخل کرنے کے لیے استعمال کریں اور خود کو تمام بنی نوع انسانی کے انسانی حقوق کے تحفظ اور فروغ کے لیے بامعنی کردار ادا کرنے کے لیے تیار کریں۔ بشریٰ شفیق نے بتایا کہ ہندوستان مخصوص ماحولیاتی عدالت قائم کرنے والا دنیا کا پہلا ملک ہے ساتھ ہی قانونی ڈھانچہ تیار کرنے میں ہندوستان کئی ممالک سے آگے ہے جو اعلیٰ درجے کی سوچ کے عمل اور قیادت کی نمائندگی کرتا ہے۔ اس دوران قومی انسانی حقوق کمیشن نئی دہلی پریزینٹنگ افسر ونود کمار تیواری، آئی پی ایس افسر ہری لال چوہان، ڈاٹا اینلسٹ سنجیو شرما نے تمام طلبہ وطالبات کو خوش آمدید کہا اور انہیں کمیشن کے کام کرنے کا طریقہ، کمیشن کی اہمیت اور کمیشن میں آن لائن شکایت درج کرنے کا طریقہ سمجھایا۔ ویزٹ کے دوران کالج کے شعبہ قانون کے انچارج راہل دیوتیاگی، ندیم احمد اور ترون کمار نے طلبہ وطالبات کو تفصیلی معلومات فراہم کرائی۔ ویزٹ کرنے والے طلبہ وطالبات میں انگریز تیاگی، گووند، رادھا رانی، رقیہ، چھوٹو رام، گلفام، کپل رائے، سمرن، عائشہ اور اسامہ محمود شامل تھے۔

میرٹھ میں اجگروں سے بھری سرنگ برآمد، کئی محلوں میں خوف ودہشت

میرٹھ: 16 فروری (پی این ایس) اتر پردیش کے ضلع میرٹھ میں اجگر سے بھری سرنگ ملی ہے۔ سرنگوں سے اجگر نکلنے سے پورا علاقہ خوف و ہراس کا شکار ہے۔ ان بڑے بڑے اجگروں نے بہت سے جانوروں کا شکار کیا تھا۔ مقامی لوگ خوفزدہ ہیں کہ کہیں کوئی انسان ان کا شکار نہ ہو جائے۔ محکمہ جنگلات کی ٹیم انہیں پکڑنے میں مصروف ہے۔ ٹنل کے آس پاس کے کئی محلوں میں افراتفری کا ماحول ہے۔ 20 سے 30 فٹ لمبے اجگروں کی موجودگی ایک معمہ ہے۔ معلومات کے مطابق، یہ سرنگ نما جگہ جاگروتی وہار سیکٹر-2 میں گھنے درختوں کے ساتھ ویران علاقے میں ہے۔ جمعرات کو یہاں سرنگ کے قریب تقریباً 7-8 فٹ لمبا اجگر ملا۔ اس سے قبل 12 فٹ اور 30 فٹ لمبے اجگر بھی دیکھے جا چکے ہیں۔ اگرچہ محکمہ جنگلات کی ٹیم نے اس سے قبل بھی اس اجگر کو پکڑ لیا تھا لیکن وہ 30 فٹ لمبے اجگر کو پکڑنے میں ناکام رہی۔ اب تیسری بار دیوہیکل اجگر کے نظر آنے سے لوگ پریشان ہیں۔ میرٹھ کے میڈیکل تھانہ علاقے میں اجگروں کو لے کر خوف و ہراس کا ماحول ہے۔ جاگرتی وہار سیکٹر 2 بجلی گھر اور کیرتی پیلس چوکی کے قریب دیکھے گئے ہیں۔ لوگوں نے اپنے بچوں کو ان علاقوں میں جانے کی اجازت نہیں دے رہے ہیں، یہاں تک کہ بزرگ اور بوڑھے بھی وہاں سے نہیں گزر رہے ہیں۔ محکمہ جنگلات نے اب تک دو اجگر پکڑے ہیں۔ لیکن ایک اور 30 فٹ لمبا اجگر سرنگ سے باہر نکل آیا تھا، لیکن ابھی تک پکڑا نہیں جا سکا۔ سی سی ایس یو کے طالب علم لیڈر رونیت چیرانا نے کہا ہے کہ سرنگ کے اردگرد مزید اجگر ہو سکتے ہیں۔ لوگوں کو پوسٹر لگا کر خبردار کیا گیا ہے۔ محکمہ جنگلات کے اہلکار اور ٹیمیں جاگرتی وہار میں مسلسل کومبنگ کر رہی ہیں تاکہ اس کو پکڑ سکیں۔ سب سے بڑا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس علاقے میں اتنی بڑی تعداد میں اجگر کیسے بن گئے؟ کیا یہاں مزید ڈریگن چھپے ہوئے ہیں؟

بسپا سپریمو مایاوتی کے تین فیصلوں سے پارٹی میں افراتفری کا ماحول

لکھنؤ :16 فروری (پی این ایس) بہوجن سماج پارٹی کی قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ مایاوتی کے 3 فیصلوں سے پارٹی میں افراتفری کا ماحول ہو گیا ہے۔ پارٹی کے تمام لیڈران مایاوتی کے فیصلے پر خاموشی اختیار کیے ہوئے ہیں اور کچھ بھی بولنے کو راضی نہیں ہیں۔ ساتھ ہی پارٹی کے لیڈران فی الحال مایاوتی کے فیصلوں کے متعلق مستقبل کے بارے میں تبادلہ خیال کر رہے ہیں۔ واضح ہو کہ گزشتہ 4 دنوں کے اندر بی ایس پی صدر نے 3 بڑے فیصلے کیے ہیں۔ مایاوتی کے ان فیصلوں نے نہ صرف بی ایس پی بلکہ یوپی کی سیاست میں بھی ہلچل مچا دی ہے۔ اب تک جس مسئلہ کو بی ایس پی کے اندر غیر متنازعہ سمجھا جا رہا تھا اب مایاوتی نے دوبارہ اسی پر بحث کرنے کا اشارہ دیا ہے۔ بدھ 12 فروری کو بی ایس پی صدر نے اپنے بھتیجے آکاش آنند کے سسر اشوک سدھارتھ کو پارٹی سے باہر کا راستہ دکھا دیا۔ ان پر پارٹی میں گروپ بندی کے الزام لگائے گئے۔ اسی دن بی ایس پی صدر نتن سنگھ کو بھی پارٹی سے نکال دیا۔ ان کے بارے میں یہ دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ وہ اشوک سدھارتھ کے قریبی ہیں۔ وہیں اشوک سدھارتھ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ مایاوتی کی سیاست سے متاثر ہو کر نوکری چھوڑ کر بی ایس پی میں شامل ہوئے تھے۔ پارٹی نے انہیں یوپی قانون ساز کونسل بھیجا اور پھر وہ سال 2022 تک راجیہ سبھا رکن بھی رہے اور ان کی اہلیہ بی ایس پی حکومت میں ریاستی خواتین کمیشن کی صدر بھی تھیں۔ مذکورہ دونوں فیصلوں کے علاوہ 16 فروری کے فیصلے نے پارٹی میں کھلبلی مچا دی ہے۔ انہوں نے اپنے فیصلے میں پارٹی کے جانشین کے حوالے سے جانکاری دی۔ حالانکہ اب تک یہی خیال کیا جا رہا تھا کہ ان کی پارٹی کے جانشین ان کے بھتیجے آکاش آنند ہی ہوں گے لیکن ایسا نہیں ہوا۔ واضح ہو کہ مایاوتی نے اتوار کو یکے بعد دیگرے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر 5 پوسٹ کی۔ ان تمام پوسٹ کا نتیجہ یہ نکل کر سامنے آ رہا ہے کہ وہ آکاش آنند کے حوالے سے پُر اعتماد نہیں ہیں۔ انہوں نے اپنی پوسٹ میں لکھا کہ ''کانشی رام کی طرح ہی میری زندگی میں بھی پارٹی اور تحریک کا کوئی بھی حقیقی جانشین تبھی جب وہ بھی کانشی رام کے آخری سانس تک ان کے شاگرد کی طرح پارٹی اور تحریک کو ہر دکھ تکلیف اٹھا کر، اسے آگے بڑھانے میں پورے دل و جان سے مسلسل لگا رہے۔'' قابل ذکر ہے کہ سال 2019 کے پارلیمانی انتخاب کے بعد سے ہی یہ قیاس آرائی کی جا رہی تھی کہ مایاوتی کے بھتیجے آکاش آنند ہی ان کے جانشین ہوں گے۔ پھر سال 2024 کے انتخاب سے قبل انہیں 2023 میں مایاوتی نے پارٹی کے نیشنل کوآرڈینیٹر کے عہدہ پر تقرر کیا۔ اس کے بعد سال 2024 کے انتخاب کے دوران ہی عہدے سے ہٹا دیا گیا اور کہا گیا کہ ابھی وہ میچیور نہیں ہیں۔ وہیں مایاوتی نے 2024 کے پارلیمانی انتخاب کے کچھ دنوں بعد ہی آکاش آنند کو پارٹی کا نیشنل کوآرڈینیٹر بنا دیا۔ اس کے بعد دہلی، ہریانہ اسمبلی انتخابات کی ذمہ داری بھی دی لیکن نتیجہ صفر رہا۔ ایسے میں اب دیکھنے والی بات یہ ہوگی کہ 2017 میں پہلی دفعہ بی ایس پی کے پلیٹ فارم پر آنے والے آکاش آنند کے حوالے سے مایاوتی کیا فیصلہ کرتی ہیں؟

حکومت کو موت کو چھپانے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے
بہت سے لوگوں نے اپنے خاندان کھو دیے ہیں: اکھلیش یادو

لکھنؤ: اکھلیش یادو نے کہا کہ دہلی میں جو حادثہ ہوا وہ تکلیف دہ ہے۔ افسوسناک امر یہ ہے کہ حکومت ایسے واقعات کو چھپانے کی کوشش کر رہی ہے۔ ایس پی صدر اکھلیش یادو نے کہا کہ دہلی میں مہاکمبھ کے عقیدت مندوں کی المناک موت دل کو دہلا دینے والی ہے۔ حکومت میں شامل لوگوں کو سیاستدانوں کی طرح نہیں بلکہ خاندان کے افراد کی طرح سوچنا ہوگا جنہوں نے اپنے والدین، بھائی، بہن، بچے اور رشتہ دار کھو دیے ہیں۔ جاں بحق افراد کی میتیں ان کے لواحقین تک پہنچانے کے لیے دیانتداری سے انتظامات کیے جائیں۔ زخمیوں کو بہترین علاج فراہم کیا جائے۔ بی جے پی حکومت اموات کو چھپانے کی کوشش نہ کرے۔ اکھلیش یادو نے ایک بیان میں کہا کہ مہاکمبھ کے عقیدت مندوں سے بھری بسوں اور دیگر گاڑیوں کے حادثات کی خبریں مسلسل بڑھ رہی ہیں۔ اس کے پیچھے بڑی وجہ یہ ہے کہ شدید ٹریفک جام اور افراتفری کے باعث ڈرائیوروں کی حالت انتہائی خراب ہے۔ نہ اس کی تھکاوٹ دور ہو رہی ہے اور نہ ہی اسے پوری نیند آ رہی ہے۔ ایسے میں وہ نیم نیند کی حالت میں گاڑی چلا رہے ہیں۔ جس سے حادثات ہو رہے ہیں۔ سڑکوں پر پیدل چلنے والوں کو بچانے کا چیلنج بھی ہے۔ اسی لیے توجہ ہٹاتے ہی ہلاکتیں ہو رہی ہیں۔ اس کا واحد حل ایک اچھا انتظام ہے، جسے صرف حکومت نافذ کر سکتی ہے، لیکن وہ ایسا کرنے سے قاصر ہے۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ مہاکمبھ یاترا پر گئے اور بھگدڑ، حادثات یا دم گھٹنے وغیرہ کی وجہ سے مختلف مقامات پر مرنے والے تمام مرنے والوں کے ساتھ یکساں سلوک کیا جائے۔ اس کے لیے اس کے اہل خانہ کو معاوضہ دیا جائے۔ تمام زخمیوں کو علاج کے ساتھ معاوضہ بھی دیا جائے۔ مرکزی اور ریاستی حکومتوں کو اس کے لیے مختلف فنڈز سے رقم فراہم کرنی چاہیے۔

سرکاری زمین کو وقف کے نام پر درج کرنے والے افسران کی ہوں گی نشاندہی
75 ضلع مجسٹریٹس سے مانگی رپورٹ

لکھنؤ 16 فروری (پی این ایس) ریاست میں ان افسران اور ملازمین کی نشاندہی کی جا رہی ہے جنہوں نے وقف کے نام پر سرکاری جائیدادوں کو درج کیا ہے۔ اس سلسلے میں تمام 75 ڈسٹرکٹ مجسٹریٹس سے رپورٹ طلب کی گئی ہے۔ ان سے تمام مقبوضہ سرکاری املاک کا نام، مقام، رقبہ اور پلاٹ نمبر بھی بھیجنے کو کہا گیا ہے۔ حکومت کے اس حکم سے افسران اور ملازمین میں خوف و ہراس پھیل گیا ہے۔ ایڈیشنل چیف سکریٹری، اقلیتی بہبود نے مشترکہ پارلیمانی کمیٹی (جے پی سی) کو پیش کی گئی ایک رپورٹ میں کہا تھا کہ یوپی میں کل 79257 سرکاری جائیدادیں ہیں، جو وقف بورڈ کے ریکارڈ میں غیر قانونی طور پر وقف جائیداد کے طور پر درج ہیں۔ اس کا کل رقبہ 71211 ایکڑ ہے۔ قواعد کے مطابق ان جائیدادوں کو وقف نہیں کیا جا سکتا۔ یہ جائیدادیں تقریباً تمام اضلاع میں ہیں۔ لیکن شاہجہاں پور، رام پور، ایودھیا، جونپور اور بریلی میں وقف کے نام پر زیادہ سے زیادہ سرکاری جائیدادوں پر قبضہ کیا گیا ہے۔ حکومت کے اعلیٰ ترین سطح کے ذرائع کے مطابق تمام ضلع مجسٹریٹس نے اب اپنے اضلاع میں ان سرکاری جائیدادوں کے نمبر بھیج دیے ہیں جو وقف بورڈ کے ریکارڈ میں غلط طور پر وقف کے طور پر درج ہیں۔ اب حکومت نے ان جائیدادوں کی تفصیلات طلب کی ہیں۔ اس کے علاوہ جن افسران اور ملازمین کے دستخط اس کام کے لیے استعمال ہوئے ہیں ان کے نام اور عہدہ بھی بھیجنے کو کہا گیا ہے۔ یہ بھی پوچھا گیا ہے کہ وہ اس وقت حاضر سروس ہیں یا ریٹائر ہو چکے ہیں۔ بتا دیں کہ ہائی کورٹ الہ آباد نے بھی 11 دسمبر 2023 کے اپنے حکم میں کہا ہے کہ ریاستی حکومت کو ان اعداد و شمار کو سیل بند رپورٹ میں عدالت کے سامنے پیش کرنا چاہئے کہ یوپی کے کس ضلع میں سرکاری زمینوں کا وقف کے نام پر غلط اندراج کیا گیا ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایسے معاملات میں متعلقہ افسران کی نشاندہی کی جائے اور ان کے خلاف بروقت کارروائی کی جائے۔

مرکزی وزیر دھرمیندر پردھان نے تروینی سنگم میں ڈبکی لگائی

مہاکمبھ نگر، 16 فروری۔ مہاکمبھ 2025 کے تحت مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان نے تروینی سنگم کی سرزمین پر عقیدت کا اسنان کیا۔ انہوں نے اسے تہذیب، ثقافت اور روایات کی زندہ دلی کی علامت قرار دیا۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ گنگا، جمنا اور سرسوتی ندیوں میں نہانا اور آشیرواد حاصل کرنا میرے لیے، بہت بڑا اعزاز ہے۔ مہاکمبھ صرف ایک مذہبی تقریب نہیں ہے بلکہ ہندوستان کی روحانی توانائی اور اتحاد کا سب سے بڑا سنگم ہے۔ دھرمیندر پردھان نے کہا کہ یہ تقریب صرف عقیدت مندوں کے لیے عقیدہ کا مرکز نہیں ہے بلکہ ہندوستانی ثقافت اور فلسفہ حیات کو عالمی سطح پر قائم کرنے کا ایک موقع بھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مہاکمبھ کا ہر لمحہ سناتن روایات کی عظمت کو ظاہر کرتا ہے، جو آنے والی نسلوں کے لیے بھی متاثر کن رہے گا۔ مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان نے اس تقریب کی عظمت کو عالمی معیار قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ نہ صرف مذہبی بلکہ سماجی اور ثقافتی اتحاد کو مضبوط کرنے کا ایک پلیٹ فارم ہے۔ اس موقع پر اتر پردیش حکومت کے وزراء میں ایم ایس ایم ای، کھادی اور دیہی صنعت، راکیش سچان، اعلیٰ تعلیم کے وزیر یوگیندر اپادھیائے اور ٹرانسپورٹ کے وزیر مملکت (آزادانہ چارج) دیا شنکر سنگھ نے بھی تروینی سنگم میں اسنان کیا۔ وزراء نے گنگا کی پوجا کی اور ملک اور عوام کی بھلائی کے لیے دعا کی۔ وزیر راکیش سچان نے کہا کہ مہاکمبھ کا یہ پروگرام ہندوستانی ثقافت کی سالمیت اور مضبوطی کی علامت ہے۔ وزیر یوگیندر اپادھیائے نے کہا کہ یہ تقریب نہ صرف ان کے لیے اسنان کا موقع ہے بلکہ سناتن ثقافت کے بنیادی عناصر کو اپنانے کا ایک ذریعہ بھی ہے۔ وزیر دیا شنکر سنگھ نے کہا کہ مہاکمبھ 2025 نہ صرف ہندوستان بلکہ پوری دنیا کے عقیدت مندوں کے لیے خاص اہمیت رکھتا ہے۔

بدھسٹ سرکٹ کی سیاحت کی ترقی مرکز اور ریاستی حکومت کی ترجیح ہے
مرکزی اور ریاستی حکومت کے وزیر سارناتھ اور کشی نگر کا کریں گے دورہ

لکھنؤ:16 فروری (پی این ایس) اتر پردیش میں واقع بھگوان بدھ سے جڑے یاتری مقامات کی ترقی ریاست اور مرکزی حکومت کی ترجیحات میں سے ایک ہے۔ مرکزی حکومت کے سیاحت اور ثقافت کے وزیر جناب گجیندر سنگھ شیخاوت اور ریاستی حکومت کے سیاحت اور ثقافت کے وزیر جناب جیویر سنگھ 17 اور 18 فروری کو سارناتھ اور کشی نگر میں بھگوان بدھ سے منسلک مختلف مقامات کا دورہ کریں گے۔ دونوں وزراء سارناتھ اور کشی نگر میں سیاحتی ترقی کے منصوبوں کا معائنہ کریں گے۔ مرکزی وزیر پیر (17 فروری) کی دوپہر وارانسی کے بابت پور ہوائی اڈے پر پہنچیں گے، جہاں ریاستی سیاحت اور ثقافت کے وزیر جیویر سنگھ ان کا استقبال کریں گے۔ یہاں سے دونوں وزراء سارناتھ روانہ ہوں گے۔ وہاں وہ سنٹرل انسٹی ٹیوٹ آف اعلیٰ تبتی تعلیم، سارناتھ، وارانسی کے کانووکیشن کی تقریب میں شرکت کریں گے۔ اس کے بعد سارناتھ میں چوکنڈی استوپا، میوزیم وغیرہ کا دورہ کریں گے۔ سارناتھ وہ مقدس مقام ہے جہاں بھگوان گوتم بدھ نے اپنا پہلا خطبہ دیا تھا۔ دونوں وزراء منگل کی صبح ہیلی کاپٹر کے ذریعے کشی نگر جائیں گے، جہاں وہ بھگوان بدھ کے مہاپری نروان کے مقام، رام بھر استوپا، بدھسٹ میوزیم، وغیرہ کا دورہ کریں گے۔ یہاں کے دورے کے بعد دونوں وزراء گورکھپور کے لیے روانہ ہوں گے، جہاں سے مرکزی وزیر گجیندر سنگھ شیخاوت دہلی کے لیے روانہ ہوں گے۔ وزیر سیاحت جناب جیویر سنگھ انہیں گورکھپور ہوائی اڈے سے رخصت کریں گے۔ قابل ذکر ہے کہ مرکزی بجٹ میں ریاستی حکومتوں کے تعاون سے ملک کے بہترین 50 سیاحتی مقامات کی ترقی کا اعلان کیا گیا ہے۔ ان میں بھگوان بدھ سے جڑے مقامات کی ترقی پر خصوصی زور دیا گیا ہے۔

لو جہاد قانون حکومت کی سوچ کی عکاسی کرتا ہے
مولانا شہاب الدین نے مہاراشٹر حکومت کو بنایا نشانہ

بریلی :16 فروری (پی این ایس) آل انڈیا مسلم جماعت کے قومی صدر مولانا شہاب الدین رضوی بریلوی نے کہا کہ مہاراشٹر حکومت لو جہاد پر قانون بنا رہی ہے۔ یہ فرقہ وارانہ سوچ کی عکاسی کرتا ہے۔ جبکہ ہم پہلے ہی کہتے رہے ہیں کہ اسلام اپنے ماننے والوں کو اپنی شناخت چھپانے کی اجازت نہیں دیتا۔ اس کے علاوہ، پورے ہندوستان میں کوئی ایسی مسلم تنظیم نہیں ہے جو مذہب تبدیل کرانے کا کام کرتی ہو۔ وہیں کچھ دنوں سے دیکھا جا رہا ہے کہ مسلمان لڑکیاں ہندو مذہب اختیار کر رہی ہیں، اس لڑکی کے والدین شکایت کریں تو ان کی شکایت نہیں سنی جاتی۔ اگر دوسری برادری کے لوگ ایسی شکایت کرتے ہیں تو فوری ایکشن لیا جاتا ہے۔ جبکہ جو ہونا چاہئے وہ یہ ہے کہ کارروائی انصاف پر مبنی ہونی چاہئے، مولانا نے کہا کہ مہاراشٹر حکومت لو جہاد پر قانون بنا کر اکثریت کا بھلا نہیں کر سکتی۔ ایسے قوانین کا معاشرے پر کوئی اچھا اثر نہیں پڑتا۔ حکومت فرقہ واریت کو فروغ دینا چاہتی ہے۔ حکومتوں کو ہندو مسلم سیاست سے اوپر اٹھ کر ریاست کی ترقی اور ڈیولپ کے لیے کام کرنا چاہیے۔ ایسے قوانین کی بات وہ لوگ کرتے ہیں جو تنگ نظری رکھتے ہیں اور ترقی کے بجائے ہندوؤں اور مسلمانوں کو تنازعہ کی طرف لے جانے کی بات کرتے ہیں۔ مولانا نے مزید کہا کہ مہاراشٹر حکومت کو ان مسائل کو ایک طرف رکھ کر ریاست کی ترقی پر توجہ دینی چاہیے۔ غریب اور کمزور لوگوں کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کے لیے منصوبے بنائیں۔ ریاست کے بچوں کو 100 فیصد تعلیم فراہم کرنے کی اسکیم چلائیں۔ اس سے ریاست کو فائدہ ہوگا۔

وقف بائی یوزر کو ختم کر دیا گیا تو نوے فیصد مسلم اوقاف ختم ہو جائیں گے: ایڈوکیٹ سید حسین
مجلس تحقیقات شرعیہ ندوۃ العلماء کے زیر اہتمام مذاکرہ کا انعقاد، مولانا عتیق احمد بستوی اور ایڈوکیٹ رضوان الحق کا اظہار خیال

لکھنؤ۔ مسلم اوقاف کے بارے میں غیر مسلموں کے ساتھ ملت میں بھی یہ غلط فہمی بڑے پیمانے پر پھیلائی گئی ہے کہ مسلمانوں کے پاس وقف کی اتنی زیادہ جائیدادیں ہیں کہ ریلوے اور ڈیفنس کی جائیداد کے بعد یہی جائیدادیں ہیں، یہ حقیقت کے بالکل برعکس ہے، اور محض ایک پروپیگنڈہ ہے، جس کے پس پردہ بہت سے مقاصد کارفرما ہیں، ان خیالات کا اظہار ایڈوکیٹ سید حسین سابق ایڈیشنل ایڈوکیٹ جنرل اتر پردیش نے ''وقف بائی یوزر کی شرعی اور قانونی حیثیت'' کے عنوان سے ہونے والے ایک سمپوزیم میں کیا۔ ندوۃ العلماء کے علمی و تحقیقی شعبہ مجلس تحقیقات شرعیہ کی جانب سے مسلم فیملی لا لکچر سیریز کا بائیسواں پروگرام مولانا عتیق احمد بستوی سکریٹری مجلس تحقیقات شرعیہ کی صدارت میں منعقد ہوا، جس میں ایڈوکیٹ سید حسین، اور ایڈوکیٹ رضوان الحق (سینئر ایڈوکیٹ وقف ٹربونل) نے اظہار خیال کیا۔ ایڈوکیٹ سید حسین نے کہا کہ یہ بات بھی کہی جا رہی ہے کہ مسلمان جس جائیداد پر ہاتھ رکھ دے وہ وقف کی جائیداد بن جاتی ہے، یہ جہالت کی باتیں ہیں، اس طرح کی باتیں اس لئے پھیلائی جا رہی ہیں کہ تاکہ ایک طبقہ کو یہ باور کرایا جائے کہ مسلمانوں نے ناجائز طور پر بہت سی جائیدادوں پر قبضہ کر لیا ہے، لہذا ایسی جائیدوں کو آزاد کرانا ضروری ہے، اور یہ دیش کے ہت میں ہے، موجودہ میڈیا بھی ان باتوں کو خوب بڑھا چڑھا کر پیش کر رہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہندوستان میں وقف بائی یوزر کا سلسلہ تقریباً آٹھ سو سال پرانا ہے، مسلم بادشاہ، زمیندار اپنے اپنے علاقوں میں مساجد کی تعمیر کراتے، اور پھر ان مساجد کو عوام کے لئے کھول دیتے تھے، عوام الناس کی طرف سے عرصہ دراز تک استعمال ہو رہا ہو تو وہ وقف بالاستعمال کے زمرے میں آتی ہے، وقف بالاستعمال کو ختم کر دیا گیا تو نوے فیصد مسلم اوقاف ختم ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ جب وقف ایکٹ بنا تو مسلمانوں کو محسوس ہوا کہ ان کے مسائل کی جانب توجہ دی جا رہی ہے، اور انہیں قانونی تحفظ فراہم کیا جا رہا ہے، شریعہ اپلیکیشن ایکٹ بننے پر یہی احساس ہوا، لیکن آج جو بے چینی مسلمانوں میں پائی جا رہی ہے وہ حقیقت پر مبنی ہے، اوقاف مسلمانوں کی پراپرٹی ہوتی ہے، لہذا اس کا انتظام بھی مسلمانوں کے پاس ہونا چاہئے، وقف ایکٹ میں ترمیمات کے پس پردہ بہت سے مقاصد ہیں، اس لئے اس بارے میں مسلمانوں کو بیدار رہنے کی ضرورت ہے۔ مولانا عتیق احمد بستوی نے وقف بالاستعمال کی شرعی اور دینی حیثیت کو بیان کرتے ہوئے اپنے خطاب میں کہا کہ شریعت کی رو سے جس طرح تحریری طور پر وقف کرنا جائز ہے، اسی طرح زبانی وقف کرنے سے بھی وقف ہو جاتا ہے، وقف کے لئے گواہ کا ہونا اس لئے ضروری ہے تاکہ وقف کو ثابت کیا جا سکے، مولانا نے مزید کہا کہ اسلامی قانون کے اعتبار سے وقف کرنے والے کا مسلمان ہونا بھی ضروری نہیں ہے، بلکہ غیر مسلم بھی وقف کر سکتا ہے، اسی طرح وقف سے فائدہ اٹھانے کے لئے بھی مسلمان ہونا ضروری نہیں ہے، بلا تفریق مذہب کوئی بھی فائدہ اٹھا سکتا ہے اگر وہ وقف کے طے کردہ مدات میں آتا ہو تو، کیونکہ وقف کا پورا نظام انسانیت کی فلاح و بہبود کے لئے ہے، وقف کو مذہبی عینک سے دیکھنا صحیح نہیں ہے، بلکہ اسے انسانی نقطہ نظر سے دیکھنے کی ضرورت ہے۔ مولانا نے وقف ایکٹ میں کی جانے والی ترمیمات پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ وقف بالاستعمال کو ختم کرنا اور وقف جائیداوں کے لئے نئی مشکلات کھڑی کرنا دراصل مسلمانوں کو دستور میں دی گئی مذہبی آزادی پر کھلا حملہ ہے، وقف ایکٹ میں تبدیلی اور یکساں سول کوڈ کا نفاذ مسلمانوں کے عائلی نظام اور اس حوالے سے دستور میں دئے گئے تحفظ کے خلاف ہے، اس لئے مسلمانوں کو ان کوششوں سے واقف رہنا چاہئے اور قانون کے دائرہ میں رہتے ہوئے جدوجہد کرنا چاہئے۔ ایڈوکیٹ رضوان الحق نے اپنی گفتگو میں کہا کہ وقف ایکٹ برٹش گورنمنٹ کے دور میں بنا تو کیا اس سے پہلے وقف نہیں تھا، یہ بڑی غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ وقف بورڈ میں کسی جائیداد کو رجسٹرڈ کرانے سے ہی کوئی جائیداد وقف کی ہوتی ہے، بہت سی ایسی مساجد ہیں جن کے پاس کاغذات نہیں ہیں، لیکن عرصہ سے اس کا استعمال عبادت کے لئے ہو رہا ہے، لہذا استعمال کے لحاظ سے ان کو وقف مانا جائے گا، شریعت اور قانون دونوں کی نظر میں وہ وقف ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مسلمانوں کی طرف سے بھی اوقاف کے معاملے میں بڑی زیادتیاں ہوئی ہیں، قبرستان کے کنارے دوکان تعمیر کرتے ہیں، اسی طرح مساجد کے ساتھ دوکان تعمیر کرتے ہیں، اور اس طرح مسلمان خود وقف پر قابض ہو جاتے ہیں، اس سلسلہ میں بڑی بیداری کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی ذمہ داری ہے مسلمانوں کے لئے قبرستان کا انتظام کرے، اگر مسلمانوں نے از خود قبرستان کا انتظام کیا ہے تو اس کا قانونی تحفظ ضروری ہے۔ مولانا منور سلطان ندوی نے پروگرام کی نظامت کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں کے بہت سے مسائل ایسے ہیں جن کا تعلق شریعت اور قانون دونوں سے ہے، ایسے موضوعات و مسائل پر سنجیدہ تبادلہ خیال کرنا مسلم فیملی لا لکچر سیریز کا ایک اہم مقصد ہے، یہ ہمارا بائیسواں پروگرام ہے، جو موجودہ وقت کے ایک حساس موضوع پر منعقد ہو رہا ہے، انہوں نے مجلس تحقیقات شرعیہ کی سرگرمیوں پر روشنی ڈالی اور مہمانوں کا استقبال کیا، مولانا ڈاکٹر محمد علی ندوی کی تلاوت سے جلسہ کا آغاز ہوا اور مولانا عتیق احمد بستوی کی دعا پر جلسہ کا اختتام، اس پروگرام میں دارالعلوم ندوۃ العلماء کے اساتذہ اور شہر کے وکلاء بڑی تعداد میں شریک ہوئے۔

اخلاقی اقدار کے فروغ کے بغیر ایک صحت مند معاشرہ تشکیل نہیں دیا جا سکتا: عبدالباری فاروقی
اصلاح معاشرہ کانفرنس اور تقسیم انعامات کا شاندار انعقاد

لکھنؤ، 16 فروری (پریس ریلیز) گزشتہ شب مدرسہ عابدہ روضۃ الاطفال کے زیر اہتمام اصلاحِ معاشرہ کانفرنس اور تقسیمِ انعامات کی پروقار تقریب جلیلیہ میدان، ارادت نگر، ڈالی گنج لکھنؤ میں منعقد کی گئی۔ تقریب کی سرپرستی مولانا وسیم ندوی (استاذ دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ) نے کی۔ اس بامقصد اجتماع میں مہمانِ خصوصی کے طور پر مولانا ابوبکر صدیق بھٹکلی ندوی (استاذ دارالعلوم ندوۃ العلماء) اور مولانا عبدالباری فاروقی نے شرکت کی۔ پروگرام کا آغاز قاری محمد اسلم فرقانی کی تلاوت سے ہوا، جبکہ نعمان لکھنوی نے نعتِ رسول کا نذرانہ پیش کیا۔ تقریب کا آغاز مولانا ارمغان بدایونی کے افتتاحی خطاب سے ہو۔ مولانا ارمغان بدایونی نے مدرسہ عابدہ روضۃ الاطفال کی تعلیمی خدمات کو سراہا اور کہا کہ یہ ادارہ طلبہ کی فکری اور علمی تربیت کیلئے مسلسل جدوجہد کر رہا ہے۔ اس موقع پر مولانا عبدالباری فاروقی نے اپنے بیان میں کہا: ''اصلاحِ معاشرہ ایک مسلسل جدوجہد ہے، جس میں والدین، اساتذہ اور علمائے کرام کو مل کر کردار ادا کرنا ہوگا۔ اخلاقی اقدار کے فروغ کے بغیر ایک صحت مند معاشرہ تشکیل نہیں دیا جا سکتا۔'' اس موقع پر دار عرفات رائے بریلی کے تحت شائع ہونے والا ماہانہ مجلہ کے اجراء بھی عمل میں آیا۔ پیام عرفات نے مولانا جعفر مسعود حسنی مرحوم کی حیات و خدمات پر مشتمل خصوصی شمارہ چار سو صفحات پر مبنی ہے۔ تقریب کے دوران مدرسہ عابدہ روضۃ الاطفال کے ہونہار طلبہ کی شاندار تعلیمی کارکردگی اور ثقافتی پروگرام کی پیشکش کو سراہتے ہوئے انہیں انعامات سے نوازا گیا۔ نمایاں کارکردگی دکھانے والے جن طلبہ کو خصوصی اسناد، ٹرافیاں اور کتابیں پیش کی گئیں ان میں ابوبکر، محمد نیاز، محمد فیضان، محمد ارحان، محمد التمش، محمد احمد، ارشد، رہبر، عبدالصمد، مبشرہ، نازش، خدیجۃ الکبریٰ، عفریٰ فاطمہ، ہدیٰ شاہد، عمرہ غنی، فرحانہ اشفاق، مسعود، رہبر، عبید، محمد ثانی، محمد عارف، محمد حذیفہ، خوشبو کہکشاں، محمد ظریف، محمد ارقم رئیس، حمزہ سعید، ارسلان، صبا عباسی، اشفاق علی وغیرہ کے نام شامل ہیں۔ جن اساتذہ کو ان کی خدمات کے اعتراف میں انعامات سے نوازا گیا ان میں مولانا سید اقبال ندوی، مفتی شان محمد قاسمی، شاہدہ عباسی، نذویا ناز، سیما تبسم ارشاد وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔ شاداب عارف کو ایک بیٹھک میں مکمل قرآن سنانے پر خاص طور سے نوازا گیا۔ مہمانِ خصوصی مولانا ابوبکر صدیق بھٹکلی ندوی نے کامیاب طلبہ کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا: ''یہ انعامات محض اعزاز نہیں بلکہ مزید محنت اور علم کے فروغ کیلئے ایک ترغیب ہیں۔'' پروگرام کنوینر اور مدرسہ عابدہ روضۃ الاطفال کے بانی و مہتمم مولانا زاہد عباسی ندوی نے مدرسہ کی سالانہ رپورٹ پیش کرتے ہوئے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور تعلیمی میدان میں طلبہ کی نمایاں کامیابیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ مدرسہ کی کامیابی اس کے طلبہ کی علمی ترقی سے جڑی ہوئی ہے اور انعام یافتہ طلبہ مستقبل میں تعلیمی میدان میں مزید بلند مقام حاصل کریں گے۔ کانفرنس میں خصوصی طور پر شرکت کرنے والے علمائے کرام میں مولانا عقیل احمد ندوی، مولانا عفان ندوی، مولانا ابوالقاسم ندوی، قاری محمد وکیع، نزید ندوی، ڈاکٹر عارف وغیرہ کے نام قابلِ ذکر ہیں۔ یہ کانفرنس طلبہ و عوام کیلئے ایک اہم فکری اور عملی رہنمائی کا ذریعہ ثابت ہوئی اور حاضرین نے اس کے مثبت اثرات کا برملا اعتراف کیا اور کامیاب طلبہ کی حوصلہ افزائی کی اور مدرسہ کی تعلیمی خدمات کو سراہا۔

میدانتا اسپتال صحافیوں کو رعایتی شرح پر علاج فراہم کرے گا
ایم او یو پر دستخط، صحافیوں کے لئے جلد مفت طبی کیمپ کا انعقاد کیا جائے گا

لکھنؤ:16 فروری۔ لکھنؤ میدانتا اسپتال لکھنؤ یونٹ نے صحافیوں کے لئے ایک صحت سے متعلق ورکشاپ کا انعقاد کیا۔ جس میں بنیادی طور پر جوڑوں کی تبدیلی، جوڑوں کے درد، کمر کی ریڑھ کی ہڈی وغیرہ پر ایک خصوصی ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں آرتھوپیڈک اور جوائنٹ ریپلیسمنٹ سرجن اور ڈائریکٹر ڈاکٹر دھرمیندر سنگھ نے ویڈیو کے ذریعہ صحافیوں کے ساتھ اپنے خیالات اور مسائل کے بارے میں آگاہ کیا۔ انہوں نے بتایا کہ بڑھتی عمر کے ساتھ یا متوازن غذا نہ لینے کی وجہ سے ہر طبقے کے لوگ گھٹنے، ریڑھ کی ہڈی، کندھے یا جوڑوں وغیرہ کے مسائل کا شکار ہو جاتے ہیں، بڑھتی عمر کے ساتھ گھٹنوں میں موجود چکنی عناصر کم ہو جاتے ہیں، جن کا علاج گھٹنے کی تبدیلی سے مکمل طور پر ممکن ہے، انہوں نے دائمی گٹھیا کے بارے میں بتاتے ہوئے کہا کہ شروع میں جوڑوں میں درد اور جوڑوں کی حرکت میں درد کی شکایت ہوتی ہے، جوڑوں میں درد اور موچ کی شکایت دور ہوتی ہے۔ ان تمام جوڑوں کا درد، سب سے پہلے، جہاں تک ممکن ہو، ہم ہر مریض کو دوائیوں سے آرام دینے کی کوشش کرتے ہیں اور اگر دوا سے آرام نہیں ملتا یا مکمل خرابی ہوتی ہے تو ہم نے سرجری کا مشورہ دیا ہے، اس کے بعد وہ شخص بہت جلد ٹھیک ہو سکتا ہے اور عام زندگی گزار سکتا ہے۔ اسی طرح بچوں یا بڑوں میں دم گھٹنے کی صورت میں یا کسی بھی وجہ سے سانس بند ہونے کی صورت میں ابتدائی طبی امداد کس طرح دی جائے اس کے بارے میں خصوصی پریزنٹیشن دی گئی۔ اس کے بعد میدانتا اسپتال اور اتر پردیش ڈسٹرکٹ جرنلسٹ ایسوسی ایشن کے چیئرمین عزیز صدیقی، جنرل سکریٹری عبدالوحید اور سکریٹری زبیر احمد نے بھی ایک مفاہمت نامے پر دستخط کئے، میدانتا ہسپتال کے روی کمار سنگھ اور مہندر پال سنگھ نے مذکورہ کامیاب ورکشاپ کے انعقاد میں خصوصی تعاون کیا، پروگرام کے اختتام پر ضلع انتظامیہ کے عہدیداران نے شکریہ ادا کیا۔ اس موقع پر صحافیوں اور فوٹوگرافروں کی بڑی تعداد موجود تھی جن میں ابھے اگروال، سنجے گپتا، سماجی کارکن مرتضیٰ علی، ارشد مرتضیٰ، انور عالم، ایم عمران، پرویز اختر، سید غلام حسین، شباب نور، آلوک یادو، عارف مقیم، ملک ظفر خان، ظفر خان، شہزادہ ظفر خان، ڈاکٹر سرفراز خان، ممتاز خان، رئیس، مشتاق بیگ، جتیندر کمار کھنہ، وصی احمد صدیقی، رام بابو وجے۔ گپتا، مجیب بیگ، مواکرام، اجے گپتا، اختر انصاری، عادل، شاداب حسین، سید اقبال، پی سی کریل، اودھیش امرجیت، سید فاروق احمد، حلیمہ، کیف وغیرہ موجود تھے۔